من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین

بعون الله الملک الوهاب کتاب مستطاب مطبوع طبایع اولی الالباب مسمی به

کشف الظلمة

فی ترجمة

نور اللمعات

الملقب واقف حقایق معقول کاشف دقایق منقول مظهر فیوض ازلی حافظ مولوی محمد علی مرادآبادی

در مطبع مصطفائی العلوم مرادآباد باهتمام منشی محمد علی طبع

الحمد لله الذی جعل یوم الجمعة عیداً للمؤمنین و
والصلوة والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین
الطیبین الطاهرین اما بعد اضعف عباد اللہ الاحد محمد
امداد آبادی کان اللہ لہم فی الآخرۃ والاولی عرض کرتا ہے کہ دل مین آیا بعض
کی کہ رسالہ نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ مؤلفہ امام حافظ جلال الدین
ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو زبان مین کیا جاوے تو اردو خوانون کو بھی اوس سے
فائدہ ہو ہر چند عاجز کو نہ اس کام کی لیاقت نہ اس اہتمام کی طاقت تھی لیکن جب اونکا اصرار حد سے
گذرا اور راقم نے بھی اوس مین نفع عام دیکھا تو ماہ شعبان سنہ بارہ سو ستانوے ہجریہ مقدسہ مین یہ ترجمہ
تمام کیا اور واقعی جب تمام ہو کہ مقبول خاص و عام ہو تقبل اللہ ذلک منی ومنہ وجعلہ خالصا لوجہہ الکریم
انہ مجیب رؤف رحیم وسمیتہ بکشف الظلمۃ فی ترجمۃ نور اللمعہ امید ناظرین با تمکین سے
یہ ہے کہ مترجم کی بے بضاعتی اور کم استعدادی پر لحاظ فرما کر سہو و خطا کو بذیل عفو و عطا چھپاوین
اور خداوند کریم رحیم سے یہ دعا ہے کہ اہل اسلام کو اس سے فائدہ عام بخشے اور توفیق عمل عطا فرماوے

آمین بحرمۃ نبیہ الامین ۔ تنبیہ واضح ہو کہ اس تمام رسالہ مین خصوصیات روز جمعہ مذکور ہین اور
اونکے ضمن مین فرایض اور سنن اور مستحبات بھی مندرج ہین لیکن استخراج مسائل اور امتیاز
فرض سنت مستحب وغیرہ کا عوام کو بہت دشوار بلکہ بظن غالب مخل مطلب اور باعث فوات اصل
مدعا کا سمجھا علاوہ اس کے کہ شیخ مولف رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب ہین تو اونھون نے مسائل فقہیہ
بر مذہب شافعیہ ایراد کئے اور یہ ظاہر ہے کہ مختلف مقامات پر استخراج مسائل اور بیان اختلاف
حنفیہ اور شافعیہ وغیرہ خالی از دقت اور انتشار طبع نازک ناظرین نہین اور مقصود ترجمہ سے افہام عوام
ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ مقدمۃ الکتاب مین شرایط اور ضروری مسائل جمعہ کے لکھی جاوین
اور اختلافات ائمہ کی تصریح کر دیجاوے تا کہ ناظرین کو بصیرت حاصل ہو اور آیندہ فہم معانی مین دقت
اور کلفت نہ پڑے اور چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص بھی بزعم خود بعض شرایط جمعہ کی اس زمانہ مین
مفقود سمجھ کر ادا جمعہ مین تہاون اور تکاسل کرتے ہین بلکہ خود جمعہ کے وجوب ہی کے قائل نہین تو
وجوب اور تحقیق جمیع شرایط جمعہ کا کتب فقہ سے ثابت کیا گیا اور اس خصوص مین رسالہ تذکرۃ الجمعہ سے
بہت مدد ملی اور آخر کتاب مین خاتمہ قایم کیا گیا اوسمین باب آداب الجمعہ رسالہ بدایۃ الہدایۃ امام
حجۃ الاسلام ابی حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ سے جو بعض خصوصیات جمعہ پر بھی مشتمل ہے مع
ترجمہ کے لکھا گیا رجاء من اللہ ان ینفعہم ویجعلہم منتفعین بہا والسامعین الیہا بنیل جہدہم وہو
الموفق والمعین وبالاجابۃ جدیر وقمین اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا
اجتنابہ ۔ مقدمۃ الکتاب اور یہ مقدمہ مشتمل ہے چھ فصلون پر فصل اول
وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین فصل دوم فرضیت جمعہ کے بیان مین فصل سوم
نماز جمعہ کے بیان مین فصل چہارم شرایط جمعہ کے بیان مین فصل پنجم
سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین فصل ششم چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت
ظہر ادا کرنے کے بیان مین

فصل اول وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات سے وجہ تسمیہ

جمعہ کی دریافت کی گئی جواب دیا۔ لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ وفیہا البطشۃ وفی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجیب لہ۔ یعنی اس سبب سے کہ جمعہ کے دن خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی تیرے باپ آدم کی اور اوس مین نفخہ موت کا ہے یعنی پہلا نفخہ جس سے سب اہل دنیا مر جاوینگے اور نفخہ زندہ ہونے کا جس سے سب جی اوٹھینگے اور اس مین ہوگا سخت پکڑنا یعنی دارو گیر قیامت کی اور تین ساعت آخر مین اسدن کے ایک ساعت ہے جو کوئی اوس مین کچھ دعا کرتا ہے اللہ سے قبول ہوتی ہے۔ کہا طیبی نے حاصل جواب کا یہ ہے کہ جمعہ اسواسطے نام ہوا کہ اس مین ایسے بڑے بڑے امور جمع ہین اور مخفی نرہے کہ معنی جمعیت کی اکثر امور مین ان امور مین سے موجود ہین قطع نظر ہیئت مجموعی سے اور بعضون نے کہا کہ بسبب کثرت خصائل خیر جو اس دن مین اللہ صاحب نے جمع کی ہین اور ابن سیرین سے روایت ہو کہ اہل مدینہ نے اس کا نام جمعہ رکھا اور جمع ہوئی قبل قدوم میمنت لزوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور قبل نازل ہونے سورہ جمعہ کے اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ بعض کے نزدیک جمعہ اسواسطے نام ہوا کہ ابتداء آفرینش عالم اور تمام ہونا اوسکا اسیدن ہوا پیدایش عالم کی روز یکشنبہ کو شروع اور جمعہ کے دن تمام ہوئی۔ اور ایسا ہی ذکر کیا ہو ابو حذیفہ نے ابن عباس سے۔ اور بعض کہتے ہین اس سبب سے کہ پیدایش آدم عم کی جمعہ کے دن جمع اور تمام ہوئی روایت کیا یہ قول احمد اور ابن خزیمہ نے حدیث سلمان سے اور ابن ابی حاتم اور احمد نے ابو ہریرہ سے اور یہ قول صحیح ترین اقوال کا ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہ جو اوپر مذکور ہوئی کہ تسمیہ بسبب جمع ہونے بڑے بڑے امور کے ہے جنمین سے ایک پیدایش آدم کی ہے انسب ہو۔ اور بعض نے کہا اسواسطے کہ کعب بن لوی جمع کرتا تھا اسدن اپنی قوم کو اور اونکو نصیحت کرتا تھا اور تعظیم حرم کا حکم اور نبی آخر الزمان کی خبر دیتا تھا۔ اور ابن حزم نے کہا التسمیہ بسبب جمع ہونے لوگون کے ہے اوس مین نماز کے واسطے اور یہ نام اسلامی ہے جاہلیت مین اسکا عروبہ نام تھا۔

فصل دوم فرضیت جمعہ کے بیان مین

شرح سفر السعادت مین ہے کہ تعیین روز جمعہ کے اس امت کی اجتہاد سے ہوئی اور شاہد اسکا حدیث عبد الرزاق ہے

کہ باسناد صحیح ابن سیرین سے روایت کی۔ اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ
جمعہ کیا انصار نے مدینہ مین قبل تشریف آوری جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل
نزول قرآن شریف کے درباب جمعہ کے اور کہا انصار نے جیسا کہ یہود کے واسطے ایکدن ہے جسمین
جمع ہوتے ہین ہر ہفتہ مین اور نصاری کو بھی ایسا ہی اک دن ہی تو ہم بھی مقرر کرتے ہین اک دن جسمین
جمع ہون اور خدا کا ذکر کرین اور نماز پڑہین اور وظیفہ شکر اور عبادت کا بجا لاوین پس یوم عروبہ کو جو نام
قدیم روز جمعہ کا ہے اوسواسطے متعین کیا اور اسعد بن زرارہ کے پاس آئے جو رؤسا انصار سے تہے
اور قبل قدوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین مشرف باسلام ہوے تہے اور اسعد
بن زرارہ نے اونکے ساتھ نماز جمعہ پڑہی اور اجتماع کیا بعد اسکے قرآن نازل ہوا کہ اذا نودی للصلوٰۃ
من یوم الجمعۃ الایۃ تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ صحابہ نے روز جمعہ کو اپنے اجتہاد سے متعین
اور اختیار کیا انتہی۔ اور اکثر اسپر ہین کہ فرضیت جمعہ کے مدینہ طیبہ مین اول قدوم برکت لزوم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور آپنے تین روز قبا مین قیام فرماکے جمعہ کے دن قصد داخل
ہونے مدینہ مطہرہ کا کیا اور راہ مین نماز جمعہ ادا کی شیخ ابن حجر نے کہا کہ دور نہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمعہ کو مکہ معظمہ مین وحی سے جانا ہو لیکن اوسکے قایم کرنے اور لوگونکے جمع ہونے پر
جمعہ کے لیے مکہ مین قادر نہوے۔ چنانچہ نزدیک دار قطنی کے ایک حدیث اس باب مین بہی ابن عباس
آئی ہے اور صحابہ نے اہل مدینہ مین سے اوسکو نہ سنا اور نہ پایا اور اوسکو اپنے اجتہاد سے پیدا کیا اور
اجتماع کیا اور ذکر اور عبادت اور نماز کی انتہی ملخصًا

فصل سوم نماز جمعہ کے بیان مین۔

نماز جمعہ فرض عین ہے مستقل ظہر سے زیادہ موکد اور اوسکا بدل نہین اور منکر اوسکا کافر اور فرضیت
اوسکی دلیل قطعی سے ثابت ہے یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ
الآیۃ - یعنی اسے ایمان والو جب ندا کیجاوے واسطے نماز کے جمعہ کے دن تو دوڑو طرف ذکر خدا
آور مراد ذکر سے نماز جمعہ ہے یا خطبہ اور بعض مفسرین کے نزدیک خطبہ اور نماز دونو مراد ہین اور حدیث سے
بھی فرضیت ثابت ہے عن جابر بن عبد اللہ رض قال خطبنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فقال یا ایہا الناس توبوا الی اللہ قبل ان تموتوا الی ان قال واعلموا ان اللہ قد افترض علیکم
الجمعۃ مکتوبۃ فی مقامی ہذا فی یومی ہذا فی شہری ہذا فی عامی ہذا الی یوم القیامۃ من وجد الیہ سبیلا
فمن ترکہا فی حیوتی او بعدی من جحود بہا او استخفافا بہا ولہ امام جائر او عادل فلا جمع اللہ شملہ ولا
بارک لہ فی امرہ الا ولا صلوۃ لہ الا ولا صوم لہ الا ولا زکوۃ لہ الا ولا حج لہ الا ولا بر لہ حتی یتوب فمن تاب
تاب اللہ علیہ۔ الحدیث رواہ ابن ماجہ۔ یعنی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو
گناہون سے اور رجوع کرو ساتھ طاعت خدا کے پہلے مرنے سے اور جان رکھو کہ خداوند تعالے نے
فرض کی تم پر نماز جمعہ ایسا فرض کہ لکھا ہوا ہے کتاب مجید مین اور سب مسلمانو پر لازم اور مؤکد کیا گیا ہے
اس مقام مین میرے اس دن مین میرے اس مہینے مین میرے اس سال مین میرے قیامت کے دن
تک اوس پر جو راہ پاوے اوسکی طرف اور پہونچ سکے اوسکو اور واجب ہوا اوس پر سب شرائط کے جمع
ہونے سے پھر جو کوئی ترک کرے جمعہ کو میری زندگی مین یا بعد میرے اوس سے انکار کر کر یا اوسکو خفیف
اور سہل جانکر اور اوسکے واسطے بادشاہ ہو ظالم یا عادل تو جمع نکرے اللہ پریشانی اوسکی اور برکت
نہ دے اوسکے کام مین آگاہ ہو اور جان کہ تارک جمعہ کی نماز قبول نہین اور نہ روزہ اوس کا اور نہ زکوۃ
اوسکی اور نہ حج اوس کا نہ کوئی نیکی اوسکی مقبول ہے تا آنکہ توبہ کرے صدق سے پھر جو کوئی توبہ کرے گا
اللہ اوس پر رحمت اور عفو کے ساتھ۔۔۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جمعہ قیامت تک فرض
رہے گا اور حاکم ظالم ہو یا عادل بہر تقدیر ادا کیا جاوے۔ **فصل چہارم** شروط جمعہ کے
بیان مین۔ نماز جمعہ کی ادا کی چھ شرطین ہین **پہلی شرط** مصر جامع یا اوسکا فناء یعنی شہر
یا شہر کا کنارہ ہدایہ مین ہے لا تصح الجمعۃ الا فی مصر جامع او فی مصلی المصر ولا تجوز فی القری
لقولہ علیہ السلام لا جمعۃ ولا تشریق ولا اضحی الا فی مصر جامع والمصر الجامع کل موضع لہ امیر وقاض
ینفذ الاحکام ویقیم الحدود وہذا عند ابی یوسف رحمہ اللہ وعنہ انہم اذا اجتمعوا فی اکبر مساجدہم لم یسعہم
والاول اختیار الکرخی والثانی اختیار البلخی یعنی جمعہ صحیح نہین مگر شہر جامع مین اور دیہات مین
جائز نہین بدلیل قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جمعہ اور تشریق اور ضحی نہین مگر مصر

جامع ہین اور مصر جامع وہ جگہ ہے جہان کوئی حاکم حکم جاری کرتا ہو اور قاضی ہو کہ حدود شرعی
کو رائج رکھتا ہو اور یہ نزدیک امام ابو یوسف کی ہے اور ایک روایت اونسے یہ ہے کہ مصر جامع
وہ ہے جسکے بڑی سے بڑی مسجد مین شہر کے رہنے والے جو نماز جمعہ کے مکلف ہون نہ سماوین
اور تفسیر اول کو کرخی نے اختیار کیا اور وہ ظاہر مذہب ہے اور تفسیر ثانی کو بلخی نے اختیار کیا اور
ارکان اربعہ مین ہے اختلفت الروایات فی مذہبنا ففی ظاہر الروایۃ ہو بلدۃ بہا امام وقاض یصلح
لاقامۃ الحدود وفی فتح القدیر بلدۃ فیہا سکک واسواق ووال ینتصف المظلوم من الظالم وعالم
یرجع الیہ فی الحوادث وہذا اخص وحملوا قول امیر المؤمنین علی رض لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع
علی احد ہذین الروایتین فان المصر الجامع لا یکون الا ما ہذا شانہ وعلی التفسیر الاول المصر الذی الیہ
کافر لا تجب فیہ الجمعۃ وعلی التفسیر الثانی لا تجب فی المصر الذی والیہ ظالم لا ینتصف المظلوم من الظالم
ویرد ہذین الروایتین ان الصحابۃ والتابعین لم یترکوا الجمعۃ فی زمان یزید الشقی مع انہ لا شبہۃ فی انہ کان
من اشد الناس ظلما بالاجماع لانہ ہتک حرمۃ اہل البیت ونفی مصرا علیہ ولم یصر علیہ وقت الامکان بعد
القصد والظلم من اباحۃ ومار الصحابۃ الاخیار واما انتصاف المظلوم من الظالم فبعید منہ کل البعد وفی روایۃ
الامام ابی یوسف المصر موضع یبلغ المقیمون فیہ حد الا یسع اکبر مساجدہم ایاہم فی الہدایۃ ہو اختیار البلخی
وبہ افتی کثیر من المشایخ لما راوا فساد اہل الزمان والولاۃ فان شرط اقامۃ الحدود وانتصاف المظلوم
من الظالم ینفی وجوب الجمعۃ مع انہ من شعایر الاسلام ونحن نقول قد وقع التہاون فی اقامۃ الحدود و
انتصاف المظلوم من الظالم فی امارۃ بنی امیۃ بعد وفات معاویۃ الا فی زمان عمر بن عبد العزیز قدس سرہ
وفی امارۃ بعض العباسیۃ ولم یترک الجمعۃ احد من الصحابۃ والتابعین ومن تبعہم فعلم انہما لیسا بشرطین
فان قابل الفتوی فی زماننا الروایۃ المختارۃ للبلخی — یعنے روایتین مختلف ہین مذہب حنفی مین
سو ظاہر روایت مین مصر جامع وہ ہے جسمین امام اور قاضی ہو کہ صلاحیت رکھتا ہو حدود شرعی کی قایم
کرنے کی — اور فتح القدیر مین ہے کہ مصر وہ ہے جسمین کوچہ اور بازار ہون اور حاکم ہو کہ انصاف پاوے
مظلوم ظالم سے اور عالم ہو جسکی طرف حوادث مین رجوع کیا جاوے اور انہون نے قول امیر المؤمنین

علی رنہ کو کہ جمعہ اور تشریق اور ضحی نہین مگر مصر جامع مین انہین دونون روایت مین سے ایک پر
حمل کیا ہے اسواسطے کہ مصر جامع وہی ہے جسکی یہ شان ہو اور بموجب تفسیر اول کے جس شہر کا حاکم
کافر ہو اور بموجب تفسیر ثانی کے جس شہر کا حاکم ظالم ہو کہ مظلوم کے دادرسی نہو اوس مین جمعہ واجب
نہوگا اور یہ دونون روایتین رد ہوتی ہین اسطرح کہ صحابہ اور تابعین نے زمانہ یزید شقی مین جمعہ ترک نکیا
حالانکہ وہ سب سے زیادہ ظلم کرنے مین سخت تہا بالاتفاق کیونکہ اوس نے ہتک حرمت اہل بیت
کی کی۔ اور اسی فعل پر اصرار کرتا رہا اور کوئی وقت اوسپر ایسا نگذرا جسمین وہ درپے ظلم کے نہ تہا مباح
سمجہتی خون صحابہ اخیار سے ۔ رہا امر دادرسی مظلوم کا سو یہ تو اوس سے بہت ہی دور تہا۔ اور
امام ابو یوسف کی روایت مین مصر وہ ہے جسکے رہنے والے اس حدتک پہونچین کہ بڑی مسجد مین
شہر کی نہ سماوین ۔ ہدایہ مین ہے کہ اسکو بلخی نے اختیار کیا اور اسپر اکثر مشایخ نے فتوے دیا جبکہ
اونہون نے فساد اہل زمانہ اور حاکمون کا دیکہا اسواسطے کہ شرط اقامت حدود اور دادرسی مظلوم کے
جمعہ کے وجوب کو کہوتی ہے باوجودیکہ جمعہ شعار اسلام سے ہے اور ہم کہتے ہین اقامت حدود اور
دادرسی مظلوم مین بے شک سستی واقع ہوئی امارت بنی امیہ مین بعد وفات امیر معاویہ کے اور نیز
امارت مین بعض عباسیہ کے لیکن صحابہ اور تابعین مین سے کسینے جمعہ ترک نکیا تو اس سے معلوم ہوا کہ
اقامت حدود اور دادرسی مظلوم کی شرط نہین پس الایق فتوے ہمارے مذہب مین وہی روایت ہے
جسکو بلخی نے اختیار کیا۔ **مترجم** اس تقریر سے واضح ہوا کہ دوسری روایت امام ابو یوسف کی
کہ مصر جامع وہ ہے جسکی بڑی مسجد مین سب شہر کے لوگ نہ سماوین جسکو بلخی نے اختیار کیا قوی اور
مرجح اور مطابق عمل سلف صالح صحابہ اور تابعین کے ہے اور یہ تفسیر ہر جگہ شہر اور قصبات پر صادق
آتی ہے اور اسیواسطے اکثر فقہا حنفیہ نے تفسیر اول امام ابو یوسف سے جو ضعیف اور خلاف عمل سلف
کے تھی اور جسکو کرخی نے اختیار کیا تہا رجوع کرکے تفسیر ثانی کو مفتی بہ قرار دیا۔ اور درمختار مین ہے

ویشترط لصحتہا سبعۃ اشیاء الاول المصر وہو ما لا یسع اکبر مساجدہ اہلہ المکلفین بہا وعلیہ فتوے اکثر
الفقہاء مجتبی لظہور التوانی فی الاحکام ۰ یعنے اور شرط ہین صحت جمعہ کے واسطے سات چیزین پہلی شرط

مصر ہے اور مصر وہ ہے جسکی شہری مسجدون مین مکلفین جمعہ کے نہ سماوین اور اسپر فتوے اکثر فقہا کا
بسبب ظہور سستی کے احکام مین اور بحر رائق مین ہے وعلیہ فتوے اکثر الفقہاء وقال ابو شجاع
ہذا احسن ما قیل فیہ وفی الولوالجیۃ وہو صحیح یعنے اسپر فتوے اکثر فقہا کا ہے اور کہا ابو شجاع نے
کہ یہ تفسیر مصر کی سب تفسیروں سے بہتر ہے اور ولوالجیہ مین ہے کہ یہی صحیح ہے اور شرح وقایہ
مین ہے انما اختار ہذا دون التفسیر الاول لظہور التوانی فی الاحکام لاسیما فی اقامۃ الحدود
فی الامصار یعنی تفسیر ثانی کو اختیار کیا نہ اول کو بسبب ظہور سستی کے احکام مین خصوصاً حدود
شرع کے قایم کرنے مین — اور صاحب رد المحتار نے شارح وقایہ کے اس قول پر کہ تفسیر
ثانی بسبب ظہور سستی کے اختیار کی گئی یہ اعتراض کیا ہے — وتزییف صدر الشریعۃ لہ عند اعتذارہ
عن صاحب الوقایۃ حیث اختار الحد المقدم لظہور التوانی فی الاحکام مزیف بان المراد القدرۃ علی
اقامتہا علی ما صرح بہ فی التحفۃ عن ابی حنیفۃ رح انہ بلدۃ کبیرۃ فیہا سکک واسواق ورساتیق وفیہا
وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمتہ وعلمہ او علم غیرہ ویرجع الناس الیہ فیما یقع من الحوادث
وہذا ہو الاصح الا ان صاحب الہدایۃ ترک ذکر السکک والرساتیق لان الغالب ان الامیر والقاضی
الذی شانہ القدرۃ علی تنفیذ الاحکام واقامۃ الحدود لایکون الا فی بلد کذلک قولہ یقدر الخ وفی التعبیر
بیقدر رد علی صدر الشریعۃ کما علمتہ وفی شرح الشیخ اسمعیل عن الدہلوی لیس المراد تنفیذ جمیع الاحکام
بالفعل اذ الجمعۃ اقیمت فی عہد اظلم الناس وہو الحجاج وانہ ما کان ینفذ جمیع الاحکام بل المراد
واللہ اعلم اقتدارہ علی ذلک — خلاصہ اسکا یہ ہے کہ مراد اقامت حدود شرعی سے یہ ہے کہ
قدرت رکہتا ہو اوسکے قایم کرنے پر اور انصاف مظلوم پر نہ یہ کہ جملہ احکام شرع بالفعل نافذ کرے
چنانچہ حجاج کے عہد مین جو سب سے زیادہ ظالم تہا جمعہ قایم کیا گیا حالانکہ وہ سب شرع کے احکام
نافذ نکرتا تہا بلکہ مراد واللہ اعلم قادر ہونا ہے احکام کے نافذ کرنے اور حدود کے قایم کرنے پر اور
شرح سفر السعادت مین ہے وصحیح آنست کہ جمعہ صحیح است اگرچہ سلطان جابر باشد وتنفیذ جمیع احکام
بالفعل صورت نہ بندد — دوسری جگہ ہے یعنی بہر وجہ وبہر ہر تقدیر جمعہ از دست نبایدداد اینجا راہ

اعتذار دو وقت کہ در تصحیح شرط عدالت واقامت حدود واجراے احکام درحد مصر معتبر ست لکند

نسبہ شوہ شعار اسلام ست بہر تقدیر بجا آباید کرد و خود در آخر زمان حجہ جا آن است ۔ حاصل کچھ ہے کہ صاحب ارکان اربعہ وغیرہ نے جو اقامت حدود شرعی اور انصاف مظلوم بالفعل ہو اولیکر مذہب بلخی کو اختیار کیا اور وہ یہ کہ مصر جامع وہ ہی جسکے بڑی مسجد مین شہر کے رہنے والونکی گنجایش نہو اقوی واصح نہا کیونکہ صاحب ردالمحتار کی توجیہ مذہب کرخی بہی کہ مصر جامع وہ ہے جہان کوئی حاکم ہو کہ حکم شرعی جاری کرسکے اور قاضی ہو کہ حدود شرعی رایج رکہہ سکے قوی صحیح ومطابق عمل سلف ٹھہرا ۔ اسواسطے کہ زمانہ سلف مین سب والیان شہر اقامت حدود شرعی اور انصاف مظلوم پر قدرت رکہتے تہے اگرچہ بالفعل اونسے جاری نہوئے ہون اور اس زمانہ مین بہی والیان ملک جو اقامت حدود وغیرہ پر قادر ہین ملک عرب وعجم مین موجود ہین در صورت امام ابو یوسف کی دونون روایتون پر ہم مذہب کرخی وہم مذہب بلخی عمل ہو سکتا ہے اسطرح کہ جہان نماز جمعہ بدون سلطان اور امر ولی کے ممکن نہو مذہب کرخی اختیار کیا جاوے نہین تو جمعہ مین نقصان وخلل واقع ہوگا کیونکہ سلطان اور امر سلطان شرط صحت جمعہ کی ہے علماے حنفیہ کے نزدیک اور جہان حاجت سلطان اور امر سلطان کی نہین مذہب بلخی پر عمل کیا جاوے ۔ اور شہر کے کنارہ کی یہ تفسیر ہے کہ جو مقامات شہر کے متصل ہون اور شہر کے فائدہ کیواسطے مقرر ہون جیسے گہوڑ دوڑ مین اور لشکر ونکے اوترنے کی جگہ اور مقام تیراندازی اور مردونکے دفن کرنے کے اور نماز جنازہ وغیرہ کی یہ سب شہر کا کنارہ ہے ۔ **مسئلہ** جمعہ پڑہنا حج کے موسم مین منا مین خلیفہ کے واسطے اور امیر حجاز کے واسطے درست ہے اور امیر موسم کے واسطے اور عرفات مین درست نہین ہے ۔

دوسری شرط ادا کی حضور سلطان یا نائب سلطان کا حنفیہ کے نزدیک ۔ اور نائب کے معنی محیط مین یہہ لکہے ہین کہ امیر ہو یا قاضی اور دونون ایک بات ہے کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہ شرط نہین بلکہ اذن سلطان مستحب ہے اور اجماع مسلمانان شہر ادا جمعہ کے واسطے کافی ہے چنانچہ ارکان اربعہ مین ہے ۔ ومنہا السلطان او امرہ باقامۃ الجمعۃ

عند الحنفیۃ خاصۃ لا عند الشافعیۃ فانہم یقولون اذا اجتمع مسلمو بلدۃ وقدموا اماما وصلوا الجمعۃ خلفہ

جازت الجمعة والمامور من قبل السلطان بالقتل ولم اطلع على دليل يفيد اشتراط امر السلطان وما في الهداية
لانها تقام بجماعة عظيمة فعسى ان تقع المنازعة في التقدم والتقديم لان كل انسان يطلب لنفسه رتبة فلا بد من
امر السلطان ليدفع هذه المنازعة فهذا راي لا يثبت به الاشتراط الاطلاق نصوص وجوب الجمعة
ثم هذه المنازعة تندفع باجماع المسلمين على تقديم واحد كما ان مرتبة السلطان يطلبها كل احد من
الناس فعسى ان تقع المنازعة فلا بد من نصب السلطان لكن تندفع هذه المنازعة باجماع المسلمين فكذا
في الجمعة ثم الصحابة اقاموا الجمعة في زمان محاصرة امير المومنين عثمان رض وكان هو اماما حقا محصورا ولم يعلم
انهم طلبوا الاذن في اقامة الجمعة بل الظاهر عدم الاذن لان هولاء الاشقياء من اصحاب الشر لم يعطوا
ذلك فعلم ان اقامة الجمعة غير مشروط عندهم بالاذن ولعل بهذا الواقعة رجع المشايخ عن هذا الشرط
فيما تعذر الاستيذان وافتوا باباحته ان تعذر الاستيذان فاجتمع الناس على رجل يصلي بهم كما في العالمگيرية
ناقلا عن التهذيب ــ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ حضور سلطان یا اذن سلطان جو حنفیہ کے نزدیک شرط
اقامت جمعہ کی ہے اوسکی کوئی دلیل ہمارے علم مین نہین ہے (حالانکہ حدیث ابن ماجہ ولہ امام عادل
او جائر دلیل واضح ہے) اور یہ جو تحریر صاحب ہدایہ کی کہ مقتدی اور امام بننے مین جھگڑا پڑے تو
اوسکے واسطے امر سلطان ضرور ہے یہ فقط رائے ہے اس سے اشتراط امر سلطان کا ثابت نہین
ہوتا اسواسطے کہ دفع ہونا اس نزاع کا کچھ امر سلطان ہی پر منحصر نہین ہے بلکہ اتفاق مسلمانون سے
بھی دفع ہوسکتا ہے کہ کسیکو امام بنالیوین اور ایسا جھگڑا سوائے نماز جمعہ کے اور امور مین بھی واقع
ہوسکتا ہے چنانچہ رتبہ سلطان کا ہر شخص چاہتا ہے تو یہ جھگڑا امر سلطان سے رفع نہین ہوسکتا کیونکہ
یہان سرے سے سلطان ہی نہین لیکن لوگونکے اتفاق سے رفع ہوسکتا ہے ایسے ہی نماز جمعہ ہے
علاوہ اسکے صحابہ رض نے جمعہ پڑھا ہے زمانہ فتنہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ مین کہ وہ امام
حق اور سلطان تھے اور یہ معلوم نہوا کہ اونہون نے یعنی صحابہ نے اذن طلب کیا ہو بلکہ ظاہر اذن کا نہونا ہے
کیونکہ اون شقیون نے اسکی رخصت ہی نہ دی تھی تو اس سے معلوم ہوا کہ اقامت جمعہ مین اذن سلطان
شرط نہین اور اسی سبب سے مشائخ حنفیہ نے اس شرط سے رجوع کیا درصورتیکہ اذن کا حاصل کرنا

دشوار ہو اور یہ حکم اور فتوے دیا کہ اگر ایسا ہو تو مسلمان لوگ جمع ہو کر کسیکو امام بنا لیں جو اونکو جمعہ پڑہاوے

اور دیگر روایات بھی اسکی موید ہیں۔ چنانچہ جامع الرموز میں ہے والسلطان ای الخلیفۃ ای الوالی

الذی لیس فوقہ وال عادلا کان او جائرا وقیل یشترط العدالۃ کما فی قاضیخان والاطلاق مشعر بان الاسلام

لیس بشرط وہذا اذا امکن استیذانہ والا فالسلطان لیس بشرط فلو اجتمعوا علی رجل وصلوا جاز کما فی

الجلابی وغیرہ۔ اور عالمگیری میں ہے فان لم یکن ثمہ واحد منہم واجتمع الناس علی رجل فصلی بہم جاز

کذا فی السراجیۃ۔ اور فتاوی قاضیخان میں ہے الامام اذا منع اہل مصر ان یجمعوا لم یجمعوا۔ الی ان

قال۔ فاما اذا نہی متعنتا او اضرارا بہم فلہم ان یجتمعوا علی رجل یصلی بہم الجمعۃ۔ اور درمختار میں ہے

ونصب العامۃ الخطیب غیر معتبر مع وجود من ذکر اما مع عدمہم فیجوز للضرورۃ۔ اور کفایہ میں ہے

وقال الشافعی السلطان لیس بشرط لما روی عن عثمان رضہ حین کان محصورا صلی علی رضہ الجمعۃ

بالناس ولم یروانہ صلی بامر عثمان قلنا یحتمل انہ فعل بامر عثمان والمحتمل لا یصلح حجۃ ولو فعل بغیر اذنہ

انما فعل لان الناس اجتمعوا علیہ وعند ذلک یجوز لان الناس احتاجوا الی اقامۃ الفرض فاعتبر اجماعہم

خلاصہ ان سب روایتوں کا یہ ہے کہ دشوار ہونا حصول اذن کا چند وجوہ سے ہے اول یہ ہے کہ

سلطان یا نائب سلطان سرے سے موجود نہ ہو جس سے اذن طلب کیا جاوے۔ دوسرے

یہ کہ سلطان براہ عناد اور ضرر رسانی مانع اقامت جمعہ کا ہو۔ تیسرے یہ کہ سلطان ایام فتنہ

میں محصور یعنی قید ہو سوان تینوں صورتوں میں مسلمانوں کو یہ حق ہے کہ بلا اذن سلطان کے جمعہ

قایم کریں اور صحت ادائے جمعہ کے لئے یہ اجماع کافی اور معتبر ہوگا۔ علاوہ اس کے اذن طلب کرنا

اوس صورت میں متصور ہو سکتا ہے جبکہ اوسکا دستور ہو اور اس زمانہ میں بلکہ اس سے پہلے زمانہ دراز سے

دستور طلب اذن کا بالکل موقوف ہے مسلمان اپنے اتفاق سے شہر اور قصبات میں جمعہ قایم کرتے

ہیں سلاطین اور حکام وقت کو کچھ مزاحمت نہیں ہے پھر سلطان اور اذن سلطان کی کیا حاجت

رہی۔ چنانچہ مولانا رفیع الدین دہلوی قدس سرہ نے ایک استفتا میں بعد تحقیق دار الحرب کے

یہہ لکھا ہے۔ با لجملہ سخن در جواز جمعہ تحقیقش آنست کہ در اصل جمعہ بکجا سے باید و در شہر ہائے بسیار کلاں

دو جا تجویز کردہ اند پس بنا برین دستور اذن حاکم لازم آمد زیرا کہ در تعیین مکان و امام اہل جاہ و عزت
منازعت میکنند و چون این دستور را مسلمانان از صدہا سال برہم زوند حلے بباام و اذن او نیست
و معہذا در فتاوے عالمگیری تعمیم امام نمودہ کہ اگر مسلمانان شہر یکے را در امور دینی مطاع و متبوع
سازند در اقامت جمعہ کفایت ست و از روے تواریخ دریافت میشود کہ اہل ماوراء النہر و عراق و عجم
در وقت چنگیزی نماز جمعہ بعد ازین ترک نکردہ اند بنا برین در جائیکہ شروط دیگر متحقق باشد از فقدان
والی اہل اسلام جمعہ باطل نگردد ۔ واضح ہو کہ عبارت ارکان اربعہ اور استفتا سے یہ امر بھی ظاہر ہوا کہ
زمانہ سابق مین اہل جاہ و حشمت امر امامت اور اقتدار وغیرہ مین منافقت اور نزاع کرتے تھے تو بنا بر
مصلحت دفع اس فتنہ کے حق امامت جمعہ کا سلطان اور امیر سے مفوض ہوا تھا اور موید اسکا
قول صاحب بحر رائق اور ہدایہ اور کفایہ کا ہے ۔ حیث قال ۔ انما کان شرطا للصحۃ لانہا تقام
بجمع عظیم وقد تقع المنازعۃ فی التقدم والتقدیم وقد تقع فی غیرہ فلا بد منہ تتمیما لامرہا ۔
قولہ فی التقدم ای لنفسہ التقدیم ای لغیرہ وقد تقع المنازعۃ فی غیرہ من نحو امن سبق الی الجامع
ومن الاداء فی اول الوقت وآخرہ ومن نصب الخطیب ۔ لہذا اب جو یہ امور متنازع فیہا مفقود
ہو گئے حاجت سلطان اور امیر کی اصلا نہی فقط اجماع مسلمانون کا اسکی تکمیل کے واسطے
کافی ہے ۔ اور میزان علامہ شعرانی مین بعد بیان شرائط کے یہ لکہا ہے وقال بعض العارفین
ان ہذہ الشروط انما جعلہا الائمۃ تخفیفا علے الناس ولیس بشرط فی الصحۃ فلو صلّی المسلمون فی غیر مدینۃ
ومن غیر حاکم جاز لہم ذلک لان اللہ قد فرض علیہم الجمعۃ وسکت عن بیان ما ذکرہ الائمۃ ۔ یعنی
یہ شرطین اماموں نے تخفیف کے واسطے مقرر کی ہین شرط صحت جمعہ کی نہین ہین کہ جمعہ بدون
ان شرائط کے صحیح نہو سو اگر مسلمان نماز جمعہ کی پڑہین شہر اور قصبات کے سوا اور جگہہ بہی اور بدون
حاکم کے تو بہی اونکو جائز ہے کیونکہ اللہ صاحب نے جمعہ اونپر فرض کیا اور سکوت کیا اون شرطون سے
جو اماموں نے ذکر کین ۔ الحاصل تحریر سابق سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ سلطان یا امام سلطان
کے نہونے سے فرضیت جمعہ مین کچہہ خلل واقع نہین ہوتا ہے ۔ مسئلہ کفار کی عملداری مین

اور ایام فتنہ مین جمعہ صحیح اور جائز ہے اور قاضی مسلمانونکی رضامندی سے قاضی ہو سکتا ہے عالمگیری
مین ہے بلاد علیہا ولاۃ کفار یجوز للمسلمین اقامۃ الجمعۃ ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب
علیہم ان یلتمسوا والیا مسلما کذا فی معراج الدرایۃ - اور در مختار مین ہے ولو مات الوالی او لم یحضر
لفتنۃ ولم یوجد احد ممن لہ حق اقامۃ الجمعۃ نصب العامۃ لہم خطیبا للضرورۃ کما سیاتی مع انہ لا امیر
ولا قاضی ثمہ اصلا وبہذا ظہر جہل من یقول لا تصح الجمعۃ فی ایام الفتنۃ مع انہا تصح فی البلاد التی
استولی علیہا الکفار **تیسری شرط** ادا کر ظہر کا وقت ہو تو اوس کے نکلجانے سے
جمعہ باطل ہو جاویگا - **مسئلہ** ہدایہ اور قاضیخان مین ہے کہ اگر نماز جمعہ مین وقت ظہر کا نکلگیا
تو ظہر کیطرف متوجہ ہوجاوے یعنی نماز ظہر قضا پڑھے - **چوتھی شرط** خطبہ ہے نماز سے
پہلے زوال کے بعد - علما کا اتفاق ہے کہ خطبہ جمعہ کا فرض ہے سو امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک
ایکبار الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ بہ نیت خطبہ کہنے سے فرض ادا ہو جاوے گا اور صاحبین
کے نزدیک ذکر طویل فرض ہے اور مقدار اوسکی تین آیتہ ہین کرخی کے نزدیک اور بعض کے نزدیک
بقدر تشہد یعنے عبدہ ورسولہ تک اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبہ فرض ہین اور سنت امام اعظم
کے یہان یہہ ہے کہ امام دو خطبہ طہارت کے ساتھ کہڑا ہوکر پڑہے اور دونون کے درمیان مین
کچہہ بیٹھے اسقدر کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پکڑے اور یہ جلسہ بقدر سورہ اخلاص یا بقدر تین آیت کے ہو
در مختار مین ہے کہ دونون خطبہ خفیف ہون اور طوال مفصل کی ایک سورہ سے زیادہ نہون کہ
مکروہ ہے اور پہر دوسرے خطبہ مین پہلے خطبہ سے کم ہو اور جاڑے کے موسم مین خطبہ لنبا پڑہنا
اور بیٹھکر بغیر طہارت کے خطبہ پڑہنا مکروہ ہے طوال مفصل سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک
ہین - شرح سفر السعادت مین ہے کہ عادت شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہی تہی کہ غالبا
خطبہ کو تاہ پڑہتے اور نماز ہمیشہ بہ نسبت خطبہ کے دراز کرتے - انتہی - **مترجم** مسلم نے جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کانت صلوتہ قصدا وخطبتہ قصدا - یعنی نماز آپکی متوسط درجہ کی
تہی اور خطبہ متوسط درجہ کا تہا - دوسری روایت عمار رض سے یہہ ہے یقول ان طول صلوۃ الرجل

واقصر خطبته مئنة من فقهه فاطیلوا الصلوٰة واقصروا الخطبة — یعنے آپ فرماتے تھے درازی نماز کی
اور کوتاہی خطبہ کی علامت ہے دانشمندی اور فقہ کے سو تم دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ — امام نووی
جمع بین الحدیثین یون کی ہے کہ دوسری حدیث کے یہ معنی ہین کہ خطبہ سے نماز دراز ہو نہ ایسی دراز کہ
لوگون پر شاق ہو اور یہی معنی متوسط ہونے نماز کے ہین جو پہلی حدیث کا حکم ہو اور وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ خطبہ مین مخلوق کی
توجہ ہوتی ہو اور نماز مین خالق کیطرف تو مقتضاے دانشمندی یہ ہے کہ جسمین توجہ خالق کی
ہو وہ دراز ہو اور جسمین خلق کیطرف توجہ ہو وہ کوتاہ ہو **مسئلہ** شرح اوراد اور عالمگیری مین ہے
کہ مناسب نہین جمعہ مین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہو **پانچوین شرط** جماعت ہے
اور وہ امام اعظم کے نزدیک سوا امام کے تین مرد ہین آزاد ہون یا غلام مقیم ہون یا مسافر صحیح یا مریض
قاری یا امی بولنے والے یا گونگے مگر بچے اور عورتین بکار نہین سو اگر سجدہ سے پہلے جماعت کے لوگ
بہاگ جاوین یا تین سے کم رہ جاوین جمعہ امام اور باقیماندون کا باطل ہو جاویگا ورنہ درست نماز ظہر
سرے سے پڑہے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جمعہ تمام کرے اور اگر تین مرد
جماعت مین باقی رہ جاوین یا بعد سجدہ امام کے بہاگین تو ان دونون صورتون مین امام جمعہ تمام کرے
کذا فی شرح الوقایہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک چالیس مرد آزاد مکلف مقیم ہین اس سے
کم مین اونکے نزدیک جمعہ نہین ہوتا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو شخص سوائے امام کے کافی ہین
اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم مین جمعہ صحیح ہے مگر تین یا چار سے درست نہین وجہ قول
امام شافعی اور امام احمد کے یہ ہے کہ اول جو جمعہ پڑہا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ
چالیس کے ساتھ تہا اور دیگر امامون کے قول کی یہ وجہ ہے کہ کوئی دلیل صحیح واجب ہونے عدد
معین کے نہین ہے اور چالیس کے ساتھ جمعہ پڑہنا آپ کا اسلئے نہ تہا کہ اوسوقت چالیس موجود تہے
اگر چالیس سے کم ہوتے تو بہی آپ اونکے ساتھ جمعہ پڑہتے واسطے قیام شعار جمعہ کے اور اسیواسطے
کہا حافظ ابن حجر وغیرہ نے کہ جمعہ صحیح ہے ہر جماعت کے ساتھ جس سے شعار جمعہ کا قائم ہو
کذا فی میزان الشعرانی — **چھٹی شرط** اذن عام ہے اور اسکے معنی ہین کہ تمام

لوگون کو مسجد مین جانے کا حکم ہو کہ ہر کوئی جانے پاوے یہان تک کہ اگر ایک جماعت مسجد مین
جمع ہو اور دروازہ مسجد کا بند کردے اور جمعہ ادا کرے تو اوسکا جمعہ درست نہوگا اسیطرح اگر
بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھہ اپنے گھر مین جمعہ پڑہنا چاہے سو اگر دروازہ قلعہ یا اپنے گھر کا کھلا
رکھے اور اذن عام دے کہ جو چاہے آوے تو نماز اوسکی درست ہوجائیگی عوام لوگ آوین یا نہ آوین
اور اگر دروازہ قلعہ یا مکان کا بند کردے یا دربان بٹھلادے تا کسیکو اندر آنے نہ دین تو جمعہ اوسکا
درست نہوگا کذا فی المحیط اور جمعہ کے وجوب کی نو شرطین ہین پہلی مقیم ہونا کہ مسافر پر جمعہ
واجب نہین دوسرے مرد ہونا کہ عورت پر واجب نہین تیسرے تندرستی کہ بیمار پر
واجب نہین ۔ چوتھے آزاد ہونا کہ غلام پر جمعہ نہین پانچوین آنکھونکا سلامت ہونا کہ
اندھے پر واجب نہین اگرچہ اوسکو راہبر ملجاوے امام اعظم کے نزدیک چھٹے پانون کا درست
ہونا کہ لنگڑے اور اپاہج پر جمعہ نہین ۔ ساتوین بالغ ہونا کہ لڑکون پر جمعہ واجب نہین ۔
آٹھوین عاقل ہونا کہ دیوانے پر جمعہ نہین نوین مسلمان ہونا اور یہ خود ظاہر ہے ۔
مسئلہ قاضیخان مین ہے شیخ فانی یعنے بہت بوڑہا جو چلنے پہرنے سے عاجز ہے مثل
مریض کے ہے اوسپر جمعہ لازم نہین ۔ مسئلہ جن لوگونپر جمعہ واجب نہین اگر وہ بشرائط مذکورہ
جمعہ ادا کرین تو یہ جمعہ فرض وقت یعنے ظہر کے بدلے مین ادا ہوجاویگا ۔ مسئلہ مسافر اور غلام
اور مریض کو جائز ہے کہ جمعہ مین امام ہوجاوین اور جمعہ ان لوگون سے بہی ہوجاتا ہے یعنے اگر
سب ایسے ہی ہون اونکے سوا اور نہو اور جمعہ پڑہین تو جائز ہے مسئلہ غیر معذور کو جمعہ کی نماز سے
پہلے شہر مین ظہر پڑہنا قطعاً حرام ہے کذا فی البحر مسئلہ ہدایہ وغیرہ مین ہے کہ نماز ظہر جمعہ سے
پہلے ادا ہوجاویگی بکراہت تحریمی پہر اگر ظہر پڑہ کے بہ نیت نماز جمعہ گہر سے باہر نکلا درحالیکہ امام
نماز مین ہے تو ظہر اوسکے باطل ہوگئے اگر جمعہ پالیا تو خیر ورنہ ظہر پہر پڑہے امام اعظم کے نزدیک
اور صاحبین کے نزدیک اس صورت مین جمعہ کے نپانے سے ظہر باطل نہوگی ۔ مسئلہ بعد ہوچکنے
نماز جمعہ کے ظہر پڑہنا بالاتفاق جائز ہے مسئلہ عالمگیری اور درمختار اور ہدایہ اور بحرالرائق مین ہے

اصاحب عذر اور قیدی کو نماز ظہر جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جمعہ
سے پہلے پڑھے یا پیچھے **مسئلہ**۔ سراجیہ مین ہے کہ جمعہ کے دن نماز ظہر جماعت سے پڑھنا مکروہ
ہے مریض ہون یا مسافر **مسئلہ** قاضیخان اور شرح اوراد مین ہے کہ گانون اور جنگل
کے رہنے والے جنپر جمعہ واجب نہین اونکو چاہئے کہ نماز ظہر جماعت کے ساتھ جمعہ کے دن
اذان واقامت سے پڑہین۔ **مسئلہ**۔ درمختار اور سراجیہ مین ہے کہ جب گانون کا رہنے والا
جمعہ کے دن شہر مین داخل ہوا گر نیت قیام روز جمعہ کی ہے تو اوسپر جمعہ لازم ہے اور اگر یہ نیت ہے
کہ اوسیدن شہر سے نکل جاویگا جمعہ کے وقت سے پہلے یا پیچھے تو اوسپر جمعہ نہین پہر اگر جمعہ
پالیا تو اجر پاوےگا۔ **مسئلہ** جسنے نماز جمعہ مین امام کو التحیات یا سجدہ سہو مین پایا اور نماز مین داخل ہوا
تو وہ نماز جمعہ تمام کرلے یعنے بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی پوری کرلے اور امام محمد کے نزدیک اگر
دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا ہے تو چار رکعت ظہر کی اوسی تحریمہ پر تمام کرے اور یہی مذہب امام شافعی
اور امام مالک کا ہے **مسئلہ** قاضیخان اور محیط مین ہے کہ مسافر جو جمعہ کے دن شہر مین داخل ہون
تو وہ علیحدہ علیحدہ نماز ظہر پڑہین اور ایسے ہی شہر والے جنکا جمعہ فوت ہوجاوے الگ الگ پڑہین۔
مسئلہ۔ قاضیخان مین ہے اگر مسافر شہر مین آیا جمعہ کے دن اس ارادہ پر کہ جمعہ کے دن نہ نکلےگا
تو اوسپر جمعہ لازم نہین تاوقتیکہ پندرہ روز کے قیام کی نیت نکرے **مسئلہ** جب جمعہ کی پہلی اذان
کہی جاوے تو سعی جمعہ کے واسطے واجب ہے اور بیع اور شرا اور جو چیز مانع ہو توجہ نماز سے حرام
ہے امام اعظم کے نزدیک بقول اصح اور امام شافعی کے نزدیک دوسری اذان سے جو خطیب کے
سامنے ہوتی ہے **مسئلہ** درمختار اور سراجیہ مین ہے کہ جب جمعہ کی اذان سنے اور کھانا کھاتا ہو تو
اوسکو چھوڑدے اگر خوف فوت جمعہ کا ہو مگر اور نمازون مین کھانا نچھوڑے جب تک خوف خروج وقت
نماز کا نہو۔ **مسئلہ** شرح وقایہ مین ہے کہ جب امام خطبہ کے واسطے اوٹھے نماز اور کلام حرام ہے
جبتک خطبہ تمام نہوجاوے مگر نماز فجر جو فوت ہوگئی ہو اور وقت خطبہ کے یاد آوے تو اوسکو قضا
پڑھ لے۔ اور جب امام منبر پر بیٹھے تب دوسری بار اذان امام کے آگے کہی جاوے اور لوگ

امام کیطرف متوجہ ہوکر خطبہ سنین اور جب خطبہ تمام ہوا اقامت کہی جاوے اور امام آدمیونکے ساتھہ دو رکعت نماز پڑھے. مسئلہ جو شخص جمعہ کے سواے نماز و نمین امامت کے لائق ہے وہ جمعہ مین بھی امامت کے لائق ہے۔ مسئلہ عالمگیری مین ہے کہ شدت سے برسنا مینہ کا فرضیت جمعہ کو ساقط کرتا ہے۔ **فصل پنجم** سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک نماز جمعہ سے پہلے اور پیچھے چار رکعت بیک سلام پڑہنا سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک بعد جمعہ کے دو رکعت اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھہ رکعت اسطرح کا اول چار رکعت سنت بیک سلام اور بعد اوس کے دو رکعت تحیۃ النبوی سے لئے کہا یہ اختلاف من قبیل اختلاف مباح ہے۔ قسطلانی شرح صحیح بخاری مین ہے وینبغی ان یفصل بین الصلوٰۃ التی بعد الجمعۃ وبینہا ولو بنحو کلام اوتحول لان معاویۃ انکر علی من صلی سنۃ الجمعۃ فی مقامہا وقال لہ اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلہا بصلوٰۃ حتی تخرج او تتکلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بذلک ان لا نوصل صلوٰۃ بصلوٰۃ حتی نخرج او نتکلم رواہ مسلم — یعنے سزاوار ہے کہ فصل کیا جاوے درمیان اوس نماز کے جو بعد جمعہ کے ہے اور درمیان نماز جمعہ کے کلام کے ساتھہ یا جگہ بدلنے کے ساتھہ کیونکہ معاویہ نے انکار کیا اوسپر جسنے سنت جمعہ کی مقام نماز جمعہ مین پڑہی اور کہا اوسکو کہ جب تو نماز جمعہ کی پڑہے تو اوسکو مت ملا دوسری نماز کے ساتھہ تا آنکہ تو باہر ہوجاوے نماز سے یا بات کرے پس تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہے کہ نملاوین ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے یہانتک کہ ہم باہر ہوجاوین نماز سے یا بات کرین۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔ **فصل ششم** چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت ظہر ادا کرنے کے بیان مین۔ واضح ہو کہ چار رکعت نماز جو بعد جمعہ کے بہ نیت ظہر پڑہے جاتے ہین ظاہرا اوسکی دو وجہ معلوم ہوتی ہین۔ **وجہ اول** روایت نہ جائز ہونے جمعہ کے ایک شہر مین کئی جگہہ **وجہ دوم** واقع ہونا شک کا شرائط صحت جمعہ مین۔ **بیان وجہ اول** کا یہہ ہے کہ بموجب مذہب راجح ایک شہر مین کئی جگہ نماز جمعہ جائز ہے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک واسطے دفع حرج کے۔ شرح صغیر منیۃ المصلی مین ہے۔ وعند کقول محمد انہا تجوز فی مواضع متعددۃ وقیل

ہو الاصح — اور قہستانی شرح مختصر وقایہ میں ہے — فی المذہب اربع روایات اولہا عن ابی حنیفۃ و محمد
و ہو اصحہا الجواز سواء کان التعدد فی موضعین او اکثر — عینی شرح کنز میں ہے تؤدی الجمعۃ فی مصر
واحد فی مواضع متعددۃ عند ابی حنیفۃ فی الصحیح و ہو قول محمد والشافعی و مالک عن ابی حنیفۃ لا یجوز الا فی
موضع واحد و ہو قول احمد — اور برہان شرح مواہب الرحمن میں ہے تعددہا ای الجمعۃ فی مواضع
کثیرۃ فی مصر واحد جائز عند ابی حنیفۃ قال السرخسی فی الصحیح من مذہبہ و بہ قال محمد و فی روایۃ لا یجوز
فی مصر واحد الا فی جامع واحد — فتح القدیر میں بعد روایت تو حد کے وارد ہے و عن محمد یجوز تعددہا
مطلقا و رواہ عن ابی حنیفۃ و لہذا قال السرخسی الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ جوازہا اقامتہا فی مصر واحد فی مسجدین
او اکثر اور درر غرر میں ہے جازت الجمعۃ فی مواضع من مصر و ہو قول ابی حنیفۃ و محمد و ہو الاصح لان فی الاجتماع
فی موضع واحد فی مدینۃ کبیرۃ حرجا بینا و ہو مدفوع — بحر الرائق میں ہے تؤدی فی مصر واحد فی مواضع ای
یصح اداء الجمعۃ فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ و ہو قول ابی حنیفۃ و محمد و ہو الاصح — اور نہر فائق میں ہے —
و تؤدی ای الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع منذ رواہ محمد عن الامام و ہو الصحیح و فی باب الامامۃ من فتح القدیر
و علیہ الفتوی دفعا للحرج اللازم من الزام الاجتماع فی موضع واحد خصوصا اذا کان المصر کبیرا کمصرنا
اور منح الغفار میں ہے تؤدی الجمعۃ فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ و بہ جزم فی الکنز و ہو قول ابی حنیفۃ و محمد و ہو الاصح
اور فاضل چلپی نے ذخیرۃ العقبی میں لکھا ہے — قال مفتی الثقلین من الاعظم و الربانی ان تؤدی فی
مصر واحد فی مواضع کثیرۃ — اور زیلعی میں ہے — ای تؤدی الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع متعددۃ عند
ابی حنیفۃ و محمد و ہو الاصح لان فی الاجتماع فی موضع واحد فی مدینۃ کبیرۃ حرجا و ہو مدفوع و روی عن ابی حنیفۃ
انہ لا یجوز الا فی موضع واحد فان ادیت فی موضعین او اکثر فالجمعۃ للاولین تحریمۃ و قیل فراغا و قیل فیہما جمیعا
و ان لم یعلم ایہا الاول تبطل صلوۃ الکل — اور در مختار میں ہے و تؤدی فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ
مطلقا علی المذہب و علیہ الفتوی شرح المجمع للعینی و امامۃ فتح القدیر دفعا للحرج و علی المرجوح فالجمعۃ
لمن سبق تحریمۃ و تفسد بالمعیۃ و الاشتباہ فیصلی بعدہا آخر ظہر و کل ذلک خلاف المذہب فلا یعول علیہ
پس روایات مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ مذہب اور مفتی بہ اور معتمد اور اصح اصحیح اور ماخوذ بہ جواز

تعدد مطلقا ہے اور مذہب ضعیف اور مرجوح یعنے عدم جواز تعدد کے اگر تعدد واقع ہو تو جمعہ اون لوگونکا
صحیح ہوگا جنکا تحریمہ سب سے پہلے ہوا اور جبکہ سب جگہ ایک ہی وقت تحریمہ واقع ہو یا اشتباہ ہوا ہمین کہ
کہان پہلے تحریمہ ہوا کہان پیچھے سب کی نماز فاسد اور باطل ہوگی دریںصورت بعد جمعہ کے نماز ظہر بہ نیت
آخر وقت پڑھے اور یہہ سب خلاف مذہب ہے لہذا وسپر اعتبار نہین کیاجاتا اور بحر الرائق مین ہے —

وقد افتیت مرارًا بعدم صلوٰۃ الاربع بعدہا بنیۃ آخر ظہر خوف اعتقاد عدم فرضیۃ الجمعۃ وہو الاحتیاط فی زماننا

ومن لا یخاف علیہ مفسدۃ منہا فالاولے ان یکون فی بیتہ خفیۃ — یعنے مین بارہا فتوے دیچکا ہون
نہ پڑھنے چار رکعت کا بعد جمعہ بہ نیت آخر ظہر بسبب خوف اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کے اور یہہ ہے
احتیاط ہے ہمارے زمانہ مین اور جسپر خوف فساد کا نہو تو اولے یہہ ہے کہ اپنے گھر خفیہ پڑھے —
واضح ہو کہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا اس زمانہ مین اس حد تک پہونچگیا ہے کہ اکثر عوام اور بعض
خواص نے بھی جمعہ کو عمدًا ترک کردیا ہے اور یہہ مفسدہ اسی چار رکعت سے پیدا ہوا ہے جو بعد جمعہ
کے بہ نیت ظہر پڑھے جاتی ہے — شرح سفر السعادت مین ہے — و بعضے گفتہ اند کہ این چہار رکعت کہ

بعد از جمعہ احتیاطًا بنیت ظہر بگذارد بہتر آن ست کہ پیش از جمعہ بگذارد زیرا کہ چون جمعہ را با جماعت گزارد پس

از آن بنیت ظہر بگذارد اسارۃ ظنی بمسلمانان لازم آید کہ نمازیکہ گزاردہ اند فاسد بود — یعنے یہہ چار رکعت
جو جمعہ کے بعد بہ نیت ظہر احتیاطًا ادا کیجاتی ہین جمعہ سے پہلے پڑھنا چاہیے کیونکہ بعد جمعہ کے اوسکے
پڑھنے مین بدگمانی مسلمانونکے ساتھہ ہوتی ہے کہ نماز جمعہ جو پڑھی وہ فاسد تھی —
ستر ہم یہ بدظنی مسلمانونکے ساتھہ بصورت ادا کرنے ان چار رکعت کے قبل جمعہ کے
بھی متصور ہے کیونکہ یہہ بھی تو اسی خیال سے ہوگا کہ جو نماز کہ پڑھی جاویگی فاسد ہوگی اور بحر الرائق

مین ہے ولہذا طال ما فی فتح القدیر فی بیان ہولائہا ثم قال انما اکثرنا فیہ نوعا من الاکثار لما نسمع من

بعض الجہلۃ انہم ینسبون الی مذہب الحنفیۃ عدم افتراضہا ومنشاء غلطہم ما سیاتی من قول القدوری

ومن صلے الظہر فالحرمۃ لترک الفرض وصحۃ الظہر لما نذکرہ وقد صرح اصحابنا بانہا فرض آکد من الظہر

ویکفر جاحدہا انتہی اقول قد کثر ذلک من جہلۃ زماننا ایضًا ومنشاء غلطہم صلوٰۃ الاربع بعد الجمعۃ بنیۃ الظہر

واتما ضعفها بعض المتاخرین عند الشک فی صحة الجمعة بسبب روایة عدم تعددها فی مصر واحد ولیست

ہذہ الروایة بالمختارة ولیس ہذا القول یعنے اختیار صلوة الاربع بعدہا مرویا عن ابی حنیفة وصاحبیہ۔

خلاصہ اسکا یہ کہ صاحب فتح القدیر نے جو دلائل فرضیت جمعہ کو طول دیا ہے وہ اس سبب سے

ہے کہ بعض جاہل فرض نہونا جمعہ کا حنفیہ کیطرف منسوب کرتے ہیں اور یہ شک [illegible] کی

ہے۔ ہمارے اصحاب نے اس امر کی کہ جمعہ فرض ہے ظہر سے زیادہ موکد اور منکر اوسکا کافر ہے

کہتا ہوں کہ یہ جہلہ ہمارے زمانہ میں بھی بہت ہے اور منشا انکی جہالت کا پڑھنا چار رکعت کا ہے

بعد جمعہ بہ نیت ظہر اور اوسکو پیدا کیا ہے بعض متاخرین نے جبکہ انکو شک واقع ہوا صحت جمعہ میں

بسبب روایت عدم جواز تعدد کے حالانکہ یہ روایت مختار نہیں اور نہ یہ قول یعنے اختیار کرنا چار رکعت

نماز ظہر کا بعد جمعہ کے مروی ابو حنیفہ اور صاحبین سے ہے۔ مگر صاحب رد المحتار نے بحر الرائق

کے اس قول پر (لا احتیاط فی فعلہا) یعنے اس چار رکعت کے پڑھنے میں کچھ احتیاط نہیں ہے۔

یہ کلام کیا ہے۔ اقول فیہ نظر بل ہو الاحتیاط بمعنے الخروج عن العہدة بیقین لان جواز التعدد وان کان

ارجح واقوی دلیلا لکن فیہ شبہة قویة لان خلافہ مروی عن ابی حنیفة ایضا واختارہ الطحاوی والتمرتاشی

وصاحب المختار وجعلہ العتابی الاظہر وہو مذہب الشافعی والمشہور عن مالک واحدی الروایتین

عن احمد کما ذکرہ المقدسی فی رسالتہ نور الشمعة فی ظہر الجمعة بل قال السبکی من الشافعیة انہ قول اکثر العلماء

ولا یحفظ عن صحابی ولا تابعی تجویز تعددہا اہ وقد علمت قول البدائع انہ ظاہر الروایة وفی شرح المنیة عن جوامع

الفقہ انہ اظہر الروایتین عن الامام قال فی النہر وفی الحاوی القدسی وعلیہ الفتوی وفی التکملة

للرازی وبہ ناخذ اہ فہو حینئذ قول معتمد فی المذہب لا قول ضعیف ولذا قال فی شرح المنیة اولی

ہو الاحتیاط وفی المذہب المتفق علیہ فمن اتقی الشبہات استبرا لدینہ وعرضہ وکذا قال بعضہم فیمن

یقضی صلوة عمرہ انہ لم یفتہ منہا شیٔ لا یکرہ لانہ اخذ بالاحتیاط وذکر فی القنیة انہ احسن ان کان فی صلوتہ

خلاف المجتہدین ویکفینا خلاف ما مر وفی القنیة لما ابتلی اہل مرو باقامة الجمعتین فیہا مع اختلاف العلماء فی

جوازہما امرہم ائمتہم بالاربع بعدہا حتما احتیاطا ونقلہ کثیر من شراح الہدایة وغیرہا وتداولوہ وفی الظہیریة واکثر مشایخ

سجارا علیہ لیخرج عن العہدۃ بیقین ثم نقل المقدسی عن الفتح انہ ینبغی ان یصلی اربعا ینوی بہا آخر
فرض ادرکت وقتہ ولم اودہ ان تردد فی کونہ مصرا او تعددت الجمعۃ وبالجملۃ فقد ثبت انہ ینبغی الاتیان
بہذہ الاربع بعد الجمعۃ لکن بقی الکلام فی تحقیق انہ واجب او مندوب قال المقدسی ذکر ابن الشحنۃ عن
جدہ التصریح بالندب وبحث فیہ بانہ ینبغی ان یکون عند مجرد التوہم اما عند قیام الشک والاشتباہ
فی صحۃ الجمعۃ فالظاہر الوجوب وانما اطلنا فی ذلک لدفع ما یوہمہ کلام الشارح تبعا للبحر من عدم فعلہا مطلقا
نعم ان ادی الی مفسدۃ لا تفعل جہارا والکلام عند عدمہا ولذا قال المقدسی نحن لا نامر بذلک امثال
ہذہ العوام بل ندل علیہ الخواص ولو بالنسبۃ الیہم — اس عبارت سے بطور خلاصہ یہہ اظاہر ہوا کہ روایت
جواز تعدد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہیں ہے اور اگرچہ یہہ روایت دلیل کی رو سے زیادہ
قوی اور راجح ہے لیکن اوسمین شبہ قوی پیدا ہوا اسواسطے کہ اوس کے خلاف بہی ابو حنیفہ اور دیگر
ائمہ سے مروی ہے درصورت روایت عدم جواز تعدد کی معتمد ٹہری نہ قول ضعیف پس اس بنا پر ادا
کرنا چار رکعت کا بعد جمعہ درصورت توہم کے مستحب اور درصورت شک اور اشتباہ کے واجب ہے
لکن اگر ادا کرنا اس چار رکعت کا منجر بفساد ہو تو برملا ادا نکرے اور کلام درصورت نہونے مفسدہ
کے ہے کیونکہ مقدسی نے کہا ہے کہ ہم عوام کو ان چار رکعت کے پڑہنے کا حکم نہیں دیتے بلکہ خواص
کو دلالت کرتے ہیں مست حجم ظاہرا استدلال ان بزرگوں کا عدم جواز تعدد پر بجز اس کے
کہ تجویز تعدد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہیں اور کچہہ معلوم نہیں ہوتا حالانکہ کوئی صاف حکم
منع تعدد میں بہی وارد نہیں ہوا۔ چنانچہ صاحب رد المحتار لکہتے ہیں ولم یوجد دلیل علی عدم
جواز التعدد یعنے کوئی دلیل تعدد کے ناجائز ہونے پر نہیں پائی گئی پس یہ استدلال ضعیف اور ناتمام ہے
بلکہ در باب جواز تعدد کے ایک روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وارد ہوئی ہے ارکان اربعہ میں
ہے قال الامام محمد ورواہ عن الامام ابی حنیفۃ وہذہ الروایۃ ہی المختارۃ وعلیہ الفتوی انہ یجوز تعدد الجمعۃ
مطلقا اثنین او اکثر وقولہم الجمعۃ جامعۃ للجماعات ان اراد والجماعات التی بغیر الجمعۃ فسلم ولا یلزم منہ
نفی التعدد وان ارادوا انہا جامعۃ للجماعات کلہا باسرہا بان لا یصح لہا الا جماعۃ واحدۃ فہو ممنوع

لابد لابانة من دليل ولنا ما صح عن امير المومنين علی رضی اللہ تعالے عنہ انہ امر بتعدد الجمعۃ وہذا الاثر
صحیح صححہ ابن تیمیۃ فی منہاج السنۃ اور علاوہ اس کے زمانہ سابق میں بخوف فتنہ کے تعدد جمعہ کا
تجویز نہ کیا گیا تھا اور اب جو وہ خوف نہ رہا تو تعدد اپنی اصل پر جائز ٹھہرا لیکن جواز تعدد سے یہ مراد نہیں
ہے کہ عموماً بلا ضرورت اور بلا لحاظ اہلیت اور قابلیت امام کے جا بجا ہر ایک مسجد میں جمعہ پڑھا جاوے
اور جاہل لوگ امام بنائے جاویں (جو موجب تقلیل جماعت اور فساد نماز کا ہے) جیسا کہ اس زمانہ میں
کثرت غیر ضروری نماز جمعہ کی اور لیاقت امام صاحبوں کی مشاہدہ کی جاتی ہے بلکہ بقدر حاجت اور بحفظ
شرائط امامت تعدد جائز ہے چنانچہ اقوال فقہا اہل تحریر سابق پر غور کرنے سے یہ امر بخوبی ظاہر
ہوتا ہے اور میزان شعرانی میں ہے وقال الطحاوی یجوز تعدد الجمعۃ فی البلد الواحد بحسب الحاجۃ ولو اکثر
من جمعتین وقال داؤد الجمعۃ کسائر الصلوات یجوز لاہل البلدان یصلوہا فی مساجدہم فالاول وما عطف
علیہ فیہ تخفیف وقول داؤد مخفف فرجع الامر الی مرتبتی المیزان ووجہ الاول ان امامۃ الجمعۃ من منصب
الامام الاعظم فکانوا بالصحابۃ لا یصلون الجمعۃ الا خلفہ وتبعہم الخلفاء الراشدون علی ذلک فکان کل
من جمع بقوم فی مسجد آخر خلاف المسجد الذی فیہ الامام الاعظم یلعب الناس بہ ویقولون ان فلانا ینازع
فی الامامۃ فکان یتولد من ذلک فتن کثیرۃ فسد الائمۃ ہذا الباب الا لعذر یرضی بہ الامام الاعظم کضیق مسجدہ
عن جمیع اہل البلد فہذا سبب قول الائمۃ انہ لا یجوز تعدد الجمعۃ فی البلد الواحد الا اذا عسر اجتماعہم
فی مکان واحد فبطلان الجمعۃ الثانیۃ لیس لذات الصلوۃ وانما ذلک لخوف الفتنۃ وقد کتب الامام
عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ اقیموا الجماعۃ فی مساجدکم فاذا کان یوم الجمعۃ فاجتمعوا کلکم خلف امام واحد
انتہی۔ ولعل ذلک مراد داؤد بقولہ ان الجمعۃ کسائر الصلوات ویؤیدہ عمل الناس بالتعدد فی سائر
الامصار من غیر مبالغۃ فی التفتیش عن سبب ذلک ولعلہ مراد الشارع ولو کان التعدد منہیا عنہ
لا یجوز فعلہ بحال لورد ذلک ولو فی حدیث واحد لہذا وقت ہمۃ الشارع صلے اللہ علیہ وسلم فی التسہیل
علی امتہ فی جواز التعدد فی سائر الامصار حیث کان اسہل علیہم من الجمع فی مکان واحد فافہم فان
قلت فما وجہ اعادۃ بعض الشافعیۃ ظہرا بعد السلام من الجمعۃ مع ان اللہ تعالے لم یفرض علیہم الجمعۃ

صلوة الظهر وانما فرض الجمعة فلا يصلي الظهر الا عند العجز عن تحصيل شروط الجمعة مثلا فالجواب ان

وجه ذلك الاحتياط والخروج من شبهة الخلاف ومنع الائمة التعدد وبقطع النظر عما ذكرناه من خوف الفتنة

او خوف وقوع التعدد بغير حاجة كما هو مشاهد في مساجد مصر وغيرها لقد صار العميان الذين يمرون على

قبور الاموات والابواب بفلوس يخطبون ويصلون بالناس الجمعة من غير نكير مع ان مذهب الائمة

يقتضي ان جواز التعدد مشروط بالحاجة فكان صلوتها ظهرا الى غاية الاحتياط وان كانت الجمعة صحيحة

على مذهب داود فافهم — خلاصہ اسکا یہ ہے کہ وجہ منع تعدد کی یہ ہے کہ امامت جمعہ کی منصب
بڑے امام کا ہے سو صحابہ اوسکے پیچھے جمعہ پڑھتے تھے اور خلفاء راشدین نے انکا اتباع کیا
تو جو کوئی جمعہ پڑھاتا خواہ کوئی دوسری مسجد میں سوا اوس مسجد کے جسمیں بڑا امام تھا تو لوگ اوس کے ساتھ
بازی کرتے اور کہتے کہ فلانا جھگڑا کرتا ہے امامت میں تلاش سبب سے بہت فساد ہوتے تھے
لہذا ائمہ صحابہ و تابعین نے اس دروازہ کو بند کر دیا مگر بسبب عذر کے جب بڑا امام راضی ہو تعدد جائز رکھا
جیسے اوسکی مسجد کا تنگ ہونا سب شہر والوں سے سو یہی سبب ہے اماموں کے کہنے کا کہ ایک شہر
میں دو جگہ جمعہ جائز نہیں مگر جبکہ جمع ہونا سب کا ایک مسجد میں دشوار ہو یا باطل ہونا دوسرے جمعہ کا
کچھ ذات نماز کے سبب نہیں بلکہ خوف فتنہ سے پس بیہقی نے لکھا تھا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
بعض علاقوں کو کہ قائم کرو جماعت اپنی اپنی مسجدوں میں پھر جب جمعہ کا دن ہو تو سب جمع ہو جاؤ
ایک امام کے پیچھے پھر جب سبب جاتا رہا یعنی خوف فتنہ کا تو تعدد اپنی اصل پر جائز ہو گیا اور ایسے
کہ یہی مراد داود کی ہو اس قول سے کہ جمعہ مثل اور نمازوں کے ہے اور اسکی تائید آیا ہے عمل لوگوں کا
تعدد پر سب شہروں میں اور شاید یہی مراد شارع کی ہو اور اگر تعدد ممنوع ہوتا اور کسی حال میں جائز نہ ہوتا
تو شارع سے یہ حکم وارد ہوتا اگرچہ ایک ہی حدیث میں ہوتا پس اسواسطے نافذ ہوئی ہمت شارع صلی اللہ
علیہ وسلم کی اپنی امت پر آسانی کرنے میں چھوڑ دیا تعدد کو اور وجہ پڑھنے بعض شافعیہ کی ظہر کو جمعہ کے بعد
احتیاط ہے اور خارج ہونا شبہ خلاف سے قطع نظر کرکے خوف فتنہ یا خوف وقوع تعدد سے
بغیر حاجت جیسے اکثر مصر وغیرہ کے مسجدوں میں دیکھا گیا کہ اندھے جو مردوں کی قبروں یا دروازوں پر پیسوں میں

کلام مجید پڑھتے ہین وہ خطیب ہین اور نماز جمعہ کی پڑھاتے ہین اور کوئی انکار نہین کرتا - الحاصل تقریر سابق
سے دریافت ہوا کہ روایت عدم جواز تعدد کو وجہ احتیاط ضعیف پر مبنی ہے اور چونکہ پڑھنا چار رکعت ظہر کا بعد
جمعہ کو اسی بنا ضعیف پر مبنی تہا وہ بھی ضعیف اور بے اصل ہو گیا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ اس چار رکعت کے پڑھنے مین خوف
مفسدہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا امر مجمع علیہ ہے چنانچہ صاحب بحر رائق نے اس خوف سے مطلقًا اونکا اخفا
کیا اور صاحب رد المحتار نے پہلا پڑھنے کو اور بعضون نے جمعہ کے بعد پڑھنے کو منع کیا اور مقدسی نے
عوام کو حکم نہ دیا بلکہ خواص کو دلالت کی مین کہتا ہون کہ بعد غور کے دونون قول اخیر (قول رد المحتار اور
قول بعض) مقدسی کے قول کیطرف رجوع کرتے ہین اور مقدسی کا قول تائید کلام بحر کے کرتا ہے
واللہ اعلم اور بہر حال قدر مشترک اور متفق علیہ ان اقوال مین خوف مفسدہ کا ٹہرا بلا اختلاف (حال آنکہ یہ مفسدہ جیسا کہ عوام کے
پڑھنے مین ہے خواص کے پڑھنے مین بہی ہے کیونکہ خواص بہی اسی خیال سے پڑھینگے کہ جمعہ ہمنے پڑھا ہی فرض ادا ہوا یا نہوا عام
اس سے کہ علانیہ پڑہین یا خفیہ جمعہ کے بعد یا قبل اسواسطے کہ یہ امر اعتقادی ہے قلب سے تعلق رکہتا ہے خواص و عوام
جہر و خفیہ یہان حاضر ہین ہان اسقدر فرق ہو کہ جہر مین یہ فساد اور دونکیطرف منجر ہوتا ہے اور خفیہ مین فقط اپنے اوپر
عائد ہوتا ہے) پس جب ان بزرگوارونکو اس چار رکعت کے پڑھنے مین خوف اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا تہا انکو بطریق اولیٰ
سے تہا اور جب انکے زمانہ مین بعض جاہل عدم فرضیت جمعہ کی حنفیہ کیطرف منسوب کرتے تہے (بحر ناقلا عن فتح القدیر)
ہمارے زمانہ مین اکثر عوام بلکہ خواص بہی مطلقًا ایسا اعتقاد رکہتے ہین - اور بر تقدیر تسلیم جنہون نے اس چار رکعت
کے پڑھنے کا حکم دیا ہے - اخذ بالاحتیاط کیا ہے اور مامورین اوسکے خواص ہین (مقدسی) اور فی الحقیقت اخذ
بالاحتیاط کار خواص ہے نہ کار عوام اور یہان خطاب لعوام ہے نہ بخواص فاین ہذا من ذاک ملتبسا لخطر بالبال
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - **بیان وجہ دوم** یعنی ادا کرنا ان چار رکعت ظہر کا بعد جمعہ کے بسبب وقوع شک کے
تحقق شرائط جمعہ مین - سو واضح ہو کہ جملہ شرائط جمعہ علی الخصوص شرط مصر جامع اور شرط سلطان مین جتنے شکوک تہے وہ سب
فصل چہارم مین بدلائل کتب معتبرہ رفع کر دیے گئے تو پہر توہم فقدان شرط من الشروط توہم فاسد ہے قابل اعتبار نہین علی الخصوص
توہم عوام - پس اب کوئی عذر بعد جمعہ ظہر کے احتیاطًا پڑہنے مین اس رسالہ کے مخاطبین کو باقی نہ رہا مگر اندرین صورت
ظہر کے پڑہنے مین بعد جمعہ کے اسکے کہ دو وقت یا کسی قسم جمع ہو جاوین اور کچہ حاصل نہین لہذا اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا

مزید برآن کیونکہ جب نماز جمعہ بشرائط واقع ہوئی تو نماز ظہر ساقط ہوگئی فلا تکونن من الممترین اور مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے
بجواب خط مولوی محمد صادق صاحب سیالکوٹی یہ لکھا ہے کہ جب وجوب جمعہ کا قطع نظر شرائط سے ہے تو اگر بعد جمعہ کے پڑھنے سے نماز جمعہ میں شبہ
اور کاہلی واقع ہو اور کم فہم لوگ بسبب کوتہ فہمی کے شرائط جمعہ کو مفقود سمجھکر جمعہ کو ترک کر دیں در صورت مفتی وقت کو یہی مناسب ہے کہ جمعہ کی
تاکید کرے اور ظہر سے باز رکھے تا جمعہ پر مستقیم ہوں اور جمعہ کو قایم کریں۔ حیث قال چون وجوب نفس جمعہ قطع نظر از شرائط است
وہم از شعائر اسلام اگر از ادا نماز ظہر تہاون در ادائش رود ہمہ مردمان کم فہم را از وجہ کوتہ فہمی و معرفت کاہلی و مقصود
شدن شرائط موجب ترک جمعہ شود نہ باعث افزایش ظہر اند در صورت گمان این ہمہ آن مفتی وقت را تاکید جمعہ و ممانعت
از ادا ظہر مناسب است اور امید کہ ظہر باز دارد تا بر جمعہ مستقیم شوند و جمعہ را قایم کنند۔ بالجملہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ نماز جمعہ کو
ہر طرح اور ہر تقدیر پر ادا کرے کہ فرضیت اوسکی حدیث اور قرآن سے ثابت ہے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ تا القیامت
اسکی فرضیت رہیگی اور منکر اوسکا کافر اور صرف کسی شرط کے نہ پائے جانے سے جمعہ کی فرضیت میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا
کما سبق۔ مسئلہ نیت نماز جمعہ کی یوں کرے۔ نویت ان اسقط فرض الظہر عن ذمتی باداء رکعتی صلوۃ فرض الجمعۃ۔
نیت کرتا ہوں کہ اوتاروں فرض ظہر کا اپنے ذمہ سے باداء دو رکعت فرض جمعہ کے ولیکن ہذا آخر ما اردنا ایرادہ
فی مقدمۃ ہذا الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

شروع رسالہ النور اللمعۃ فی خصائص الجمعۃ

قال الشیخ رحمۃ اللہ علیہ بعد التیمن بالتسمیۃ

الحمد للہ الذی خص ہذہ الامۃ المحمدیۃ بیوم الجمعۃ وادخر لہا من الفضائل السنیۃ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر البریۃ **وبعد** فقد ذکر
الاستاذ شمس الدین ابن القیم فی کتاب الہدی لیوم الجمعۃ خصوصیات بضعا وعشرین وفاتہ اضعاف ما ذکر وقد رایت
استیعابہا فی ہذہ الکراسۃ مبتہلا علی ونبہت علی سبیل الایجاز وتتبعتہا فحصلت منہا علی مائۃ خصوصیۃ واللہ الموفق
اور بعد حمد و صلوۃ کے پس تحقیق ذکر کیں استاذ شمس الدین ابن قیم نے کتاب الہدی میں واسطے جمعہ کے کچھ اوپر بیس خصوصیتیں اور چھوٹ گئیں ان سے
بہت زیادہ اور میں نے مناسب دیکھا اون سب کا لانا اس مختصر میں آگاہ کر کے اونکی دلیلوں پر بطریق اختصار اور میں نے تلاش کیا تو پایا میں نے سو خصوصیتیں
اور اللہ توفیق دینے والا ہے۔ **الخصوصیۃ الاولی** انہ عید ہذہ الامۃ۔ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جمعہ اس امت کی عید ہے اخرج ابن ماجۃ
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین فمن جاء الی الجمعۃ فلیغتسل وان کان طیب

فلیمس منه وعلیکم بالسواک۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ عید کا دن ہے مقرر
کیا ہے اسکو اللہ نے مسلمانوں کے لئے سو جو کوئی آوے نماز جمعہ کیطرف تو اوس کو چاہیے کہ
نہاوے اور خوشبو ہو تو لگاوے اور لازم پکڑو مسواک کرنے کو۔ **ف** صاحب سفر السعادت
نے یہ خصوصیت ان الفاظ سے لکھی ہے کہ روز جمعہ عید ہے کہ ہر ہفتہ میں مکرر آتی ہے
اور بیان غسل روز جمعہ کا ۲۲۔ خصوصیت میں ہوگا **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن
ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فی جمعۃ من الجمع معاشر المسلمین ان ہذا یوم
جعلہ اللہ لکم عیدا فاغتسلوا وعلیکم بالسواک۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں جمعوں سے اے گروہ مسلمانان یہہ دن ہے
کہ مقرر کیا اللہ نے اسکو تمہارے لئے عید سو نہاؤ اور لازم پکڑو مسواک۔ **الخصوصیۃ الثامنہ**
انہ یکرہ صومہ منفردا۔ دوسری خصوصیت یہ کہ روزہ جمعہ کا تنہا مکروہ ہے۔ **ف** سفر السعادت
میں ہے کہ روزہ جمعہ کا تنہا جمہور علما کے نزدیک مکروہ ہے کراہت تنزیہی اور امام ابو حنیفہ
اور امام مالک رح سے روایت ہے کہ مکروہ نہیں ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ طالب کو چاہیے کہ ہمیشہ
طاعت اور عبادت میں مشغول رہے تخصیص بعض اوقات کی اگرچہ متبرک ہوں کوئی چیز نہیں **اخرج**
الشیخین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ
الا ان یصوم قبلہ او بعدہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہرگز نہ روزہ رکھے کوئی تم میں سے فقط جمعہ کے دن مگر یوں کہ جمعہ سے پہلے روزہ رکھے
یا بعد **ف** یعنے صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور
ہفتہ رکھے یعنے دو ملا کر رکھے۔ **واخرجا** عن جابر قال نہی النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن
صوم یوم الجمعہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جابر نے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فقط روز جمعہ سے **واخرج** البخاری عن جویریۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوم الجمعہ وہی صائمۃ فقال اصمت امس فقالت لا فقال اتریدین

ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری جویریہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اونکے پاس جمعہ کے دن اور وہ روزہ سے تہین پوچھا آپ نے
کیا تو نے کل روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین پوچھا کیا کل روزہ رکہنے کا ارادہ ہے عرض کیا نہین
فرمایا تو افطار کر۔ واخرج الحاکم عن جنادة بن ابی امیة الازدی قال دخلت علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من الازد یوم الجمعة فدعانا الی طعام بین یدیہ فقلنا انا صیام فقال اصمتم
امس قلنا لا قال فتصومون غدا قلنا لا قال فافطروا الا تصوموا یوم الجمعة منفردا۔ عبادة بن ابی امیہ ازدی
سے روایت ہے کہا عبادة نے مین حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
گروہ مین ازدی جمعہ کے دن سو بلایا ہمکو آپنے کہانے کو جو آپکے سامنے تہا ہمنے عرض کیا کہ ہم
روزہ دار ہین فرمایا کیا تمنے کل روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین فرمایا کیا کل روزہ رکہوگے عرض کیا نہین
فرمایا تو افطار کرو نہ رکہو روزہ جمعہ کا تنہا۔ واخرج مسلم عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا تخصوا لیلة الجمعة بقیام من بین اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام
الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپنے سب
راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری کے واسطے خاص نکرو اور دنون مین سے جمعہ کے دن کو
روزہ رکہنے کے واسطے خاص نکرو مگر اسطرح کہ اور دنون مین جنمین تم روزہ رکہتے ہو جمعہ کا دن
آپڑے۔ **ف** یعنے جن روزونکی تمکو عادت ہے اور رکہا کرتے ہو اونمین جمعہ کا دن آپڑے
تو مضائقہ نہین اوس جمعہ کے دن روزہ رکہنے کا سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب
دن یکسان ہین اور بدون حکم شرع کے کسیوقت کو فضیلت نہین اور کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے
کسیدن مین خصوصیت لگا دے۔ قال النووی الصحیح من مذہبنا وبہ قطع الجمہور کراہتہ صومہ منفردا
وفی وجہ انہ لا یکرہ الا لمن یوصامہ ضعفہ من العبادة واضعفہ لحدیث احمد والترمذی والنسائی وغیرہم
عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلما کان یفطر یوم الجمعة واجاب الاول عنہ بانہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یصوم الخمیس فوصل الجمعة ہ۔ کہا نووی نے ہمارا صحیح مذہب یہ ہے کہ روزہ جمعہ کا

تنہا مکروہ ہے اور اسی پر یقین کیا ہے جمہور نے اور دوسری وجہ مین یہ ہے کہ روزہ جمعہ کا
اوسکو مکروہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو اور عبادت سے مانع ہوگا یعنے روزہ اوسکو ناتوان کر دیگا
تو اور عبادت نکر سکے گا اور ضعیف کیا ہے وجہ اول کو بدلیل حدیث احمد اور ترمذی اور نسائی وغیرہا
کے ابن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کم تر روزہ چھوڑتے تھے جمعہ کا اور جواب دیا اس
دلیل کا قائلین وجہ اول نے اسطور پر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ کا روزہ رکھا کرتے
تھے سو جمعہ کا دن بھی اوسکے ساتھ ملا لیتے تھے ۔ واختلف فی الحکمۃ التی کرہ صومہ لاجلہا والصحیح

کما قال النووی انہ کرہ لانہ شرع فیہ عبادات کثیرۃ من الذکر والدعاء والقراءۃ والصلوۃ علی النبی
صلے اللہ علیہ وسلم فاستحب فطرہ لیکون اعون علی اداء ہذہ الوظائف بنشاط من غیر ملل ولاسآمۃ
وہو نظیر الحاج بعرفات فان الاولی لہ الفطر بہذہ الحکمۃ اور اختلاف ہوا ہے حکمت مین جسکے
سبب روزہ جمعہ کا مکروہ ہوا اور صحیح موافق قول نووی کے یہ ہے کہ اسواسطے مکروہ ہے کہ جمعہ
کے دن بحکم شرع بہت سی عبادتین مقرر ہوئی ہین ذکر اور دعا اور پڑھنا قرآن شریف کا اور درود بھیجنا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر لہذا مستحب ہوا روزہ نرکھنا جمعہ کا تاکہ زیادہ قوت ہو ان وظائف
کے ادا کرنے پر خوشی کے ساتھ بغیر تکان اور تکلیف کے اور یہ نظیر حج کرنے والی کی ہے عرفات
مین کہ اوسکو افطار بہتر ہے اسی حکمت سے قال فان قیل لو کان کذلک لم تزل الکراہۃ بصوم
قبلہ او بعدہ لبقاء المعنے المذکور فالجواب انہ یحصل لہ بفضیلۃ الصوم الذی قبلہ او بعدہ ما یجبر ما قد
یحصل من فتور او تقصیر فی وظائف یوم الجمعۃ بسبب صومہ کہا نووی نے اگر کوئی یہ کہے کہ اگر ایسا ہے
تو ایکدن قبل یا بعد جمعہ کے روزہ رکھنے سے بھی کراہت نہ دور ہو کیونکہ وہ علت اب بھی موجود ہے
تو جواب اوس کا یہ ہے کہ جمعہ سے ایکروز قبل یا بعد روزہ رکھنے سے جو فضیلت حاصل ہوتی ہے
اوس سے وہ نقصان جو جمعہ کے روزہ سے جمعہ کے وظائف مین واقع ہوتا ہے جاتا رہتا ہے ۔

وقیل الحکمۃ خوف المبالغۃ فی تعظیمہ بحیث یفتتن بہ کما افتتن قوم بالسبت قال وہذا باطل منتقض
بصلوۃ الجمعۃ وسائر ما شرع فیہ من انواع الشعائر والتعظیم مما لیس فی غیرہ وقیل الحکمۃ خوف اعتقاد

وجوبہ قال وہذا استقص بغیرہ من الایام التی ندب صومہا وہذا ماذکرہ النووی وحکی غیرہ قولا آخر

ان علتہ کونہ عیدا والعید لا یصام واختارہ ابن حجر وایدہ بحدیث الحاکم عن ابی ہریرۃ مرفوعا یوم الجمعۃ

یوم عید فلا تجعلوا یوم عیدکم یوم صیامکم الا ان تصوموا قبلہ او بعدہ اور بعض نے کہا کہ حکمت کراہت

جمعہ کی روزہ کی خوف مبالغہ کا ہے تعظیم مین جمعہ کی کہ اوسکے سبب سے لوگ فتنہ مین پڑجاوین

جیسے کہ ایک قوم روز شنبہ کی تعظیم سے فتنہ مین پڑگئی (یعنے یہود) کہا نووی نے یہ باطل اور

نادرست ہے اسواسطے کہ نماز جمعہ اور تمام احکام شرع اور عبادات اسلام اور تعظیم جو جمعہ کے واسطے

ہے اوسکی دلون کے لیے نہین اور بعض نے کہا حکمت خوف اعتقاد واجب ہونے جمعہ کی روزہ کا ہے

کہا نووی نے یہ بھی نادرست ہے کیونکہ جمعہ کے سوا اور ایام مین بھی روزہ مستحب ہے یہ وہ ہے

جو نووی نے ذکر کیا اور نووی کے سوا اوروں نے یہ کہا ہے کہ علت کراہت روزہ جمعہ کی جمعہ کا عید ہونا ہے

اور عید کے دن روزہ نہین اور اسکو اختیار کیا ابن حجر نے اور تائید کی اسکی حدیث حاکم سے کہ روایت

کی اوسنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا کہ روز جمعہ روز عید ہے سو مت مقرر کرو اپنے عید کے

دن کو روزہ کا دن مگر یون کہ ایکدن اوس سے پہلے یا پیچھے روزہ رکھو وروی ابن ابی شیبۃ

عن علی قال من کان منکم متطوعا من الشہر فلیصم یوم الخمیس ولا یصم یوم الجمعۃ فانہ یوم طعام وشراب

وذکر۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جو کوئی تم مین سے نفل روزہ رکھے مہینہ

مین تو روزہ رکھے پنجشنبہ کو اور نہ رکھے جمعہ کو کہ وہ کہانے اور پینے اور ذکر کا دن ہے۔ وقال الاخرون

بل الحکمۃ مخالفۃ الیہود فانہم یصومون یوم عیدہم ای یفردونہ بالصوم فنہی عن التشبہ بہم کما خولفوا فی یوم

عاشوراء الصیام یوم قبلہ او بعدہ وہذا القول ہو المختار عندی لانہ لا یتنقض بشیء۔ اور اوروں نے کہا کہ ایسا

نہین بلکہ حکمت مخالفت یہود کی ہے کہ وہ روزہ رکھتے ہین اپنی عید کے دن فقط سو منع کیا گیا اونکی

مشابہت سے جیسے مخالفت اونکی کی گئی عاشورہ کے دن مین ایک دن پہلے یا پیچھے روزہ رکھنے

سے اور میرے نزدیک یہی قول مختار ہے کہ اوسپر کوئی اعتراض نہین ہوتا۔ الخصوصیۃ الثالثۃ

انہ یکرہ تخصیص لیلتہا بالقیام للحدیث السابق لکن اخرج الخطیب فی الروایۃ عن مالک من طریق اسمعیل

بن ابی اویس عن زوجتہ بنت مالک ابن انس ان اباہا مالکا کان یحیی لیلۃ الجمعۃ - تیسری خصوصیت
یہ ہے کہ مکروہ ہے خاص کرنا جمعہ کی رات کا قیام کے ساتھ بدلیل حدیث سابق کے مگر بنت مالک
ابن انس سے روایت ہے کہ باپ اونکا مالک زندہ رکھتا تھا شب جمعہ کو (یعنے جاگتا تھا قیام اور
عبادت کے ساتھ) **الخصوصیۃ الرابعۃ** قراءۃ الم تنزیل وہل اتی علی الانسان فی صبحہا
چوتھی خصوصیت پڑھنا الم تنزیل اور سورہ ہل اتے علے الانسان کا نماز صبح مین جمعہ کی - **اخرج**
الشیخان عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرا یوم الجمعۃ فی صلوۃ الفجر الم تنزیل
السجدۃ وہل اتے علی الانسان وفی الباب عن ابن عباس وابن مسعود وعلی وغیرہم ولفظ ابن مسعود
عند الطبرانی یدیم ذلک قیل والحکمۃ فی قراءتہما الاشارۃ علے ما فیہما من ذکر خلق آدم واحوال یوم القیامۃ
لان ذلک کان ویقع یوم الجمعۃ ذکرہ ابن دحیۃ وقال غیرہ بل قصد السجدۃ الزائدۃ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے جمعہ کے دن فجر کی نماز مین الم تنزیل السجدہ
اور ہل اتے علے الانسان اور اس باب مین ایک روایت ہے ابن عباس اور ابن مسعود اور علی
وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اور لفظ ابن مسعود کا نزدیک طبرانی کے یہ ہے (ہمیشہ کرتے تھے آپ اسکو)
کہا گیا حکمت ان دونون سورہ کے پڑہنے مین اشارہ ہے پیدائش آدم علیہ السلام اور احوال روز قیامت پر
جو ان دونون سورہ مین مذکور ہے کیونکہ پیدائش آدم ہوئی اور قیامت ہوگی جمعہ کے دن ذکر کیا
اسکو ابن دحیہ نے اور کہا اورون نے یون نہین بلکہ سورہ سجدہ کا قصد سجدہ زائد کی آپ پڑہتے
تھے **واخرج** ابن ابی شیبۃ عن ابراہیم النخعی انہ قال یستحب ان یقرا فی صبح یوم الجمعۃ بسورۃ
فیہا سجدۃ **واخرج** ایضا عنہ انہ قرا بسورۃ مریم **واخرج** ابن عون قال کانوا یقرؤن
فی الصبح یوم الجمعۃ بسورۃ فیہا سجدۃ - اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ مستحب ہے
جمعہ کی نماز صبح مین ایسی سورہ پڑہنی جسمین سجدہ ہو اور انہین سے یہ بھی روایت ہے کہ انہون نے
پڑہی سورہ مریم اور ابن عون نے روایت کی کہ پڑہتے تھے لوگ نماز صبح مین جمعہ کے دن
کوئی سورہ جسمین سجدہ ہوتا - **ف** [illegible]

اور ہل اتی علی الانسان کے پڑھنے سے کچھ تخصیص روز جمعہ کی نہیں سجدہ کے ساتھ جیسا کہ بعضون نے گمان کیا ہے کہ اگر ان سورتوں کا پڑھنا میسر نہو تو بعوض انکے اور کوئی سورہ پڑھے جسمین سجدہ ہو یا اول رکعت مین سورہ سجدہ سجدہ تک پڑھے اور دوسرے مین بقیہ سورت پڑھے حاصل یہ ہے کہ سورہ سجدہ اور ہل اتی علی الانسان کا پڑھنا جمعہ کے خواص سے ہے اور قسطلانی مین ہے کہ ابن ماجہ مین لفظ یدیم ذلک نہین ہے اور بالجملہ یہ لفظ دلالت کرتا ہے مسنون ہونے پر اور اسکو اخذ کیا ہے کوفیون اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے اور مکروہ سمجھا ہے امام مالک نے بوجہ کراہت کی خوف سے اسکا کہ عام لوگ وجوب کا اعتقاد کرنے لگین گے تو چاہیے کہ کبھی کبھی ترک بھی کیجاوے واسطے دفع اس شبہہ کے اور ایسا ہی کہا ہے صاحب محیط نے حنفیہ مین سے اور یہ کہ سوائے سورہ الم سجدہ کے اور کوئی سورۃ سجدہ والی پڑھی جاوے سو اسکو ابن سلام نے منع کیا ہے اور کہا یہ نماز کو باطل کرنیوالی ہے ـ

الخصوصیۃ الخامسۃ ان صلوۃ صبحہا افضل الصلوات عند اللہ ـ پانچوین خصوصیت یہ ہے کہ نماز صبح جمعہ کی اللہ کے نزدیک سب نمازون سے افضل ہے **اخرج** سعید بن منصور فی سننہ عن ابن عمر انہ فقد حمران فی صلوۃ الصبح فلما جاء قال ما شغلک عن ہذہ الصلوۃ اما علمت ان افضل الصلوۃ عند اللہ صلوۃ الجمعۃ من یوم الجمعۃ فی جماعۃ المسلمین ـ سعید بن منصور نے ابن عمر سے روایت کی کہ انہون نے نہ پایا حمران کو نماز صبح مین پھر جب آیا حمران اوس سے پوچھا کس چیز نے روکا تجکو اس نماز سے کیا تو نہین جانتا کہ زیادہ قدر و منزلت والی نماز اللہ کے نزدیک نماز صبح ہے جمعہ کی مسلمانونکی جماعت مین **واخرجہ** البیہقی فی الشعب مرفوعاً بلفظ ان افضل الصلوات عند اللہ صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ فی جماعۃ ـ اور بیہقی نے یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی کہ بیشک افضل سب نمازون مین اللہ کے نزدیک نماز صبح ہے جمعہ کے دن جماعت مین

واخرج البزار والطبرانی عن ابی عبیدۃ ابن الجراح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الصلوات صلوۃ افضل من صلوۃ الفجر یوم الجمعۃ فی الجماعۃ وما احسب من شہدہا منکم الا مغفورا لہ

اور روایت کی بزار اور طبرانی نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نمازوں میں کوئی نماز افضل نہیں نماز فجر سے جمعہ کی جماعت کے ساتھ اور میں نہیں
گمان کرتا اوسکو جو حاضر ہو تم میں سے اس نماز میں مگر بخشا گیا - الخصوصیۃ السادسۃ
صلوۃ الجمعۃ واختصاصہا برکعتین وہی فی سائر الایام اربع - چھٹی خصوصیت نماز جمعہ ہے -
اور اوس کا خاص ہونا دو رکعت کے ساتھ حالانکہ وہ نماز اور سب دنوں میں چار رکعت ہے
ف یعنے نماز جمعہ بجاے ظہر کے نماز کے ہے اور ظہر کی نماز اور دنوں میں چار رکعت ہے
الخصوصیۃ السابعۃ انہا تعدل حجۃ - ساتوین خصوصیت یہ ہے کہ نماز جمعہ برابر ہے
ایک حج کے ثواب میں - اخرج حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال والحافظ ابن ابی اسامۃ فی مسندہ
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حج المساکین - ابن عباس رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ مسکینوں کا حج ہے واخرج ابن
زنجویہ عن سعید بن المسیب قال الجمعۃ احب الی من حجۃ التطوع اور سعید بن مسیب سے روایت ہے
کہا اونہوں نے البتہ جمعہ مجکو دوست زیادہ ہے حج نفل سے - الخصوصیۃ الثامنۃ الجہر فیہا
وصلوات النہار سریۃ - آٹھوین خصوصیت قرارت بالجہر ہے نماز جمعہ میں اور سب نمازیں دن کی
سریہ ہیں (یعنے چپکے پڑہی جاتی ہیں) الخصوصیۃ التاسعۃ قراءۃ الجمعۃ والمنافقین
نوین خصوصیت پڑہنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز جمعہ میں - اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی الجمعۃ بسورۃ الجمعۃ واذا جاءک المنافقون واخرجہ
الطبرانی فی الاوسط بلفظ بالجمعۃ یحرض بہا المومنین وفی الثانیۃ بسورۃ المنافقین یقرع بہا المنافقین
مسلم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تھے آپ نماز
جمعہ میں سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اس لفظ
کے ساتھ (پڑہتے تھے آپ سورہ جمعہ کو آمادہ کرتے تھے مسلمانوں کو جمعہ کی نماز پر اوس کے پڑہنے
سے اور دوسری رکعت میں پڑہتے تھے سورہ منافقون ڈراتے تھے اوس سے منافقون کو)

ذلیہ سورہ جمعہ کے پڑھنے سے مسلمان لوگ آمادہ اور مستعد ہو جاتے تھے نماز جمعہ پر اور سورہ منافقون کے پڑھنے سے منافق لوگ خائف ہو جاتے تھے۔ ف مسوی میں ہے کہ مستحب ہے پہلی رکعت میں نماز جمعہ کی سورہ جمعہ اور دوسری میں ہل اتاک یا سبح اسم یا منافقون پڑھنا اور کہا محلی نے روضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے سورہ جمعہ اور منافقون ایک وقت میں اور سبح اسم اور غاشیہ دوسرے وقت میں جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے اور حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے معین کر لینا کچھ قرآن میں سے کسی نماز کے واسطے اور عالمگیریہ میں ہے کراہت جب ہے کہ دوسری شے کا پڑھنا مکروہ سمجھے اور اگر آسانی کے واسطے یا بغرض حصول برکت ساتھ قرأت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے تو کچھ کراہت نہیں مگر چاہیے کہ گاہ گاہ کوئی اور چیز بھی پڑھ لیا کرے تاکہ جاہل یہ نہ سمجھیں کہ دوسری چیز کا پڑھنا جائز ہی نہیں ہے اور شرح سفر السعادت میں ہے کہ پوری سورہ جمعہ یا منافقون نہ پڑھنا اور ایک ایک رکوع پڑھنا جیسا کہ بعض امام مساجد کے کرتے ہیں یہ بھی مکروہ ہے اور خلاف سنت

الخصوصیۃ العاشرۃ والحادیۃ عشر والثانیۃ عشر والثالث عشر اختصاصہا بالجماعۃ وباربعین وبمکان واحد من البلد وباذن السلطان دیا او اشتراطہا بما ہو مسطر فی کتب الفقہ واقوی ما رایتہ للاختصاص باربعین ما اخرجہ الدارقطنی فی سننہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال مضت السنۃ ان فی کل اربعین فما فوق ذلک جمعۃ

دسوین خصوصیت خاص ہونا نماز جمعہ کا جماعت کے ساتھ۔ گیارہوین چالیس آدمی کا ہونا۔ بارہوین شہر میں ایک جگہ ہونا جمعہ کا۔ تیرہوین اذن سلطان کا جیسا کہ کتب فقہ میں بیان کیا گیا ہے اور زیادہ قوی دلیل درباب اختصاص نماز جمعہ کی چالیس کے ساتھ روایت دارقطنی کی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا جاری ہوئی سنت اسپر کہ چالیس اور اوس سے زیادہ میں جمعہ ہے۔

ف واضح ہو کہ گیارہوین اور تیرہوین خصوصیت کا بیان بذیل شرط دوم اور پنجم اور بارہوین خصوصیت کا بیان وجہ اول ادائے چار رکعت ظہر بعد الجمعہ میں مقدمۃ الکتاب سے تفصیل وار لکھا گیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک چار مرد سے نماز جمعہ ہو جاتی ہے اور مذہب صاحبین اور مفتی بہ

ایک شہر مین کئی جگہ نماز جمعہ درست ہے اور اذن سلطان کی کچہ ضرورت نہین اتفاق مسلمانان شہر واسطے اوس جمعہ کے قایمقام اذن سلطان ہے ۔ فلینظر تمہ الخصوصیۃ الرابعۃ عشر اختصاصہا بارادۃ تحریق من تخلف عنہا چودہوین خصوصیت ارادہ جلا دینے گہر اون لوگون کا جو جمعہ کو ترک کرتے ہین اخرج الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی قوم یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم ۔ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے حق مین جو پیچہے رہجاتے تہے جمعہ سے کہ بیشک ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی شخص کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑہاوے پہر مین اون لوگون کے گہر جلا دون جو جمعہ کی نماز سے پیچہے رہجاتے ہین (یعنے بغیر ضرورت نماز چہوڑتے ہین) ف اس حدیث سے بکمال تاکید فرض ہونا نماز جمعہ کا ثابت ہوا اور اسیواسطے فقہ مین لکہا ہے کہ جو تین بار جمعہ ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہے گواہی کے لائق نہین ۔ الخصوصیۃ الخامسۃ عشر الطبع علی قلب من ترکہا ۔ پندرہوین خصوصیت مہر ہو جانا تارک جمعہ کے دل پر اخرج ۔ مسلم عن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین ابن عمر اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ کے چہوڑنے سے نہین تو خدا اونکے دلون پر مہر کردیگا پہر بیشک وہ غافلون مین ہوجاوین گے ۔ واخرج ابو داود والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ وابن ماجۃ عن ابی الجعد الضمری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ ۔ اور ابو الجعد ضمری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چہوڑدے تین جمعہ سستی سے مہر کریگا اللہ اوس کے دل پر ف لمعات مین ہے کہ تہاون سے مراد ترک اہتمام جمعہ کا اور سستی ہے نہ استخفاف اور اہانت کیونکہ یہ تو خود کفر ہے بلکہ بیان اوس کے معصیت عظیمہ ہونے کا ہے جو حد طبع اور رین تک پہونچتی

واخرج الحاکم وابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من ترک الجمعۃ ثلاثا من غیر ضرورۃ طبع اللہ علی قلبہ - اور جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھوڑ دے تین جمعہ بے ضرورت مہر کریگا
اللہ اوسکے دل پر ف ضرورت یہ ہے کہ ظالم وغیرہ کا خوف ہو یا مینہ بہت برستا ہو یا کیچڑ وغیرہ
تو ان صورتوں میں تارک جمعہ منافق نہیں - واخرج سعید بن منصور عن ابی ہریرۃ قال من
ترک ثلاث جمع من غیر علۃ طبع اللہ علی قلبہ وہو منافق - اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہا جو چھوڑ دے تین جمعہ بغیر مرض کے مہر کریگا اللہ اوس کے دل پر اور وہ منافق ہے —
واخرج عن ابن عمر قال من ترک ثلاث جمع متعمدا من غیر علۃ ختم اللہ علی قلبہ بخاتم النفاق
اور ابن عمر رض سے روایت ہے جو چھوڑ دے تین جمعہ قصداً بدون مرض کے مہر کریگا اللہ اوسکے
دل پر نفاق کی — واخرج الاصبہانی فی الترغیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر لم یکن لہا کفارۃ دون یوم القیامۃ اور ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھوڑ دے جمعہ بدون عذر کے نہو گا کفارہ اوسکا
ورے روز قیامت کے یعنے کوئی عمل خیر دنیا میں کفارہ اوس معصیت کا نہیں ہوسکتا مگر روز
قیامت میں خداوند کریم رحیم اپنی رحمت واسعہ سے بخشدے - واخرج عن سمرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا الجمعۃ وادنوا من الامام فان الرجل لیتخلف عن الجمعۃ
فیتخلف عن الجنۃ وانہ لمن اہلہا - اور سمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حاضر ہو تم جمعہ میں اور قریب ہو امام سے مقرر ایک شخص چھوڑتا ہے جمعہ سو وہ
چھوٹ جاتا ہے جنت سے حال آنکہ وہ ہوتا ہے اہل جنت سے ف مہر کرنا دلپر کنایہ ہے
غفلت ڈالنے سے دلوں پر یعنے باز رکھے گا قبول نصیحت سے کہا قاضی نے متکلمین نے اسمین
بہت اختلاف کیا ہے تو بعضوں نے کہا مراد مہر کرنے سے ترک کرنا لطف کا ہے اور بعضوں نے
کہا مراد پیدا کرنا کفر کا ہے اونکے دلوں میں - الخصوصیۃ السادسۃ عشر [illegible]

الکفارۃ لمن ترکہا ۔ سولوین خصوصیت حکم ادا کرنے کفارہ کا جمعہ کے ترک کرنیوالے کو

اخرج احمد و ابو داؤد والنسائی و الحاکم و ابن ماجہ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ بغیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ترک کرے جمعہ بغیر عذر کے تو چاہیے کہ صدقہ دے ایک دینار اور اگر نہ پاوے تو آدھا دینار ۔ و اخرج ابو داؤد عن قدامۃ بن وبرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاتتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرہم او بنصف درہم او صاع حنطۃ او نصف صاع اور قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا جمعہ فوت ہو جاوے بغیر عذر کے وہ صدقہ دے ایک درہم یا آدھا درہم یا ایک صاع گیہون یا آدھا صاع ف دینار ساڑھے چار ماشہ سونیکا ہوتا ہے اور درہم چودہ قیراط اور قیراط پانچ جو تو درہم ستر جو کے برابر ہوا اور صاع ایک پیمانہ ہے جسمین آٹھ رطل سور یا اور دو سو ساٹھ درہم کے ایک ہزار چالیس درہم ہوتے ہین مرقاۃ مین ہے کہا ابن حجر نے اس صدقہ دینے سے گناہ ترک جمعہ کا بالکل رفع نہین ہوتا بلکہ البتہ تخفیف گناہ کی ہے —

الخصوصیۃ السابعۃ عشر الخطبۃ ۔ سترھوین خصوصیت خطبہ ہے ۔ الخصوصیۃ الثامنۃ عشر الانصات ۔ اٹھارھوین خصوصیت چپکا بیٹھا رہنا ۔ ف احادیث سے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب سے امام خطبہ کے لیے خروج کرے چپ رہنا واجب ہے اور کلام حرام اور صاحبین کے نزدیک خطبہ سے قبل اور بعد کلام جائز ہے اور مصفیٰ مین ہے کہ چپ رہنا خطبہ کے وقت امام شافعی کے قول جدید مین سنت مؤکدہ ہے اور قول قدیم مین فرض اور کلام مکروہ تحریمی اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ امام شافعی سے وجوب اور استحباب سکوت کے دونون روایتین ہین اور قاضیخان مین ہے کہ مستحب ہے قوم کو متوجہ ہونا امام کیطرف خطبہ کے وقت اور خطبہ کا سننا افضل ہے جواب سلام اور جواب چھینک سے اور درود شریف کے پڑھنے سے اور سراجیہ مین ہے کہ چھینکنے والے کو الحمد للہ رب العالمین کہنا جائز [illegible]

اور درمختار میں ہے کہ جب خطیب یہ آیہ پڑھے (یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تو بقول حسام الدین حنفی والا اس آیہ کا درود شریف دل میں پڑھے اور شمس الائمہ سرخسی نے کہا کہ نہ پڑھے اور میزان میں ہے کہ امام اعظم کے نزدیک خطبہ کے وقت کلام حرام ہے خطبہ سنے یا نہ سنے یعنے دور بیٹھا ہوا اور خطبہ نہ سن سکتا ہو اوسکو بھی حرام ہے اور امام شافعی کے نزدیک جو خطبہ نہ سنتا ہو اوسکو کلام کرنا جائز ہے مگر چپ رہنا مستحب ہے روی الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد لغوت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو نے کہا اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن چپ رہ درحالیکہ امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیشک تو نے لغو حرکت کی ف تو چاہیے کہ اشارہ سے منع کرے نہ زبان سے واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من توضا یوم الجمعۃ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اچھی طرح سے جمعہ کے دن (یعنے وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا) پھر مسجد میں آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوس کے گناہ صغیرہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز زیادہ اور جو خطبہ کے وقت کنکریاں ہٹالا کیا (یعنے برابر کیا زمین کو سجدہ کے لئے) تو اوسنے بیہودہ کام کیا واخرج ابو داود عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ ومس من طیب امراتہ ان کان لہا ولبس من صالح ثیابہ ثم لم یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظۃ کانت کفارۃ لما بینہما ومن لغا وتخطی رقاب الناس کانت لہ ظہرا۔ اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نہایا جمعہ کے دن اور خوشبو لگائی اپنی عورت کے پاس سے اگر تھی اوس کے پاس اور پہنی ستھرے کپڑے پھر نہ پھلانگا لوگوں کی گردنوں پر اور نہ بک بک کی خطبہ کے وقت تو یہ افعال کفارہ ہیں

صغیرہ گناہ ہونگے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور جسنے باتیں بک کی اور پہلانگا لوگوں کی گردنیں
اوس کے واسطے نماز ظہر ہے (یعنے جمعہ کے ثواب سے محروم رہا) ف بعض لوگوں کی عادت ہے
کہ جمعہ کے دن دیر کرکے آتے ہیں اور لوگوں کو پہلانگتے اور صفوں میں پہونچتے تکلیف دیتے اول صف میں جا بیٹھتے
ہیں اس سے معلوم ہوا کہ پہلانگنا اور صف چیرنا درست نہیں ہاں پہلے سے اول صف میں بیٹھ رہے
اور پیچھے آوے تو جہاں جگہ پاوے بیٹھ جاوے مگر امام کے واسطے تخطی روا ہے یعنے پہلانگنا
گردنوں کا مضائقہ نہیں بنا برضرورت - واخرج ابن ماجہ وسعید بن منصور عن ابی بن کعب ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرا یوم الجمعۃ سورۃ تبارک وہو قائم یذکر بایام اللہ وابو الدرداء
وابو ذر یغمزنی فقال متی انزلت ہذہ السورۃ انی لم اسمعہا الا الان فاشار الیہ ان اسکت فلما
انصرفوا قال سألتک متی انزلت ہذہ السورۃ فلم تخبرنی فقال ابی لیس لک من صلوتک الیوم
الا مالغوت فذہب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ واخبرہ بالذی قال ابی فقال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صدق ابی - اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑہی جمعہ کے دن سورہ تبارک اور آپ کہڑے نصیحت دیتے تھے ساتھ ایام خدا کے
اور ابو الدرداء اور ابو ذر مجکو آنکھ مارتے تھے - پوچھا ابو ذر نے یہ سورہ کب نازل ہوئی میں نے
اسکو اسیوقت سنا سو اشارہ کیا اوسکو ابی نے کہ چپ رہ پھر جب لوٹے لوگ نماز جمعہ سے کہا ابو ذر نے
میں نے پوچھا تھا کہ یہ سورہ کب نازل ہوئی تو تو نے مجکو نہ بتلایا کہا ابی نے تجکو اپنی نماز سے
آج کچھ ثواب نہیں مگر یہی ہے بیہودہ بکنا پھر گیا ابو ذر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور یہ ماجرا ذکر کیا آپ سے اور خبر دی آپکو ابی کے قول سے تو فرمایا آپ نے سچ کہا ابی نے
ف فوز الکبیر میں ہے کہ ایام خدا سے مراد احوال گذشتہ ہیں انعام مطیعان اور تعذیب عاصیان
سے جیسے قصے حضرت ابراہیم اور انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ کے واخرج سعید بن منصور عن ابی ہریرۃ
قال لا تقل سبحان اللہ والامام یخطب یوم الجمعۃ - اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا ابو ہریرہ نے
مت کہہ سبحان اللہ اوسوقت میں کہ امام خطبہ جمعہ کا پڑہتا ہو - واخرج عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فہو کالحمار یحمل اسفارا والذی یقول لہ انصت
لیس لہ جمعۃ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کلام کرے اوس
حال میں کہ امام خطبہ پڑہتا ہو تو وہ مانند گدہے کی ہے کہ پیٹ پر لیتا ہے کتابیں اور جو کہے اوس سے چپ رہ تو نہیں اوسکو
ثواب جمعہ کا ف (بسبب جدا رہنے کے لغو کو جو منع ہے) اور گدہے کی مانند یہ کہ باوجود مشقت اور رنج اوٹہانے علم سے کچہہ نفع نہیں ہوا اور یہ کتابیں یہ بوجھ محمل

الخصوصیۃ التاسعۃ عشر۔ تحریم الصلوۃ عند جلوس الامام علی المنبر۔ انیسویں خصوصیت
حرام ہونا نماز کا وقت بیٹہنے امام کے منبر پر اخرج سعید بن منصور عن سعید بن المسیب قال خروج
الامام یقطع الصلوۃ وکلامہ یقطع الکلام۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا اونہوں نے خروج
امام کا قطع کرتا ہے نماز کو اور کلام امام کا (یعنی خطبہ) قطع کرتا ہے کلام کو واخرج عن ثعلبۃ ابن
ابی مالک قال کنا علی عہد عمر بن الخطاب یوم الجمعۃ نصلی فاذا خرج عمر تحدثنا فاذا تکلم سکتنا۔ اور
ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہا ہم تھے بعہد عمر بن الخطاب رض کے جمعہ کے دن نماز پڑہتے
تھے پہر جب حضرت عمر نکلتے (یعنی باراد خطبہ پڑہنے کے) تو ہم بات کرتے پہر جب وہ کلام کرتے
(یعنی خطبہ پڑہنے لگتے) تو ہم چپ ہو جاتے قال النووی فی شرح المہذب فاذا جلس الامام علی
المنبر حرم ابتداء صلوۃ النافلۃ وان کان فی صلوۃ خففہا بالاجماع نقلہ الماوردی وغیرہ قال النووی
سواء کان صلی السنۃ ام لا قال النووی ویمنع بمجرد جلوس الامام علی المنبر لا یتوقف علی الاذان
نص علیہ الشافعی واصحابہ کہا النووی نے شرح مہذب میں جب بیٹہا امام منبر پر تو حرام ہو گیا شروع
کرنا نماز نفل کا اور اگر وقت نکلنے کے یہ شخص نماز میں ہو تو نماز ہلکی کر دے (یعنی قرات میں تخفیف کر دے
یا بجائے چار رکعت کے دو پڑہے) اسمیں سب کا اتفاق ہے نقل کیا یہ قول ماوردی وغیرہ نے
کہا نووی نے نماز سنت ہو یا نفل برابر ہے کہا النووی نے نماز منع ہے بمجرد بیٹہنے امام کے منبر پر
اور اذان پر موقوف نہیں اسکی تصریح کی شافعی اور اونکے اصحاب نے ف کتب فقہ میں ہے کہ جب
امام خطبہ کے لئے نکلے نماز نفل اور سنت اور تحیۃ المسجد امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک حرام ہے
اگر سنت پڑہتا ہو اور امام خطبہ شروع کر دے تو دو رکعت پر ختم کر دے اور ایک روایت میں نماز کو تمام کرے

اگر تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا ہے مگر قرات مین تخفیف کرے اور فتاوی سراجیہ مین ہے
کہ دو رکعت پر ختم کر دے اور یہ قول مختار شمس الائمہ سرخسی کا ہے اور قاضی امام ابو عاصم
عامری نے کہا نماز تمام کر لی اور یہ قول مختار برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر رح کا ہے **فایدہ** قال

سعید بن منصور حدثنا ہشام انبانی ابو معشر عن محمد بن قیس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لما امر سلیکا ان یصلے رکعتین مسک عن الخطبۃ حتی فرغ منہا - محمد بن قیس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم دیا سلیک کو کہ پڑھ لے دو رکعت نماز تو آپ خطبہ سے
رک گئے تھے تا آنکہ فارغ ہو گیا سلیک نماز سے **ف** واضح ہو کہ عنوان خصوصیت ہذا اور روایات
سابقہ سے حرمت نماز کے وقت خطبہ کے عموماً ثابت ہوتی ہے حال آنکہ امام شافعی اور امام احمد کے
نزدیک دو رکعت تحیۃ المسجد واجب ہے کہ بمجرد داخل ہونے مسجد کے پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو
اور اس سے پہلے بیٹھنا مسجد مین مکروہ ہے لہذا شیخ مولف رح اس مقام پر یہ حدیث ظاہرا واللہ اعلم
واسطے رفع اوس شبہ کے لاتے ہین اور شافعیہ اس حدیث اور دیگر احادیث سے تحیۃ المسجد کے
تاکید وجوب پر استدلال کرتے ہین کہ خطبہ کے وقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اس نماز کے پڑھنے کا حکم دیا اور اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک خطبہ کے وقت کوئی نماز
درست نہین بلکہ حرام ہے اور یہی مذہب امام مالک اور سفیان ثوری اور جمہور صحابہ اور تابعین کا
ہے اور یہی مروی ہے عمر و عثمان رضی اللہ عنہما سے کذا فی النووی اور ان حدیثون کا جواب اول
یہ ہے کہ یہ حکم خاص سلیک کے واسطے تھا کیونکہ یہ شخص برہنہ تھا اسواسطے اوسکو حکم ہوا تھا کہ
کھڑا ہو کر نماز پڑھے تا لوگ اوسکو برہنہ دیکھکر اوسکو کچھ کپڑا وغیرہ دین - چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ
لوگون نے اوسکو کپڑا دیا شیخ عبد الحق قدس سرہٗ نے سفر السعادت مین لکھا ہے کہ یہ وجہ خالی
بعد سے نہین - دوسرے یہ کہ جب آپ نے اوس کو حکم نماز پڑھنے کا دیا تھا تو خطبہ موقوف کر دیا
تھا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو خطبہ شروع کیا - سویم یہ کہ ہنوز خطبہ شروع ہی نہین ہوا تھا -
چنانچہ ان دونون امر پر خود سیاق حدیث دلالت کرتا ہے - چہارم یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز سے

وقت خطبہ تہا کذا فی عمدۃ القاری۔ پنجم شرح سفر السعادت میں ہے کہ بعض نے کہا ہے کہ یہ نماز جسکے ادا کرنے کا حکم صادر ہوا نماز صحیح کی تہی جو اس شخص سے فوت ہو گئی تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کشف یا وحی سے دریافت کر لیا تہا اور کلام اسباب میں بہت طویل ہے اور فتح الباری میں تفصیل مذکور ہے اس مختصر کے لائق نہیں۔ **الخصوصیۃ العشرون**

النہی عن الاحتباء وقت الخطبۃ۔ بیسوین خصوصیت منع ہونا گوٹ مارنا خطبہ کے وقت۔ احتبا اوس نشست کو کہتے ہیں کہ رانیں پیٹ سے ملا کر کپڑے یا ہاتہوں سے باندہ دے اور عامی زبان میں اسکو گوٹ مارنا کہتے ہیں۔ روی ابو داود والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ وابن ماجہ عن معاذ بن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب۔ واخرجہ ابن ماجہ من حدیث ابن عمر معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گوٹ مارنے سے جمعہ کے دن اوس حال میں کہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عمر سے وقال ابو داود کان ابن عمر یحتبی والامام یخطب وکذلک انس وعمل الصحابۃ والتابعین قالوا لا بأس بہا ولم یبلغنی ان احدا کرہہ الا عبادۃ بن نسی وقال الترمذی کرہ قوم الحبوۃ وقت الخطبۃ ورخص فیہا آخرون وقال النووی فی شرح المہذب لا تکرہ عند الشافعی ومالک واحمد والاوزاعی واصحاب الرای وغیرہم وکرہہا بعض اہل الحدیث للحدیث المذکور وقال الخطابی والمعنی فیہا انہا تجلب النوم فیعرض طہارتہ للنقض ویمنع من استماع الخطبۃ اور کہا ابو داود نے کہ ابن عمر گوٹ مارتے تہے بحالت خطبہ امام کے اور ایسے ہی انس اور بڑے بڑے صحابہ اور تابعین نے کہا کہ اسمین کچہ مضائقہ نہیں اور مجکو یہ خبر نہیں پہونچی کہ کسی نے اسکو مکروہ سمجہا ہو سواے عبادۃ بن نسی کے اور کہا ترمذی نے کہ مکروہ سمجہا تہے ایک قوم نے گوٹ مارنے کو خطبہ کے وقت اور دوسروں نے رخصت دی ہے اور کہا نووی نے شرح مہذب میں گوٹ مارنا مکروہ نہیں شافعی اور مالک اور احمد اور اوزاعی اور مجتہدین وغیرہم کے نزدیک اور بعض اہل حدیث نے اسکو مکروہ سمجہا ہے بدلیل حدیث مذکور کے اور کہا خطابی نے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ گوٹ مارنے سے

نیند آجاتی ہے تو قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاوے اور خطبہ سننے سے مانع ہو —

الخصوصیۃ الحادیۃ والعشرون لنفی کراہۃ النافلۃ وقت الاستواء - اکیسوین خصوصیت نہ مکروہ ہونا نماز نفل کا دوپہر کے وقت جمعہ کے دن - **اخرج** ابو داود عن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ ابو قتادہ نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ ہے نماز دوپہر کی وقت مگر جمعہ کے دن مکروہ نہین اور کہا ابو قتادہ نے کہ دوزخ جھونکا جاتا ہے دوپہر کے وقت ہر روز مگر جمعہ کے دن نہین جھونکا جاتا - **ف** واضح ہو کہ اس مسئلہ مین علما کے تین قول ہین اول نہ مکروہ ہونا نماز کا وقت استوا کسی حال مین خواہ نماز فوت شدہ قضا کرے یا نفل یا نذر یا نماز جنازہ اور خواہ جمعہ کے دن ہو یا غیر جمعہ مین اور یہ مذہب امام مالک کا ہے - دوسرا قول مکروہ ہونا نماز کا وقت استوا کے جمعہ ہو یا غیر جمعہ فرض یا نفل اور یہ مذہب امام اعظم رح کا ہے - تیسرا قول مکروہ ہونا سب دنون مین مگر جمعہ کے دن وقت استوا کے نماز مکروہ نہین اور یہ مذہب امام شافعی اور ابو یوسف اور سب محققین کا ہے اور تفصیل اسکی کتب فقہ مین مذکور ہے - **الخصوصیۃ الثانیۃ والعشرون** لا تسجر جہنم فی یومہا للحدیث المذکور - بائیسوین خصوصیت یہ کہ دوزخ جھونکا نہین جاتا جمعہ کے دن بحدیث مذکور - **ف** اسواسطے کہ گناہ باعث گرم کیئے جانے دوزخ کے ہوتے ہین اور یہ دن سب دنون سے افضل ہے اور محل ورود رحمت کا اور عبادات اور طاعات اس دن اور دنونسے زیادہ واقع ہوتے ہین اور گناہ کم صادر ہوتے ہین یہانتک کہ بہت سے اہل فجور جمعہ کے دن بالکل مرتکب معاصی نہین ہوتے - **الخصوصیۃ الثالثۃ والعشرون** استحباب الغسل لہا تئیسوین خصوصیت مستحب ہونا غسل کا جمعہ کے دن نماز کے واسطے **روی الشیخان** عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل - ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو نہاوے - **واخرجا** عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل الجمعۃ واجب علی کل محتلم

اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانا جمعہ کا واجب ہے
ہر بالغ پر واخرج الحاکم عن ابی قتادہ قال سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول من اغتسل
یوم الجمعۃ کان فی طہارۃ الی الجمعۃ الاخری اور ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو نہاوے جمعہ کے دن رہیگا طہارت مین دوسرے جمعہ تک
واخرج الطبرانی عن ابی بکر الصدیق وعمران بن حصین قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اغتسل یوم الجمعۃ کفرت عنہ ذنوبہ وخطایاہ فاذا اخذ فی المشی کتب لہ بکل خطوۃ عشرون حسنۃ فاذا
انصرف من الصلوۃ اجیز بعمل مائتی سنۃ اور ابو بکر صدیق اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے غسل کیا جمعہ کے دن اوتار دیگئے
اوسکے گناہ صغیرہ اور خطائین پہر جب چلنے لگا جمعہ کی نماز کے واسطے لکہی گئین ہر قدم پر بیس نیکیان
اور جب پہرا نماز سے بدلا دیا گیا برابر عمل نیک دو سو برس کے واخرج بسند رجالہ ثقات عن
ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان غسل یوم الجمعۃ لیسل الخطایا من اصول الشعر سلا
اور ابو امامہ نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غسل جمعہ کا بیشک
کہینچ لیتا ہے خطاؤن کو بالونکی جڑون سے ف فتاوی قاضیخان مین ہے کہ غسل جمعہ کا سنت ہے
اور مصفی اور مسوی مین ہے کہ علما کا اتفاق ہے کہ غسل جمعہ کا مستحب ہے اور حافظ ابن حجر نے
ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے استحباب روایت کیا ہے اور اسی پر عمل جمہور صحابہ
اور تابعین کا ہے اور لفظ وجوب جو حدیث مین مذکور ہے وہ محمول تاکید اور ترغیب پر ہے ۔
اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک غسل جمعہ کا سنت اور
مستحب ہے اور امام احمد کے مذہب مین مختار استحباب ہے اور ایک روایت مین واجب اور امام مالک
اور بعض حنابلہ کے نزدیک واجب لیکن شرط صحت جمعہ نہین کہ بدون غسل کے نماز صحیح نہو اور
شرح موطا ملا علی قاری سے مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے مستحب تہا پہر سنت ہوا ۔ منہاج مین ہے
کہ وقت غسل جمعہ کا صبح سے ہے مگر قریب جانے مسجد کے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ غسل جمعہ

واسطے ہے یا نماز جمعہ کے واسطے صحیح یہ ہے کہ نماز کے واسطے ہے جیسا کہ ہدایہ اور قاضیخان
مین ہے اور ملا علی قاری کا بھی یہی مذہب ہے۔ عالمگیریہ مین ہے کہ جسنے غسل کیا بعد فجر کے
پھر وضو ٹوٹ گیا اور وضو کر کے نماز جمعہ پڑھ لے تو سنت غسل کی ادا ہوئی۔ قسطلانی مین ہے جس شخص
کو خوف ہو کہ بعد غسل کے وہ امر پیش آویگا جو اوس کے نظافت یعنی صفائی کو مضر ہوگا تو اوسکو
مستحب ہے کہ غسل وقت جانے جمعہ کے کرے اور اسکی تصریح روضہ مین ہے اور جسنے غسل کیا
بعد فجر کے تو وہ کافی ہے نزدیک شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک مالکیہ اور اوزاعی کے اور
مراد یہ ہے کہ قریب نماز کے غسل بہتر ہے احیاء العلوم مین ہے کہ جسنے غسل کیا جمعہ کے دن
جنابت سے اوسکو چاہئے کہ اور ایکبار پانی اپنے بدن پر بہاوے بہ نیت غسل جمعہ اور اگر
اوسی پر اکتفا کی تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ اس غسل سے نیت دونون غسل کی ہے یعنی جنابت
اور غسل جمعہ کے کنز العباد مین صلوۃ مسعودی سے لکھا ہے کہ ہمارے علما کے قول کے موافق
حدث حدث مین ملجاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدث ہون لیکن ایک ہی مین داخل ہین جسطرح ایک شخص
کو حدث ہوا یعنے وضو ٹوٹ گیا اور پھر نہلانے کی حاجت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا یا عرفہ کا یا جمعہ کا
تو جب وہ ایک غسل کریگا تب سب غسل اوس سے ادا ہو جاوین گے۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والعشرون للجماع فیہ اجران ۔ چوبیسوین خصوصیت جمعہ کے
دن جماع کرنے مین دو اجر ہین۔ **اخرج البیہقی فی الشعب بسند ضعیف عن ابی ہریرۃ قال**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یجامع اہلہ فی کل جمعۃ فان لہ اجرین اثنین
اجر غسلہ واجر غسل امرأتہ ۔ بیہقی نے ابوہریرہ رض سے بسند ضعیف روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے کوئی تم مین سے کہ جماع کرے اپنی بی بی سے ہر جمعہ کے
دن سو مقرر اوسکے واسطے دو ثواب ہین ایک ثواب اپنے نہانے کا دوسرا ثواب اپنی بی بی کے
نہلانے کا۔ **واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن مکحول انہ سئل عن الرجل یغتسل من الجنابۃ**
یوم الجمعۃ قال من فعل ذلک کان لہ اجران ۔ اور روایت کی سعید بن منصور نے مکحول سے کہ اونسے

پوچھا حال اوس شخص کا جو نہاتا ہے جنابت سے جمعہ کے دن کہا جو ایسا کرے اوسکو دو اجر ہین
صحبت کرنی جمعہ کو اسلئے بہتر ہے کہ اس سے خطرہ زنا کا نہین ہوتا اور حضور قلب سے نماز ہوتی
ہے اور کسر شہوت ہوتا ہے **الخصوصیۃ الخامسۃ والعشرون الی الثامنۃ
والعشرین** استحباب السواک والطیب والدہن وازالۃ الظفر والشعر - پچیسوین خصوصیت
او نتیسوین تک مستحب ہونا مسواک کرنا اور خوشبو لگانا - اور تیل لگانا اور ناخن - اور بال دور کرنا
اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال اشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغسل
یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد - ابو سعید خدری رض سے روایت
ہے کہا ابو سعید نے مین گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ نہانا روز جمعہ کا
واجب ہے ہر بالغ پر اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو **واخرج ابن ابی شیبۃ** فی المصنف
عن رجل عن الصحابۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ثلاث حق علی کل مسلم الغسل یوم الجمعۃ
والسواک ویمس من طیب ان کان - اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ایک شخص سے صحابہ مین سے
اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تین حق ہین ہر مسلمان پر نہانا
جمعہ کے دن اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر ہو - **واخرج البخاری** عن سلمان قال قال النبی
صلے اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ ویمس
من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ
ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری - اور سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص نہاوے جمعہ کے دن اور طہارت کرے جسقدر ہو سکے اور تیل لگاوے اور خوشبو لے
اپنی گھر کی خوشبو سے پھر نکلے مسجد کیطرف پھر نہ فرق کرے دو شخصون مین پھر نماز پڑہے جو اوسکے
مقدر تھی یعنی سنت جمعہ یا قضا یا نوافل پھر چپ رہے جبکہ امام خطبہ پڑہے بخشے جاوینگے اوسکے
گناہ اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک **ف** پاکی حاصل کرے یعنی لبین لواوے اور ناخن کترواوے
اور زیر ناف کے بال اور بغلون کے بال دور کرے اور نہ فرق کرے دو شخصون مین یعنے اگر مسجد مین

یا بیٹا اور بھتیجا یا دو شخص بیٹھے ہوں کہ آپس میں محبت رکھتے ہوں اونکے درمیان میں نہ ہو بیٹھے
یا یہ کہ جگہ تنگ ہو اونکے درمیان میں تو او نکو ایذا ہوگی یا یہ کہ نہ فرق کرے قدم رکھنے سے یعنے
جیسے پھاند کر جانے کا ارادہ نہ کرنے بلکہ جہاں جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے اور درحقیقت اس
حدیث میں اشارہ ہے اول وقت مسجد میں جانے کا تا حاجت فرق کرنے اور پھلانگنے کی نہ پڑے
واللہ اعلم ـ واخرج الحاکم عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یوم الجمعۃ ایہا الناس
اذا کان ہذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم اطیب ما یجد من طیبہ او دہنہ اور ابن عباس رض سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن اے لوگو جب ہو یہ دن تو نہاؤ اور چاہیے کہ
لگاوے کوئی تم میں سے زیادہ خوشبودار چیز یا تیل واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط البیہقی
فی الشعب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقلم اظفاره ویقص شاربہ یوم الجمعۃ قبل ان یخرج
الی الصلوٰۃ ـ اور روایت کی بزار اور طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مقرر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ناخن کترواتے تھے اور لبیں کترواتے تھے جمعہ کے دن نماز سے پہلے ـ
واخرج فی الاوسط عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قلم اظفاره یوم الجمعۃ
وقی من السوء الی مثلہا ـ اور روایت کی اوسط میں عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسنے ناخن کتروائے جمعہ کے دن نگاہ رکھا جاویگا برائی سے اگلے جمعہ تک واخرج
سعید بن منصور فی سننہ عن راشد بن سعد قال کان اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقولون
من اغتسل یوم الجمعۃ واستاک وقلم اظفاره فقد اوجب ـ اور راشد بن سعد سے روایت ہے کہا
اونہوں نے تھے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جسنے غسل کیا جمعہ کے دن
اور مسواک کی اور کتروائے ناخن تو مقرر واجب کی (یعنے جنت یا مغفرت) واخرج عن مکحول قال من
قص اظفاره وشاربہ یوم الجمعۃ لم یمت من الما الاصفر اور مکحول سے روایت ہے اور کہا مکحول نے جسنے
کتروائے اپنے ناخن اور مونچھیں جمعہ کے دن نہ مریگا زرد پانی سے واخرج سعید بن منصور وابن ابی
شیبۃ عن حمید بن عبد الرحمن الحمیدی قال کان یقال من قلم اظفاره یوم الجمعۃ اخرج اللہ منہ وار

وادخل فيه شفاء ۔ اور حميد بن عبد الرحمن حميری سے روايت ہے کہا حميد نے کہا جاتا تہا يہہ کہ جسنے کترواے اپنے ناخن جمعہ کے دن دور کريگا اللہ اوس سے بيماری اور داخل کريگا اوسمين شفا
ف طحطاوی اور در مختار مين ہے کہ بال مونڈانا اور ناخن کتروانا بعد نماز جمعہ کے افضل ہے کہ جمعہ کے دن اوسکی نماز کے گواہ ہونگے ۔

الخصوصية الثلاثون استحباب لبس احسن الثياب

تيسوين خصوصيت مستحب ہونا پہنا اچہے کپڑونکا ۔ **اخرج** احمد وابو داود والحاكم عن ابی سعيد وابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة واستن ومس من طيب ان كان عنده ولبس من احسن ثيابه ثم خرج حتى يأتی المسجد ولم يتخط رقاب الناس ثم ركع ما شاء الله ان يركع وانصت اذا خرج الامام كانت كفارة لما بينها وبين الجمعة التی قبلها **واخرج** احمد عن ابی ايوب الانصاری وابی الدرداء والحاكم عن ابی ذر ۔ ابو سعيد و ابو ہريرہ سے روايت ہے کہ مقرر فرمايا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے جو نہاوے جمعہ کے دن اور مسواک کرے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اوسکے پاس اور پہنے اچہے کپڑے پہر نکلے يہانتک کہ آوے مسجد مين اور نہ پہلانگے لوگون کی گردنين پہر پڑہے نماز جو اوسکے نصيب مين تہی اور چپ رہے جب نکلے امام تو ہوگا کفارہ صغيرہ گناہونکا اوسکے پہلے جمعہ تک ۔ اور روايت کی احمد نے ابو ايوب انصاری اور ابو الدرداء سے اور حاکم نے ابوذر سے ايسی ہی ۔ **واخرج** البيهقی عن جابر بن عبد الله قال كان للنبی صلى الله عليه وسلم برد يلبسه فی العيدين والجمعة اور جابر بن عبد اللہ سے روايت ہے کہا تہے نبی صلی اللہ عليہ وسلم کے پاس ايک چادر جسکو عيدين اور جمعہ مين پہنتے تہے **واخرج** ابو داود عن ابن سلام انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما على احدكم ان وجد ان يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوی ثوبی مهنته **واخرج** ابن ماجه مثله من حديث عائشة والبيهقی فی الشعب مثله من حديث انس اور ابن سلام سے روايت ہے کہ اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم سے آپ فرماتے تہے کيا نقصان ہے تم مين سے کسی کو اگر مقدور رکہو کہ بناوے دو کپڑے جمعہ کے دن کے واسطے سوا دو کپڑون اپنے کاروبار کرنيکے اور ايسی ہی روايت کی ابن ماجہ نے حديث عائشہ سے اور بيہقی نے شعب مين حديث انس سے ف کپڑے کاروبار کے وہ

جنکو ہمیشہ گہر مین پہنے رہتا ہے کہ اونسے کار گہر کا بہی کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
کپڑے جمعہ اور عیدین کے لیے بنا رکہے تو منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کے بہی تہی کہ خاص عید اور
جمعہ ہی کو پہنتے تہے **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثوبان یلبسہما فی جمعۃ فاذا انصرف طویناہما الی مثلہ - اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کپڑے جنکو پہنتے تہے جمعہ مین
پہر جب لوٹتے آپ جمعہ سے لپیٹ رکہتے ہم اونکو دوسرے جمعہ کے واسطے **واخرج** فی الکبیر
عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی اصحاب
العمائم یوم الجمعۃ اور ابو الدرداء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر
اللہ اور فرشتے اوسکی رحمت بہیجتے ہین عمامہ والون پر جمعہ کے دن **ف** کہا غزالی نے عمامہ جمعہ کے دن
مستحب ہے اور مسلم نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا
جمعہ کے دن اور سر مبارک پر عمامہ سیاہ تہا جسکے دونون سرے دونون مونڈہون کے درمیان چہوڑے
تہے اور در مختار مین ہے کہ سیاہ کپڑا پہننا سنت ہے (یعنی امام کو) مظاہر حق مین آیا ہے کہ نماز پڑہنے
عمامہ سے بہتر ہے ستر نمازون سے جو بغیر عمامہ کے ہون اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ
کہ زینت کا کپڑا پہننا جمعہ کے دن اور عمامہ سیاہ باندہنا اور لٹکانا دونون سرون کا مونڈہون کے
بیچ مین سنت ہے انتہی — اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کے مرض موت مین تہا اور زیلعی نے
کہا کہ سنت ہے سیاہ کپڑا پہننا - اور صاحب مدخل نے لکہا ہے کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتہ کا تہا
اور سیوطی نے نقل کیا ہے باندہنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے اونمین سے انس بن مالک
اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب
اور حسن بصری اور سعید بن جبیر وغیرہ ہین اور نووی نے لکہا ہے کہ جائز ہے باندہنا عمامہ کا ساتہ
چہوڑنے شملہ کے اور کسی مین ان دونون مین سے کراہت نہین اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ جمعہ کے
دن سیاہ عمامہ مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب وقتون مین درست ہے اور بعض روایتون مین

ذکر سفید لباس کا خاص واقع ہوا ہے کہ وہ آپ کو بہت پسند تہا شرح سفر السعادت مین ہے کہ دونون سرے عمامہ کے مونڈہون مین چہوڑنا جسکو بعض نے تکویر عمامہ سے تعبیر کیا ہے آپ کی عادت نہ تہی بلکہ گاہ گاہ یہ آپ کا فعل تہا جمعہ کے ساتہہ خاص نہین۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والثلثون تجمیر المسجد اکتیسوین خصوصیت عود سلگانا مسجد مین

اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار المدینۃ عن مرسل حسن بن علی بن حسین ابن حسن ان رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم امر باجمار المسجد یوم الجمعۃ روایت کی زبیر بن بکار نے اخبار المدینۃ مین مرسل حسن بن علی بن حسین ابن حسن سے کہ مقرر رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ نے حکم دیا خوشبو کرنے مسجد کا جمعہ کے دن **واخرج** عن مرسل مکحول قال قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشرائکم وبیعکم ورفع اصواتکم وسلاحکم وجمروہا فی کل جمعۃ۔ اور مرسل مکحول سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے بچاؤ اپنی مسجدونکو اپنے بچون اور مجنونون اور خرید و فروخت اور اونچی آوازون اور ہتیارون اپنے سے اور خوشبو کرو مسجدونکو ہر جمعہ کے دن **واخرج** ابن ابی شیبۃ وابو یعلے عن ابن عمر ان عمر کان یجمر المسجد فی کل جمعۃ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض خوشبو کرتے تہے مسجد کو ہر جمعہ مین

ف شرح سفر السعادت مین ہے کہ تجمیر کے معنے عود جلانے کے ہین اور اصل مراد خوشبو کرنا مسجد کا ہے کسی خوشبو سے ہو بسبب حضور ملائکہ اور جمع ہونے ملائکہ کے نزدیک بو ہی خوش کی اور نفرت ہونا انکو بوسے بد سے اور اسیواسطے ذکر کی مجلسونمین اسکو مستحسن رکہا ہے اور نیز واسطے دفع کرنے بوسے بد کے کہ لوگونکے کپڑون اور پسینون سے آتی ہے۔ **الخصوصیۃ الثانیۃ والثلثون التبکیر** بتیسوین خصوصیت اول وقت جانا مسجد مین **روی** الشیخان عن انس قال کنا نبکر بالجمعۃ ونقیل بعد الجمعۃ انس رض سے روایت ہے کہ کہا انس نے ہم اول وقت جاتے تہے جمعہ مین اور سوتے تہے دوپہر کا سونا جمعہ کے بعد **واخرج** الشیخان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ ثم راح فی الساعۃ الاولے فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ

فكانما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا اقرن ومن راح في الساعة الرابعة فكانما

قرب دجاجة ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن پہر اول ساعت مسجد مین آیا تو جیسے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری ساعت آیا تو جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری ساعت آیا تو جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتہی گہڑی آیا تو جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گہڑی آیا تو جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب امام خطبہ پڑہنے کو نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز سننے کو دروازہ چہوڑ مسجد مین آجاتے ہین **ف** واضح ہو کہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے کہ یہ ساعات بعد فجر کے ہین یا بعد زوال کے امام مالک اور بعض علما کے نزدیک بعد زوال کے ہین اور ساعات سے چہوٹے چہوٹے لحظے ہین بعد زوال اور امام شافعی اور جمہور شافعیہ اور ابن حبیب مالکی اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ بعد فجر کے ہین اور ساعت سے مراد بارہوان حصہ دن کا ہے کیونکہ فضل اور استحباب تبکیر اور تعجیل مین ہے اور بعد زوال کے تو خود وقت نماز کا ہو جاتا ہے اور بعد اذان اول کے سعی نکرنا خود حرام ہے اور امام مالک پر بعض مالکیہ نے انکار کیا ہے کہ یہ قول اونکا مخالف حدیث کے ہے اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ ساعات اور ساعت نماز کے واسطے ابتدا طلوع فجر سے ہے اور نہایت خروج امام تک خطبہ کے واسطے اور عادت سلف کی مختلف تہی اور نووی نے کہا یہی صواب ہے اور یہی مقتضاے حدیث اور معنی کا ہے اور غزالی نے کہا تعیین ساعات اسطرح ہے کہ ساعت اول طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ۔ دوسری ارتفاع تک ۔ تیسری انبساط تک ۔ چوتہی پیر دن کے چلنے تک گرمی سے ۔ پانچوین زوال تک واللہ اعلم بالصواب ۔

واخرج البخاري عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من المسجد الملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا يستمعون الذكر

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکہتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد

فلانا پہر جب امام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹہا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذونکو جنمین لوگونکے نام لکہتے جاتے تہے اور مسجد مین آجاتے تہے مین خدا کا ذکر سننے کو یعنے خطبہ اور نماز۔

ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدونکے دروازونپر لکہتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچہے آیا جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا اور خطبہ کے وقت مسجد مین آجاتے ہین پہر آنیوالونکے نام اپنے دفتر مین نہین لکہتے اور یہ فرشتے سواے لکہنے والون اعمال کے ہین اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ ایکحدیث مین آیا ہے کہ فرشتے دعا کرتے ہین آنے والونکے حق مین۔ خداوندا اگر گمراہ ہے تو اوسکو ہدایت کر اگر فقیر ہے تو غنی کر اگر بیمار ہے تو عافیت دے۔

واخرج ابن ماجہ والبیہقی عن ابن مسعود انہ اتی الجمعۃ فوجد ثلاثۃ سبقوہ فقال رابع اربعۃ وما رابع اربعۃ ببعید انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس یجلسون من اللہ یوم القیمۃ علی قدر رواحہم الی الجمعات الاول والثانی والثالث قال البیہقی قولہ من اللہ ای من عرشہ وکرامتہ ۔ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ وہ آئے جمعہ مین سو پائے تین شخص کہ اونسے پہلے آچکے تہے تو کہا ابن مسعود نے اپنے دل مین کہ مین چوتہا چار مین کا ہون اور کسقدر چوتہا چار مین کا دور ہے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے کہ بیٹہینگے لوگ قیامت کے دن اللہ سے بقدر اپنے جانیکے جمعون مین پہلا اور دوسرا اور تیسرا کہا بیہقی نے اللہ سے یعنی اوس کے عرش اور کرامت سے ف کسقدر چوتہا چار کا دور ہے یہ کلام ابن مسعود کا بطور تعجب اور استفہام کے ہے یعنی چوتہا چار کا بہت دور ہی تو اسب سے گویا اپنے نفس کو ڈرایا دیر آنے پر اور یہ بہی احتمال ہے کہ ما نافیہ ہو یعنی نہین چوتہا چار کا دور کہ دور رہے خیر اور جنت سے اور احیاء العلوم مین ہے کہ قرن اول مین دیکہتے تہے کہ بعد فجر کے سب طرفین بہری ہوتی تہین آدمیون سے کہ جاتے تہے چراغون کی روشنی مین اور ازدحام کرتے تہے جامع مسجد کے جانے مین مثل ایام عیدین کے تا آنکہ یہ سب باتین متروک ہو گئین تو کہتے تہے کہنے والے اول بدعت جو اسلام مین پیدا ہوئی ترک کرنا ہے اول وقت جانے کا جمعہ مین اور کیسے نہو کہ

کہ مسلمانون کو حیا نہین یہود اور نصاری سے کہ وہ اول وقت جاتے ہین اپنے کلیسا اور
عبادت خانونمین سنیچر اور اتوار کے دن۔ **واخرج** سعید بن منصور عن ابن مسعود
قال بکروا بالغداۃ فی الدنیا الی الجمعات فان اللہ یبرز لاہل الجنۃ یوم الجمعۃ علے کثیب من کافور
ابیض فیکون الناس منہ فی الدنو کغدوہم فی الدنیا الی الجمعۃ اور ابن مسعود سے روایت ہے کہا
اونہون نے اول وقت صبح کے آؤ دنیا مین جمعونکے واسطے مقرر اللہ ظاہر ہوگا اہل جنت کے واسطے
جمعہ کے دن کافور سفید کے ڈہیر پر تو ہونگے لوگ نزدیکی مین اللہ سے جیسے دنیا مین اول وقت
جاتے تہے جمعہ مین **ف** یعنے نزدیکی اللہ کی باعتبار اول وقت آنے جمعہ کے حاصل ہوگی سو
جو سب سے پہلے اول وقت جمعہ کو جاویگا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا اللہ سے اور علی ہذا القیاس
درجہ بدرجہ واللہ اعلم **واخرج** حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال عن القاسم بن مخمرۃ
قال اذا راح الرجل الی المسجد کانت خطاہ بخطوۃ درجۃ وبخطوۃ کفارۃ وکتب لہ بکل انسان جاء بعدہ
قیراط قیراط۔ اور قاسم بن مخمرہ سے روایت ہے کہا جب اول وقت گیا مرد مسجد مین ہونگے قدم
اوسکے یون کہ ایک قدم پر ایک درجہ اور دوسرے قدم پر کفارہ اور لکہا جاوے اوس کے حق مین
بمقابلہ پیچہے آنیوالے کے ایک ایک قیراط ثواب۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والثلاثون لا یستحب الابراد بہا فی شدۃ الحر بخلاف سائر الایام
تینتیسوین خصوصیت مستحب نہین اوسکا دیر سے پڑہنا نماز جمعہ کا گرمی کی شدت مین بخلاف اور دنونکے
اخرج البخاری عن انس کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر ابرد بالصلوۃ لغیر الجمعۃ
انس رض سے روایت ہے کہا جب گرمی کی شدت ہوتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم دیر سے
پڑہتے نماز سوائے نماز جمعہ کے **ف** یعنے گرمی کے موسم مین نمازین دیر سے پڑہتے اور
سردی مین سویرے مگر جمعہ کی نماز گرمی مین بہی سویرے ہی پڑہتے۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والثلاثون تاخیر الغداء والقیلولۃ منہا چونتیسوین خصوصیت
دیر کرنا قیلولہ اور دن کے کہانے مین نماز جمعہ سے **ف** قیلولہ کہتے ہین استراحت کرنیکو

دوپہر مین خواہ سووی یا نہ سووی اور غدا کہتے ہین دوپہر سے پہلے کہانا کہانیکو —

اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ ۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہا ہم نہ قیلولہ کرتے تھے اور نہ کہاتے کہانا دن کا مگر بعد نماز جمعہ کے **ف** حاصل یہ ہے کہ سویرے نماز جمعہ کو جاتے تھے قیلولہ اور کہانا کہانے مین مشغول نہوتے تھے بلکہ یہ کام بعد نماز کے کرتے تھے ۔ **واخرج** البخاری عنہ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم تکون القائلۃ ۔ اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہا سہل نے کہ ہم نماز جمعہ پڑہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوسکے بعد ہوتا تہا قیلولہ **واخرج** سعید بن منصور فی سننہ عن محمد بن سیرین قال کان یکرہ النوم یوم الجمعۃ قبل الصلوٰۃ ویقول فیہ قولا شدیدا وکانوا یقولون مثلہ کمثل سریۃ خفقوا وتدری ما خفقوا الم یصیبوا شیئا ۔ اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہا اونہون نے مکروہ تہا سونا نماز جمعہ سے پہلے اور اس سونے کے باب مین سخت بات کہی جاتی تہی اور کہتے تہے کہ مثل سونے والے کی مانند مثل ایک لشکر کے ہے کہ اونگہہ گیا اور تو جانتا ہے کیا اونگہانہ پہونچا یہ لشکر مراد کو —

ف یعنے لشکر جو جاتا تہا راہ مین سو گیا تو منزل مقصود کو نہ پہونچا ایسا ہی حال سونے والے کا ہے جو نماز جمعہ سے پہلے سو گیا اور غافل ہو گیا تو اغلب ہے کہ نماز فوت ہو جاوے اور محروم رہجاوے واللہ اعلم — کہا امام نووی نے یہ حدیثین ظاہر ہین جمعہ کے جلد جانے مین اور جمہور نے ان حدیثونکو مبالغہ تعجیل پر حمل کیا ہے اور یہ لوگ غدا اور قیلولہ بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے اسواسطے کہ ان چیزون کے مشغول ہو جانے مین وہ خوف فوت ہو جانے جمعہ کا یا خوف تکبیر کا کرتے تہے — اور قسطلانی مین ہے کہ ما نقیل ولا نتغدی ۔ اسی تمسک کیا ہے امام احمد نے جواز نماز جمعہ پر قبل زوال کے اور جواب یہ ہے کہ قیلولہ اور غدا جو کہ جمعہ کے تہے مین قبل جمعہ کے فوت ہو جاتا تہا اوسکے عوض بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے —

الخصوصیۃ الخامسۃ والثلاثون تضعیف اجر الذاہب الیہا بکل خطوۃ

اجر سنتہ سینتیسوین خصوصیت کثرت ثواب جانے والے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب

اخرج احمد والاربعۃ والحاکم عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا ۔ واخرج احمد بسند صحیح نحوہ عن ابن عمر۔ روایت ہے اوس بن اوس ثقفی سے کہا اونہون نے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نہلاوے جمعہ کے دن اور نہاوے پہر اول وقت جاوے اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے نہ سوار اور نزدیک ہو امام سے اور خطبہ سنے اور نہ بک بک کرے ہوگا اوس کے واسطے ہر قدم کے عوض ثواب عمل ایک برس کا دن کے روزہ کا رات کے قیام کا اور ایسی ہی روایت ہے ابن عمر سے **ف** نہلاوے اپنی عورت کو مراد یہ کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے اور باعث اوس کے غسل کا ہو۔ جیسا کہ چھبیوین خصوصیت مین مذکور ہوا یا یہ کہ دہلواوے اپنے کپڑے یا سر دہووے یا یہ کہ مبالغہ کرے دہونے مین اپنے اعضا کے تین تین بار اور کثر العباد مین سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ سوار ہو کر جانا جمعہ اور عیدین مین ونسبت نہین مگر پیادہ جانا افضل ہے وصح فی فضائل الاعمال عن یحیی بن یحیی الغسانی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشیک الی المسجد وانصرافک الی اہلک فی الاجر سواء۔ واخرج سعید بن منصور نحوہ من مرسل الزہری ومکحول والطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی بکر الصدیق فی حدیث واذا اخذ فی المشی الی الجمعۃ کان لہ بکل خطوۃ عمل عشرین سنۃ وسندہ ضعیف اور یحیی بن یحیی الغسانی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مسجد کا اور مسجد سے گہر کا لوٹنا دونون ثواب مین برابر ہین (یعنے جیسے ثواب مسجد کے جانے مین ہوتا ہے ویسا ہی مسجد سے اپنے گہر کو لوٹنے مین ہوتا ہے یعنی ثواب ہر قدم پر ایک سال کا) اور ایسے ہی روایت کی سعید بن منصور نے مرسل زہری سے اور ابوبکر صدیق رض سے ایک حدیث مین یہ روایت ہے جب چلنے لگا جمعہ کے واسطے تو ہوگا ہر قدم کے عوض ثواب عمل بیس برس کا اور سند اس کی ضعیف ہے

الخصوصیۃ السادسۃ والثلاثون لہا اذانان ولیس لصلوٰۃ غیرہا الا الصبح ۔

چھتیسوین خصوصیت جمعہ کی دو اذانین ہین اور سوا اسکے اور کسی نماز کے واسطے نہین مگر نماز صبح کے واسطے ۔ ف یعنی جیسے نماز جمعہ کے واسطے دو اذانین ہین ایسی ہی صبح کی نماز کے واسطے دو اذانین ہین ایک تو اذان معمولی دوسری اذان تثویب یعنی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح الصلوٰۃ یرحمکم اللہ درمیان اذان اور اقامت کے دوبارہ کہنا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے

اخرج البخاری عن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثانی علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک ۔ سائب نے یزید سے روایت کی کہا تھی پہلی اذان جمعہ کی دن جسوقت بیٹھتا امام منبر پر زمانہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما پھر جب خلیفہ ہوے حضرت عثمان رضہ اور کثرت ہوئی آدمیونکی زیادہ ہوئی دوسری اذان زورا پر پھر مقرر ہوگیا امر اوسپر ۔ ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سنت یہ تھی کہ جب آپ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول جو بعد دخول وقت نماز کے کہتے ہین نہ تھی اور اسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ مین دستور رہا جب حضرت عثمان رضہ نے کثرت لوگون کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کے زمانہ مین لوگ کم تھے اور قریب قریب مسجد کے رہتے تھے ۔ اور اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتے تھے اور اب لوگ مسجد سے دور دور رہتے ہین اور اپنے اپنے کاروبار مین مصروف رہتے ہین تو جب وقت نماز کا آتا اذان کہی جاتی تا لوگ دور کے بھی آجاوین اور خطبہ مین حاضر ہون اور زورا ایک مقام ہے بازار مدینہ مین ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والثلاثون الاشتغال بالعبادۃ حتی یخرج الخطیب تقدم فیہ اثر ثعلبۃ بن مالک ۔ سینتیسوین خصوصیت مشغول ہونا عبادت کے ساتھ جب تک خطیب نکلے اس بارہ مین حدیث ثعلبۃ بن مالک کے مذکور ہوچکی ۔

الخصوصیۃ الثامنۃ والثلاثون قراءۃ الکہف یومہا اڑتیسوین خصوصیت پڑھنا سورہ کہف کا

جمعہ کے دن اخرج الحاکم والبیہقی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من قرأ سورة الکھف یوم الجمعة اضاء له من النور فیما بینه وبین البیت العتیق ۔ ابو سعید خدری رض
سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے سورہ کہف جمعہ کے دن تو اوسکے
واسطے نور ہوگا وہانسے کعبہ تک و اخرج عن خالد بن معدان قال من قرأ سورة الکھف قبل
ان یخرج الامام کانت له کفارة فیما بینه وبین الجمعة وبلغ نورها البیت العتیق اور خالد بن معدان سے
روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ کہف امام کے نکلنے سے پہلے ہوگی وہ سورہ کفارہ اوس کے
گناہوں صغیرہ کا اوس وقت سے دوسرے جمعہ تک اور پہونچیگا اوسکا نور کعبہ معظمہ تک ۔

واخرج ابن مردویه عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
سورة الکھف یوم الجمعة سطع له نور من تحت قدمه الی عنان السماء یضیء له الی یوم القیامة وغفر له ما بین
الجمعتین ۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے
سورہ کہف جمعہ کے دن بلند ہوگا نور اوس کے قدم سے صفحہ آسمان تک اور روشنی دیگا اوسکو
روز قیامت تک اور بخشے جاوینگے اوس کے گناہ صغیرہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۔

واخرج الضیاء فی المختارة عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
الکھف یوم الجمعة فهو معصوم الی ثمانیة ایام وان خرج الدجال عصم منه اور حضرت علی رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے سورہ کہف جمعہ کے دن
نگاہ رکھا جاویگا گناہ سے آٹھ دن تک اور اگر نکلے دجال بچایا جاویگا اوس سے ۔

الخصوصیة التاسعة والثلاثون قراءة الکھف لیلتها ۔ انتالیسوین خصوصیت
پڑھنا سورہ کہف کا جمعہ کی رات مین ۔ اخرج الدارمی فی مسنده عن ابی سعید الخدری
قال من قرأ سورة الکھف لیلة الجمعة اضاء له من النور فیما بینه وبین البیت العتیق ۔ ابو سعید
خدری سے روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ کہف شب جمعہ کو روشن ہوگا اوس کے واسطے
نور وہانسے کعبہ تک ۔ الخصوصیة الاربعون قراءة الاخلاص والمعوذتین والفاتحة بعد

چالیسوین خصوصیت پڑہنا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد کا بعد جمعہ کے ۔ اخرج ابو عبید وابن الضریس فی فضائل القرآن عن اسمار بنت ابی بکر قالت من صلی الجمعۃ ثم قرأ بعدہا قل ہو اللہ احد والمعوذتین والحمد سبعا سبعا حفظ من مجلسہ ذلک الی مثلہ ۔ اسمار بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہا انہون نے جو پڑہے نماز جمعہ کے پہر پڑہے اوسکے بعد قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد سات سات بار محفوظ رہے گا اوسوقت سے اوسیوقت تک (یعنی اوس جمعہ سے آیندہ جمعہ تک) واخرج سعید بن منصور عن مکحول قال من قرأ فاتحۃ الکتاب والمعوذتین و قل ہو اللہ احد سبع مرات یوم الجمعۃ قبل ان یتکلم کفر عنہ ما بین الجمعتین وکان معصوما ۔ اور مکحول سے روایت ہے کہا جو پڑہے سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد سات سات بار جمعہ کے دن پہلے بات کرنے سے کفارہ ہوگا اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور بچایا جاوے گا گناہ سے ۔ واخرج حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال عن ابن شہاب قال من قرأ قل ہو اللہ احد والمعوذتین بعد صلوۃ الجمعۃ حین یسلم الامام قبل ان یتکلم سبعا سبعا کان مضمونا ہو ومالہ وولدہ من الجمعۃ الی الجمعۃ ۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے کہا جو پڑہے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بعد نماز جمعہ کے جسوقت سلام دیتا ہے امام پہلے کلام کرنے سے سات سات بار ہوگا ضمانت مین اللہ کی وہ اور اوسکا مال اور اوسکی اولاد اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ الاربعون قرأۃ الکافرین والاخلاص فی مغرب لیلتہا ۔

اکتالیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کا نماز مغرب مین شب جمعہ کے ۔ اخرج البیہقی فی سننہ عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی صلوۃ المغرب لیلۃ الجمعۃ قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد وکان یقرأ فی صلوۃ العشاء الاخرۃ لیلۃ الجمعۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین ۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا پڑہا کرتے تھے نبی

صلے اللہ علیہ وسلم نماز مغرب مین شب جمعہ کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور
نماز عشا مین پڑہتے تہے شب جمعہ کی سورہ جمعہ اور منافقون **ف** احیاء العلوم مین ہے
کہ عابد لوگ دوست رکہتے تہے پڑہنا جمعہ کے دن قل ہو اللہ احد ایکہزار بار اور کہتے تہے جو
پڑہے گا دس رکعت مین یا بیس رکعت مین سورہ افضل ہے ختم قرآن سے ۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والاربعون قراءۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین فی عشاء لیلتہا للحدیث
المذکور ۔ بیالیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز عشاء مین شب جمعہ کی حدیث ذکر
ہوچکی **الخصوصیۃ الثالثۃ والاربعون** منع التحلق قبل الصلوۃ تینتالیسوین خصوصیت

منع حلقہ باندہکر بیٹہنا پہلے نماز جمعہ سے **اخرج** ابوداود من طریق عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جدہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن التحلق قبل الصلوۃ یوم الجمعۃ قال البیہقی یکرہ التحلق فی المسجد اذا
کانت الجماعۃ کثیرۃ والمسجد صغیرا وکان فیہ منع المصلین عن الصلوۃ ۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حلقہ کرکے بیٹہنے سے نماز جمعہ سے پہلے کہا بیہقی نے مکروہ ہے
حلقہ کرکے بیٹہنا مسجد مین جبکہ جماعت کثیر ہو اور مسجد چہوٹی اور حلقہ کرنا مانع ہو نمازیونکو نماز سے ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والاربعون تحریم السفر فیہ قبل الصلوۃ ۔ چوالیسوین خصوصیت
حرام ہونا سفر کا جمعہ کے دن نماز سے پہلے ۔ **ف** سفر السعادت مین ہے کہ سروجی نے شرح
ہدایہ مین نقل کیا ہے کہ امام اعظم کے نزدیک جمعہ کے دن بعد زوال کے سفر مکروہ ہو اور امام شافعی
کے نزدیک اگرچہ قبل از وقت زوال ہو سفر حرام ہے ۔ اور سراجیہ مین ہے کہ جب ارادہ سفر کا
جمعہ کے دن کرے تو مضائقہ نہین اگر قبل داخل ہونے وقت ظہر کے آبادی سے نکل گیا اور امام
مالک کے نزدیک زوال کے بعد سفر مکروہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلوع فجر سے ۔

اخرج ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ قال من سافر یوم الجمعۃ دعی علیہ ان لا یصحب
ولا یعان علے سفرہ حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہا جسنے سفر کیا جمعہ کے دن فرشتے
اوسکو بد دعا دیتے ہین کہ نہو کوئی اوسکا ساتھی اور نہ اوسکو مدد ملے اس سفر مین ۔

واخرج الخطیب فی روایۃ مالک بسند ضعیف عن ابی ہریرہ مرفوعا من سافر یوم الجمعۃ دعا علیہ ملکاہ ان لا یصاحب فی سفرہ ولا تقضی لہ حاجۃ - اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے مرفوعا کہ جو سفر کرے جمعہ کے دن بددعا دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکی کہ کوئی ساتھی نہو اوسکا اس سفر مین اور نہ روا ہو اوسکی حاجت - واخرج الدینوری فی المجالسۃ عن سعید بن المسیب ان رجلا اتاہ یوم الجمعۃ یودعہ لسفر فقال لہ لا تعجل حتی تصلی فقال اخاف ان تفوتنی اصحابی ثم عجل فکان سعید یسأل عنہ حتی قدم قوم فاخبروہ ان رجلہ انکسرت فقال سعید انی کنت اظن ان سیصیبہ ذلک اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اون کے پاس جمعہ کے دن سفر کی رخصت کو سو کہا اوس سے سعید نے کہ جلدی نکر تا نماز پڑھ لے وہ بولا کہ مجکو ڈر ہے اپنے ساتھیون کے چھوٹ جانیکا پہر وہ جلدی کر کے چلا گیا سو سعید ہمیشہ پوچھتے رہتے تھے اوس کا حال یہانتک کہ کچھ لوگون نے اونسے آکر کہا کہ اوس شخص کا پاؤن ٹوٹ گیا کہا سعید نے کہ مین ایسا ہی گمان کرتا تہا -

واخرج عن الاوزاعی قال کان عندنا صیاد فکان یخرج فی الجمعۃ لا یمنعہ امر الجمعۃ من الخروج فخسف بہ وببغلتہ فخرج الناس وقد ذہب ببغلتہ فی الارض فلم یبق لہا الا اذناہا ذنبہا - اور اوزاعی سے روایت ہے کہا ہمسے نزدیک ایک شکاری تہا کہ نکلجاتا تہا جمعہ کے دن اور نہ باز رہتا نکلنے سے نماز جمعہ کے واسطے سو دہنسا یا گیا وہ مع اپنی خچر کے زمین مین پہر نہ باقی رہا خچر سے سوا دو کان اور دم کے - واخرج ابن ابی شیبہ عن مجاہد ان قوما خرجوا فی سفر حین حضرت الجمعۃ فاضطرم خباہم نارا من غیر نار یرونہا - اور مجاہد سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سفر کو چلے گئے جمعہ کے وقت سو آگ لگ گئی اونکے خیمون مین جسکو نہ دیکھا - ف یعنی خیمون مین آگ لگ گئی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ آگ کہان سے آئی -

الخصوصیۃ الخامسۃ والاربعون تکفیر الآثام پینتالیسوین خصوصیت جمعہ کے دن کفارہ ہونا گناہونکا - اخرج ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم الجمعۃ الی الجمعۃ کفارہ لما بینہما مالم تغش الکبائر۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوگا گناہونکا جب تک نہ کئے کبیرہ گناہ واخرج عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتدری مایوم الجمعۃ قال اللہ ورسولہ اعلم قال ہو الیوم الذی جمع اللہ فیہ بین ابویکم لایتوضا عبد فیحسن الوضوء ثم یاتی المسجد لجمعۃ الا کانت کفارۃ لما بینہا۔ وبین الجمعۃ الاخرے اور سلمان سے روایت ہے کہا پوچھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے کیا ہے روز جمعہ عرض کیا اللہ اور رسول اوسکا بہتر جانتا ہے فرمایا وہ دن ہے جسمین جمع کیا اللہ نے تمہارے ماباپ کو نہین وضو کرتا کوئی بندہ اچھا وضو پھر آوے مسجد مین جمعہ کے واسطے مگر ہوگا کفارہ صغیرہ گناہون کا اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔

الخصوصیۃ السادسۃ والاربعون الامان من عذاب القبر لمن مات یومہا اولیلتہا

چھیالیسوین خصوصیت امان عذاب قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات مین

اخرج ابو یعلے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات یوم الجمعۃ وقی عذاب القبر۔ انس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مرے جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مین وہ بچایا جاویگا عذاب قبر سے۔ واخرج البیہقی فی کتاب عذاب القبر عن عکرمۃ بن خالد المخزومی قال من مات یوم الجمعۃ اولیلۃ الجمعۃ ختم لہ بخاتم الایمان ووقی عذاب القبر۔ اور عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت ہے کہا عکرمہ نے جو مرے جمعہ کی دن یا رات۔ اوسپر مہر ہوگی ایمان کی اور بچایا جاویگا عذاب قبر سے۔

الخصوصیۃ السابعۃ والاربعون الامان من فتنۃ القبر لمن مات یومہا اولیلتہا فلا یسئل فی قبرہ

سینتالیسوین خصوصیت امان فتنہ قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات

اخرج الترمذی وحسنہ البیہقی وابن ابی الدنیا وغیرہم عن ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مامن مسلم یموت لیلۃ الجمعۃ اویوم الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر وفی لفظ الا بری

ومن فتنة القبر وفی لفظ الا وقی الفتان - ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان مرے جمعہ کی رات یا دن مین بچایا تا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے
اور ایک لفظ مین یہ ہے کہ یہی کہا جاتا ہے فتنہ قبر ہے اور ایک لفظ مین بچایا جاتا ہے فتان سے
ف فتان جمع فاتن کی یعنی گمراہ کرنے والی قبر مین یعنے طرح طرح کی قبر مین جانچ ہوتی ہے جیسے
ضغطہ قبر اور سوال اور تعذیب اور اہوال قیامت اور البوا و دمین فتانی القبر بصیغہ تثنیہ ہے
اور اوس سے مراد منکر نکیر ہین - قال الحکیم الترمذی وحکمتہ انہ انکشف الغطاء عمالہ عند اللہ لان جہنم
لا تسجر فی ہذا الیوم وتغلق فیہ ابوابہا ولا یعمل فیہ سلطانہا ما یعمل فی سایر الایام فاذا قبض اللہ
فیہ عبدا کان دلیلا لسعادتہ وحسن مآبہ وانہ لم یقبض فی ہذا الیوم العظیم الا من کتب لہ السعادۃ عندہ
فلذلک یقیہ فتنۃ القبر لان سببہا انما ہو تمییز المنافق من المومن - کہا حکیم ترمذی نے حکمت یہ ہے
کہ کہل گیا پردہ اوس ثواب سے جو اسکے واسطے اللہ پاس تہا - (یعنی بسبب شرف اسوقت کے)
کیونکہ دوزخ جمعہ کے دن گرم نہین کیا جاتا ہے اور اوس کے دروازے بند کردئے جاتے ہین
اور سلطان جہنم کا اسدن عمل نہین کرتا - جو اور دنون مین ہوتا ہے سو جب موت دی اللہ نے
کسی بندہ کو اسدن تو یہ دلیل اوسکی سعادت اور اچہے ٹہکانے کی ہے اور ایک یہ بات کہ اس بزرگ
دن مین وہی مرتا ہے جسکے حق مین اللہ کے نان سعادت لکہی گئی سو اسواسطے اللہ اوسکو فتنہ
قبر سے بچاتا ہے کیونکہ سبب فتنہ قبر کا یہی تمیز منافق کی ہے مومن سے - (یعنی فتنہ قبر تو
تمیز کے واسطے ہوتا ہے اور وہ مومن ٹہر چکا تو تمیز کی حاجت نرہی)

الخصوصیۃ الثامنۃ والاربعون رفع العذاب عن اہل البرزخ فیہ - اڑتالیسوین
خصوصیت اوٹہا لینا عذاب کا اہل برزخ سے جمعہ کے دن - **ف** برزخ کہتے ہین دنیا
او آخرت کے درمیان کو سو جو مرا برزخ مین داخل ہوا - قال الیافعی فی روض الریاحین
بلغنا ان الموتی لم یعذبوا لیلۃ الجمعۃ تشریفا لہذا الوقت قال ویحتمل اختصاص ذلک بعصاۃ
المومنین دون الکفار - کہا امام یافعی نے روض الریاحین مین - ہمکو یہ بات پہونچی کہ جمعہ کی رات

مردون کو عذاب نہین ہوتا بسبب شرافت اسوقت کے کہا احتمال ہے کہ یہ امر خاص ہو گنہگار مسلمانونکے ساتھہ نہ کافرونکے۔ **ف** یعنے جو شخص مرے شب جمعہ کو اوس کو عذاب نہین ہوتا نہ یہ کہ ہر مرے کو جمعہ کی رات مین عذاب نہین ہوتا چاہے کسی دن مرے اور خاص ہوتا گنہگار مسلمانونکے ساتھ یعنی کافرون کو اگرچہ شب جمعہ مین مرین تاہم عذاب قبر سے محفوظ نہین

الخصوصیة التاسعة والاربعون اجتماع الارواح فیہ۔ اونچاسوین خصوصیت جمع ہوتا مردونکی روحون کا جمعہ کے دن۔ **اخرج** ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب عن رجل من آل عاصم الجحدری انہ رائی عاصما الجحدری فی النوم فقال لہ انا فی روضۃ من ریاض الجنۃ انا فی نفر من اصحابی نجمع کل لیلۃ جمعۃ وصبیحتہا الی بکر بن عبد اللہ المزنی فنتلاقی اخبارکم قلت ہل تعلمون بزیارتنا قال نعلم بہا عشیۃ الجمعۃ ویوم السبت الی طلوع الشمس قلت وکیف ذلک دون الایام کلہا قال لفضل یوم الجمعۃ وعظمہ۔ روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب مین ایک شخص سے جو آل عاصم حجدری سے تہا یہ کہ اوس نے دیکہا عاصم حجدری کو خواب مین سو کہا اوسکو عاصم نے مین اور میرے چند یار ایک باغ مین ہین جنت کے باغون مین سے ہم جمع ہوتے ہین ہر جمعہ کی رات بکر بن عبد اللہ مزنی کے پاس سو ہم پاتے ہین تمہاری خبرین مینے کہا کیا تم کو ہماری زیارت کرنے کا علم ہو جاتا ہے کہا ہمکو اوسکا علم ہو جاتا ہے شب جمعہ اور سارا دن جمعہ اور ہفتہ کے دن طلوع آفتاب تک مینے پوچہا یہ کیونکر ہے خاص جمعہ کے دن کو نہ اور دنون مین جواب دیا کہ بسبب فضیلت اور عظمت جمعہ کی ہے۔

الخصوصیة الخمسون انہ سید الایام۔ پچاسوین خصوصیت یہہ کہ جمعہ کا دن سب دنونکا سردار ہے۔

روی مسلم عن ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ۔ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن جسپر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے

اوسیدن آدم پیدا ہوئے اور اوسیدن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسیدن بہشت سے نکالے گئے اور اوسیدن قیامت قایم ہوگی۔

ف چھہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا ایک شنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعہ پر ختم ہوئی تو یہود یہہ سمجھے کہ ہفتہ کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو اونہون نے ہفتہ کی عبادت لازم سمجھی اور نصاری سمجھے کہ ابتداء پیدایش عالم یکشنبے سے ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسی عم مقتول اور مصلوب ہو کر تین دنکے بعد اسی یکشنبہ کے دن زندہ ہوئے تو یہی اونکے نزدیک بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ شرافت سے اسواسطے کہ حضرت آدم عم کی پیدایش اور دخول اور خروج جنت اسیدن ہوا اور قیامت بہی اسیدن ہوگی تو جنس انسان کو صرف جمعہ کے دن کے ساتھ نہایت خصوصیت ہے روز جمعہ مین پیدایش حضرت آدم عم اور دخول جنت سے جو فضیلت ہے وہ تو ظاہر ہے۔ لیکن بہشت سے نکلنے مین فضیلت یہہ ہے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد و گلزار ہوگئی علی الخصوص وجود باجود حضرت خاتم النبیین و سید المرسلین علیہ افضل صلوۃ المصلین و ازکی سلام المسلمین اور ایسے ہی قایم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا کہ اوسمین وعدے حق تعالے کے متقیون کے لئے ظاہر ہونگے اور اونکے دشمنونکو دوزخ ملیگا۔ اور سوائے اسکے جو کچھہ حکمتین اسمین ہین بیان اونکا ممکن نہین۔

واخرجہ الحاکم بلفظ سید الایام یوم الجمعۃ الی آخرہ وابوداود ونحوہ وزاد فیہ وتیب علیہ وفیہ مات ومامن دابۃ الا وہی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین یصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس۔ اور حاکم نے یہ حدیث بلفظ سید الایام روایت کی یعنی سردار سب دنونکا روز جمعہ ہے آخر تک۔ اور ایسی ہی روایت ہے ابوداود سے اور اسقدر زیادہ ہے اور اسیدن توبہ قبول ہوئی آدم کی اور اسیدن وفات پائی اودہر جانور کان لگائے چپ سنتا ہے یعنی

منتظر قایم ہونے قیامت کا ہے جمعہ کے دن جس وقت سے کہ صبح کرتا ہے آفتاب کے طلوع
تک بسبب خوف قایم ہونے قیامت کے سواے جن اور انسان کے **ف** صبح سے طلوع تک
اسواسطے کہ ظہور قیامت اسی وقت ہوگا۔ طیبی میں ہے کہ تعجب نہین غیر عاقل کو خبر ہونا قیامت کے
اور شاید حکمت اسکے چہپانے مین جن اور انسان سے یہ ہو کہ اگر اونکو یہہ کہلجاوے تو قاعدہ
تکلیف مین خلل واقع ہو اور شرف یوم جمعہ کو بسبب قبول ہونے توبہ آدم کے ظاہر ہے لیکن
شرف بسبب موت کے یہہ ہے کہ موت سبب وصول ہے جوار رب العالمین تک ۔ اور حکمت خبر
اور شعور دینے مین جانورونکے قیام ساعت اور اوسکے احوال سے وہ ہی جانتا ہے مگر آدمی
بجہت گرفتاری عقل کے اور شغل تدبیر مبدا اور معاد کے اس علم سے محجوب رہا اور وجہ انتظار
جانورونکی قیامت کو یہہ بہی ہے کہ اسدن بڑے بڑے امور اور انواع تجلیات و شیون اسکے ظاہر
ہوتے ہین کہ نزدیک ہے زمین پر زلزلہ آجاوے اور جانورونکو اوسکے دیکہنے سے ڈر اور رعب
پیدا ہوتا ہے کہ شاید قیامت قایم ہوگی

واخرج ابن ماجہ والبیہقی فی الشعب عن ابی لبابۃ بن عبد اللہ المنذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمہا عند اللہ وہو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر
فیہ خمس خلال فیہ خلق آدم وفیہ اہبط وفیہ توفی وفیہ ساعۃ لایسأل اللہ العبد فیہ شیئا الا اعطاہ مالم یسأل حراما
وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا ہن یشفقن من یوم الجمعۃ

اور ابو لبابہ ابن عبد اللہ المنذر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک
جمعہ کا دن سب دنونکا سردار ہے اور سب مین بڑا ہے اللہ کے نزدیک اور بڑا ہے اللہ کے
نزدیک عید قربان اور عید الفطر سے اس مین پانچ چیزین ہین ۔ اسمین پیدا ہوئے آدم اسمین
اوتارے گئے زمین پر ۔ اسمین وفات پائی ۔ اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین
اللہ سے کچہ مگر دیتا ہے اللہ اوسکو جب تک کہ نہ مانگے حرام (یعنی حرام مانگنا قبول نہین) ۔
اور اسمین قایم ہوگی قیامت اور فرشتے مقرب اور آسمان اور زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا یہ سب

ڈرتے ہین جمعہ کے دن سے (یعنے اسلئے کہ قیامت اوسمین ہوتی ہے مبادا ناگہان برپا ہو)

واخرج سعید بن منصور نے سننہ عن مجاہد قال اذا کان یوم الجمعۃ فزع البر والبحر وما خلق اللہ من شئی الا الانسان۔ اور مجاہد سے روایت ہے کہا مجاہد نے جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو ڈرتے ہین جنگل اور دریا اور جو کچھ کہ پیدا کیا ہے اللہ نے سوا انسان کے۔

واخرج عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد عن ابی عمران الجونی قال بلغنا انہ لم بات لیلۃ الجمعۃ الا تخت لاہل السماء فزعۃ۔ اور ابو عمران جونی سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ نہین آتی ہے شب جمعہ کی رات پیدا ہوتا ہے اہل آسمان کو خوف۔ **فائدہ** فی بعض کتب الحنابلۃ اختلف اصحابنا ہل لیلۃ الجمعۃ افضل او لیلۃ القدر فاختار ابن بطۃ وجماعۃ ان لیلۃ الجمعۃ افضل وقال بہ ابو الحسن التمیمی فیہا عدا اللیلۃ التی انزل فیہا القرآن واکثر العلماء علی ان لیلۃ القدر افضل واستدل الاولون بحدیث اللیلۃ الغراء الغرۃ من التی خیارہ وبانہ جاء فی فضل یومہا ما لم یجی لیوم لیلۃ القدر واجابوا عن لیلۃ القدر خیر من الف شہر فان التقدیر خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الجمعۃ کما ان تقدیرہا عند الاکثرین خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر والفیا فان لیلۃ الجمعۃ باقیۃ فی الجنۃ لان فی یومہا تقع الزیارۃ الی اللہ تعالی وہی معلومۃ فی الدنیا بعینہا علی القطع ولیلۃ القدر مظنون فیہا انتہی ملخصا۔

بعض کتابون مین حنبلیون کی ہے کہ اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے اس امر مین کہ آیا شب جمعہ افضل ہے یا شب قدر سو مختار ابن بطہ اور ایک جماعت کا یہ ہے کہ شب جمعہ افضل ہے اور یہی کہا ہے ابو الحسن تمیمی نے سوا اوس رات کے جسمین قرآن مجید نازل ہوا اور اکثر علما اسپر ہین کہ شب قدر افضل ہے اور دلیل پکڑی پہلون نے (یعنے جو شب جمعہ کو افضل کہتے ہین) حدیث لیلۃ الغراء کے ساتھ (یعنی جو فضیلت مین شب جمعہ کی وارد ہوئی ہے) اور غرہ کہتے ہین عمدہ کو اور دوسری دلیل اونکی یہ ہے کہ جیسی فضیلت روز جمعہ کی آئی ہے ایسی روز شب قدر کی نہین آئی اور اس قول باریتعالے کا (لیلۃ القدر خیر من الف شہر) یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے۔ جواب یہ دیا ہے کہ اصل مین یون سمجھنا چاہئے (خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الجمعۃ) یعنے شب قدر بہتر ہے

اون ہزار مہینون سے جنمین شب جمعہ نہین یعنے باستثناء شب جمعہ کے جیسے اکثر مفسرون کی نزدیک دراصل یون ہے (کہ خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر) یعنے بہتر ہے اون ہزار مہینون سے جنمین شب قدر نہین اور یہ بھی دلیل ہے کہ شب جمعہ باقی رہیگی جنت مین کیونکہ جمعہ کے دن ہوگی زیارت خداوند تعالے وتقدس کی اور شب جمعہ دنیا مین معلوم یقیناً ہے بعینہ اور شب قدر ایسے معلوم نہین تمام ہوا بطور خلاصہ کے ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والخمسون

انہ یوم المزید ۔ اکیاونوین خصوصیت یہ ہے کہ جمعہ دن زیادتی کا ہے ۔ **اخرج** الشافعی فی الام عن انس بن مالک قال اتی جبریل بمرآۃ بیضاء فیہا نکتۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما ہذہ قال ہذہ الجمعۃ فضلت بہا انت وامتک فان الناس فیہا تبع الیہود والنصاری ولکم فیہا خیر وفیہا ساعۃ لا یوافقہا مومن یدعو اللہ بخیر الا استجیب لہ وہو عندنا یوم المزید قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یا جبریل وما یوم المزید قال ان ربک اتخذ فی الفردوس وادیا افیح فیہ کثب مسک فاذا کان یوم الجمعۃ انزل اللہ فیہ ناساً من الملائکۃ وحولہ منابر من نور علیہا مقاعد النبیین وحفت تلک المنابر من ذہب مکللۃ بالیاقوت والزبرجد علیہا الشہداء والصدیقون فجلسوا من ورائہم علی تلک الکثب فیقول اللہ انا ربکم قد صدقتکم وعدی فسلونی اعطیکم فیقولون اننا نسألک رضوانک فیقول قد رضیت عنکم ولکم علی ما تمنیتم ولدی مزید فہم یحبون یوم الجمعۃ لما یعطیہم فیہ ربہم ولہ طرق عن انس وفی بعضہا انہم یمکثون فی جلوسہم ہذا الی مقدار منصرف الناس من الجمعۃ ثم یرجعون الی غرفہم اخرجہ الآجری فی کتاب الرویۃ ۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہا انس نے لای جبریل علیہ السلام ایک سفید آئینہ جسمین نکتہ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپنے یہ کیا ہے کہا جبریل نے یہ آئینہ مثال روز جمعہ کے ہے فضیلت دیئی گئی آپ اور آپکی امت اسکے ساتھ اور لوگ اسمین آپکے پیچھے ہین یعنے یہود ونصاری اور اسمین تمہارے لئے برکت ہے اور نکتہ سیاہ ایک ساعت ہے جو بندہ مومن دعا کرے اور دعا اوسکی اس ساعت مین آئی ہی

تو بیشک قبول ہوا اور یہ روز جمعہ ہمارے نزدیک یوم المزید ہے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے جبرئیل کیا ہے یوم المزید جوابدیا مقرر تیرے رب نے پیدا کیا ہے فردوس مین
ایک میدان فراخ اوسمین ٹوسیرین مشک کے پہر جمعہ کے دن بہیجے گا اللہ اوسمین کچہہ فرشتے
اور گرداگرد اوس میدان کے منبر ہونگے نور کی اونپر بیٹہینگے نبیونکی اور دراون منبرون
نور کے گرداگرد اور منبر سونے کے جڑا دیا قوت اور زبرجد سے جنپر شہدا اور صدیقین ہونگے
سو بیٹہینگے شہدا و صدیقین پیچہے انبیا کے اون مشک کے ٹوہیرون پر پہر فرماتے گا اللہ
مین تمہارا رب ہون بیشک مینے سچا کیا تمسے اپنا وعدہ اور لایا تمکو بہشت مین سو تم مجہسے مانگو
مین دونگا عرض کرینگے یا اللہ ہم تجہسے تیری رضا کہ بہترین مقامات کا ہے مانگتے ہین فرماویگا
اللہ تعالے مین تمسے راضی ہوا اور مجہپر ہے دینا جو کچہہ تم آرزو کرو اور میرے پاس زیادتی ہے
ہر چیز مین (کیونکہ نعمت خداوند تعالے کی اور رحمت اور فضل اوسکا بے نہایت اور بے اندازہ ہے)
سو وہ دوست رکہینگے جمعہ کے دنکو کہ اسدن عطا کریگا اونکو اونکا رب — اور اس حدیث کی
اور بہی طریق روایت کی ہین انس سے اور بعض طریق مین یہ ہے کہ اونکو رہنا ہوگا اس جلوہ
مین جتنی دیر مین جمعہ کی نماز سے لوٹتے ہین پہر لوٹ جاوینگے اپنے بالاخانون مین روایت کیا اسکو
آجری نے کتاب الرویۃ مین —

ف میرے پاس زیادہ ہے یعنے جسقدر تم خواہش و آرزو رکہتے ہو اوس سے زیادہ مین تمکو دونگا
پہر لوٹ جاوینگے یعنی جمعہ کے دن دیدار الہی سے مشرف ہوکر اپنے اپنے مکانون مین چلے جاوینگے
اور ہر جمعہ کے دن ایسا ہی ہوگا چنانچہ اگلی حدیث مین مذکور ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ بہشت مین سو درجہ ہین فصل درمیان دو درجون کی جیسا فصل زمین و آسمان مین ہے اور
فردوس بالاترین بہشتون کا ہے درجہ مین —

واخرج الآجری فی کتاب الرویۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قال اہل الجنۃ اذا دخلوہا نزلوا بفضل اعمالہم فیوذن لہم فی مقدار یوم الجمعۃ من ایام الدنیا فیزورون

فیبرز اللہ لہم عرشہ ویتبدی لہم فی روضۃ من ریاض الجنۃ وتوضع لہم منابر من لولو ومنابر من
یاقوت ومنابر من ذہب ومنابر من فضۃ ویجلس ادناہم وما فیہم ادنی علی کثبان المسک
والکافور ویارون اصحاب الکراسی بافضل منہم مجلسا الحدیث وفیہ الرویۃ وسماع الکلام وذکر
سوق الجنۃ ۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب اہل جنت جنت مین داخل ہونگے قدر منزلت پاوینگے بقدر فضیلت اپنی اپنی اعمال کی پہر
زیارت کرینگے سو باہر نکالے گا اللہ اونکے لئے اپنا عرش اور ظاہر ہوگا اونکے واسطے ایک
باغ مین باغون جنت سے اور رکہے جاینگے اونکے واسطے منبر نور کی اور منبر سونے کی اور منبر یاقوت
کی اور منبر سونے کی اور منبر چاندی کی اور بیٹہے گا جو اونمین زیادہ قریب ہوگا اور جو اونمین زیادہ
قریب ہوگا مشک اور کافور کے ڈہیرون پر (یعنی اپنے اپنے مرتبہ کے روبرو بیٹہینگے)۔ اور
نہ دیکہینگے کرسی والی اپنی سے زیادہ کسیکو افضل بیٹہنے مین آخر حدیث تک اور اس حدیث مین
بیان رویت اور سننے کلام الہی کا اور ذکر بازار جنت کا ہے ۔

واخرج ایضا عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ یزورون
ربہم عز وجل فی کل یوم جمعۃ فی رمال الکافور واقربہم منہ مجلسا اسرعہم الیہ یوم الجمعۃ وابکرہم غدوا ۔
اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنتی زیارت کرینگے
اپنے رب عز وجل کی ہر جمعہ کے دن ریگستان کافور مین اور زیادہ قریب اللہ سے بیٹہنے مین وہ لوگ
ہونگے جو سب سے زیادہ جلدی کرتے ہین جمعہ کے جانے مین اور سب سے پہلے اول وقت جاتے ہین
ف قرآن اور حدیث سے بخوبی ثابت ہے کہ دیدار الہی بہشت مین خواص مومنونکو ہر روز صبح وشام اور عوام کو ہر جمعہ کے دن نصیب ہوگا ۔ کذا فی تکمیل الایمان

الخصوصیۃ الثانیۃ والخمسون ۔ انہ مذکور فی القرآن دون سایر ایام الاسبوع
قال اللہ تعالی اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ ۔ باونوین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ مذکور ہے
قرآن مین اور دن ہفتہ کے مذکور نہین فرمایا اللہ تعالے نے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ

الخصوصیۃ الثالثۃ والخمسون انہ الشاہد والمشہود فی الایۃ وقد اقسم اللہ بہ ۔

ترمین دین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ شاہد اور مشہود ہے کلام اللہ مین اور بیشک قسم کہائی اللہ نے

اوسکی اخرج ابن جریر عن علی بن ابیطالب فی قولہ تعالے وشاہد ومشہود قال الشاہد

یوم الجمعۃ والمشہود یوم عرفۃ — علی ابن ابیطالب رض سے روایت ہے اس قول خداوند تعالے

مین وشاہد ومشہود کہا حضرت علی نے شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ ہے۔

اخرج حمید بن زنجویہ فی فضایل الاعمال عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیامۃ والمشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ ما طلعت شمس ولا غربت

علے یوم افضل من یوم الجمعۃ — ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم نے یوم موعود روز قیامت ہے اور مشہود روز عرفہ اور شاہد روز جمعہ نہ طلوع ہوا آفتاب نہ غروب

ہوا کسی دن مین جو افضل ہو روز جمعہ سے —

ف یعنی سورہ بروج مین جو آیا ہے والیوم الموعود وشاہد ومشہود — سو یوم موعود روز قیامت ہے

کہ حق سبحانہ تعالے نے اوسکے آنے پر وعدہ کیا ہے مومنون سے بہشت کی نعمتونکا اوس دن اور

نیز وعدہ ہوا ہے آسمانونکے شق ہونے اور فنا ہونے وغیرہ کا اور شاہد روز جمعہ ہے کہ حاضر ہوتا ہے

خلق پر اور گواہ ہے اوسکا جو اوسکی نماز پڑہے اور نماز مین حاضر ہوا اور مشہود روز عرفہ ہے کہ اوسمین

ہر طرف سے مسلمان لوگ آکر جمع ہوتے ہین اور فرشتے بہی —

واخرج ابن جریر عن ابن عباس قال الشاہد الانسان والمشہود یوم الجمعۃ — اور ابن

عباس سے روایت ہے کہ شاہد انسان ہے اور مشہود روز جمعہ — ف شاہد انسان اسواسطے

ہے کہ اس نے روز الست مین شہادت کی ہے بقولہ تعالے قالوا بلی شہدنا اور مشہود روز جمعہ اسواسطے

کہ مسلمان لوگ اوسمین نماز کے واسطے جمع ہوتے ہین اور فرشتے بہی —

واخرج عن ابن الزبیر وابن عمر قالا الیوم الذبح ویوم الجمعۃ اور ابن زبیر اور ابن عمر سے

روایت ہے کہا شاہد مشہود روز ذبح اور روز جمعہ ہے ف روز ذبح یعنی روز عید قربان شاہد

اسواسطے کہ شہادت کریگا روز قیامت اون لوگونکے حق مین جو اس دن حاضر ہوئے ہین

ایمان اور استحقاق رحمت کے ساتھ اور مشہود اسواسطے کہ اوس دن مشارق مغارب سے حاجی لوگ منا اور مزدلفہ میں حاضر ہوتے ہین اور روز جمعہ کے شاہد اور مشہود ہونے کی وجہ اوپر بیان ہو چکی **واخرج** عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علے یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود تشہدہ الملائکۃ اور ابو درداء رضہ سے روایت ہے اونہون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بھیجو مجھپر جمعہ کے دن اسواسطے کہ وہ روز مشہود ہے کہ حاضر ہوتے ہین اوسمین فرشتے۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والخمسون انہ المؤخر لہذہ الامۃ ۔ چوّن وین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ پیچھے سے ملاہے اس امت کو۔ **روی** الشیخان عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ بید انہم اوتوا الکتاب من قبلنا ثم ہذا یومہم الذی فرض اللہ علیہم فاختلفوا فیہ فہدانا اللہ لہ فالناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہم پیچھلے ہین (یعنی دنیا مین) اور پہلے اور مقدم ہونیوالے ہین قیامت کے دن (شرف اور مرتبہ مین) سوا اسکے کہ اہل کتاب کو دیگئی ہے کتاب ہمسے پہلے پہر یہ وہ دن ہے (یعنی جمعہ کا) کہ فرض کیا تہا اللہ نے اونپر (یعنی اہل کتاب پر) سو اختلاف کیا اونہون نے اوسمین پہر راہ دکھائی ہمکو اللہ نے جمعہ کے دن کیطرف سو لوگ (یعنی یہود و نصاری) اسدن مین ہمارے تابع ہین اختیار کیا یہود نے کلہہ یعنی روز ہفتہ اور نصاری نے پرسون یعنی اتوار۔

ف حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دنپر دنیا مین مقدم ہے اسیطرح امت محمدیہ علے نبیہا الصلوۃ والتحیۃ اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب و کتاب سے فراغت پاویگی۔ اور شارحین نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ مراد فرض کرنے جمعہ سے یہود و نصاری پر اور اونکے اختلاف سے کیا ہے بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرض کی اونپر عبادت روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا جمع ہونیکا جمعہ مین عبادت کے لئے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث سے

معلوم ہوتا ہے سو اونہوں نے امر الہی سے مخالفت کے جیسے کہ اونکی عادت تہی تو یہود نے ہفتہ کو
اختیار کیا اور نصاری نے اتوار کو اور اکثر اسپر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہے کہ اونکو یہ حکم ہوا تہا
کہ ایکدن فارغ ہوکر ذکر اور عبادت کیا کرین اور وہ دن اپنی راے اور اجتہاد سے تجویز کرین امتحانا
کہ حق کو دریافت کرتے ہین یا نہین تو یہود نے ہفتہ کو تعین کیا اس خیال سے کہ خداوند تعالے نے
اسدن پیدایش مخلوقات سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبہ اس تصور سے کہ ابتدا آفرینش
عالم کی اسدن ہوی ہو سو ان لوگون نے خطا کی اور جمعہ کا دن نہ پایا جو علم الہی مین تہا پہر خدا نے ہمکو راہ دکہایا
یعنے حکم دیا اس امت کو عبادت کرنے کا جمعہ کے دن لقولہ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ
الخ — اور توفیق دے سجہا دی اس حکم کی والحمد للہ یہ راہ دکہائی آ اسدن کی دریافت اور تعین کے واسطے
فکر اور اجتہاد سے کہ اوس اجتہاد مین صواب کو پہونچی خطا نہوی علے اختلاف القولین جیسا کہ مقدمۃ الکتاب
کے فصل دوم مین بیان ہوا ہے ولمسلم عن ابی ہریرۃ وحذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا وکان للیہود یوم السبت وکان للنصاری یوم الاحد فجاء اللہ بنا فہدانا
لیوم الجمعۃ — اور ابوہریرہ اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہٹکا دیا اللہ نے جمعہ سے اونکو جو ہمسے پہلے تہے تو مقرر ہوا یہود کے واسطے
ہفتہ کا دن اور نصاری کے واسطے یکشنبہ پہر خدا ہمکو لایا اور پیدا کیا اللہ نے ہم مسلمانونکو پہر راہ
دکہائی خدا نے ہمکو جمعہ کی دن کی —

الخصوصیۃ الخامسۃ والخمسون انہ یوم المغفرۃ — پچپنوین خصوصیت یہ کہ جمعہ
مغفرت کا دن ہے — **اخرج** — ابن عدی والطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی لیس بتارک احدا من المسلمین یوم الجمعۃ
الا غفر لہ انس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ تبارک وتعالے
نہ چہوڑیگا کسی مسلمان کو جمعہ کے دن مغفرت سے —

الخصوصیۃ السادسۃ والخمسون انہ یوم العتق — چہپنوین خصوصیت جمعہ آزادگی کا

دن ہے اخرج البخاری فی تاریخہ وابویعلی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ اربعۃ وعشرون ساعۃ لیس فیہا ساعۃ الا وللہ فیہا ستمائۃ
عتیق من النار کلہم قد استوجبوا النار ۔ انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ نے مقرر جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات چوبیس گھڑیاں ہین کوئی گھڑی اونمین ایسی نہین کہ جسمین
چھ سو آزاد نہوں آگ سے جو سب کے سب آگ کے لائق تھے ۔

واخرجہ ابن عدی والبیہقی فی الشعب بلفظ ان للہ فی کل جمعۃ ستمائۃ الف عتیق
اور ابن عدی اور بیہقی نے اسکو روایت کیا اس لفظ سے مقرر اللہ کی ہر جمعہ کے دن چھ لاکھ
آزاد کئے ہوتے ہین ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والخمسون فیہ ساعۃ الاجابۃ ۔ ستاونوین خصوصیت روز جمعہ
مین ساعت اجابت کی ہے روی الشیخان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم وہو قایم یصلی یسال اللہ الا اعطاہ ایاہ
واشار بیدہ یقللہا ۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ذکر کیا روز جمعہ کا سو فرمایا جمعہ کے دن مین ایک ساعت ہے جو پاوے کا اوس کو
بندہ مسلمان اوس حال مین کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو یا کھڑا ہو نماز کے لئے مانگے اللہ سے کوئی چیز بیشک
دیگا اوسکو اللہ اور اشارہ کیا آپ نے دست مبارک سے کم کرتے تھے اوس ساعت کو (یعنی
آپ اشارہ سے بتلاتے تھے کہ ساعت قلیل ہے) ولمسلم عنہ ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا
مسلم یسال اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ وہی ساعۃ خفیفۃ ۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ بیشک جمعہ مین ایک ساعت ہے کہ جو کوئی مسلمان اوسکو پاوے مانگے اللہ سے اس ساعت
مین خیر بیشک دیگا اوسکو اللہ وہ ساعت بہت کم ہے ۔ وقد اختلف اہل العلم من الصحابۃ
والتابعین فمن بعدہم فی ہذہ الساعۃ علی اکثر من ثلاثین قولا ۔ اور مقرر اختلاف کیا ہے اہل علم
نے صحابہ اور تابعین سے اور جو اونکے بعد ہین اس ساعت مین تیس قول سے زیادہ پر تفصیل انہا

اخرج عبدالرزاق عن عبداللہ مولے معاویۃ قال قلت لابی ہریرۃ انہم زعموا ان الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ یستجاب فیہا الدعاء رفعت فقال کذب من قال ذلک قلت فہی فی کل جمعۃ قال نعم۔ تو بعضون نے کہا وہ ساعت اوٹھا لی گئی۔ روایت کی عبدالرزاق نے عبداللہ مولے معاویہ سے کہا عبداللہ نے مینے پوچھا ابوہریرہ رض سے لوگ گمان کرتے ہین کہ ساعت جو روز جمعہ مین ہے جسمین دعا مستجاب ہوتی ہے وہ اوٹھالی گئی ہے۔ عبداللہ یا ابوہریرہ رض نے جھوٹا ہے جسنے یہ کہا پوچھا مینے تو کیا وہ ہر جمعہ مین ہے کہا ہان۔

وقیل انہا فی جمعۃ واحدۃ من کل سنۃ قال کعب الاحبار لابی ہریرۃ فردہ علیہ فرجع الیہ اخرجہ مالک واصحاب السنن۔ اور بعضون نے کہا وہ ساعت ہر سال صرف ایک جمعہ مین ہوتی ہے یہہ کہا تہا کعب احبار نے ابوہریرہ سے سو ابوہریرہ نے رد کر دیا اس قول کو پہر رجوع کیا کعب احبار نے اوسکی طرف یہہ روایت کی ہے مالک اور اصحاب حدیث نے۔

ف یعنے کعب احبار نے ابوہریرہ رض سے کہا تہا کہ ساعت ہر سال مین ایکدن ہے سو ابوہریرہ نے اسکو رد کیا اور کہا نہین بلکہ ہر جمعہ مین ہے پہر کعب نے توراۃ پڑہ کر کہا سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجوع کیا کعب نے اپنے قول سے ابوہریرہ کے قول کیطرف۔ وقیل انہا مخفیۃ فی جمیع الیوم کما اخفیت لیلۃ القدر فی العشر۔ اور بعضون نے کہا ساعت چھپائی گئی ہے جمعہ کے سارے دن مین جیسے چھپائی گئی شب قدر دس دن مین یعنے عشرہ اخیرہ ماہ رمضان مین۔ **اخرج** ابن خزیمۃ والحاکم عن ابی سلمۃ قال سالت ابا سعید الخدری عن ساعۃ الجمعۃ فقال سالت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عنہا فقال قد علمتہا ثم انسیتہا کما انسیت لیلۃ القدر۔ ابوسلمہ سے روایت ہے کہا پوچھا مینے ابوسعید خدری سے حال ساعت جمعہ کا جواب دیا پوچھا تہا مینے صلے اللہ علیہ وسلم سے ساعت کا حال تو فرمایا آپ نے مجکو علم آگیا تہا ساعت کا پہر بہولا دی گئی مجہے جیسے بہلا دی گئی شب قدر

اخرج عبدالرزاق عن کعب قال لو ان انسانا قسم جمعۃ فی جمع لاتی علی تلک

الساعة قال ابن المنذر معناه انه يبدأ فيدعو في جمعة من اول النهار الى وقت معلوم ثم في
جمعة يبتدئ من ذلك الوقت الى وقت آخر حتى يأتي الى آخر النهار - اور کعب سے روایت ہے کہا کعب نے
اگر کوئی تقسیم کرے ایک جمعہ کو کئی جمعوں میں البتہ آجاوے گا اوس ساعت پر کہا ابن منذر نے
معنی اسکے یہ ہین کہ شروع کرے اسطرح کہ دعا کرے ایک جمعہ مین اول دن سے ایک وقت معین
تک پھر دوسری جمعہ مین شروع کرے اوسوقت سے دوسرے وقت تک تا آنکہ آجاوے آخر دن کو
والحكمة في اخفائها لبعث العباد على الاجتهاد في الطلب واستيعاب الوقت بالعبادة - اور
حکمت اوسکے چھپانے مین آمادہ کرنا ہے بندون کا کوشش پر اوسکی طلب مین اور صرف کرانا
سارے وقت کا عبادت مین - وقيل انها تنتقل في يوم الجمعة ولا تلزم ساعة بعينها ذكره بعضهم
احتمالا وجزم به ابن عساكر وغيره ورجحه الغزالي والمحب الطبري - اور بعض نے کہا وہ بدلتی رہتی ہے
جمعہ کے دن اور نہین لازم ہے ساعت معین یہ قول بعض نے احتمالاً ذکر کیا ہے اور ابن
عساکر وغیرہ نے اسپر یقین کیا اور غزالی اور محب طبری نے ترجیح دی ہے اس قول کو - وقيل هي
عند اذان المؤذن لصلوة الغداة اخرجه ابن ابي شيبة عن عائشة اور بعض نے کہا وہ وقت اذان
صبح کی ہے اسکو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عائشہ رض سے - وقيل من طلوع الفجر الى طلوع الشمس
رواه ابن عساكر عن ابي هريرة اور بعض نے کہا وہ طلوع فجر سے ہے طلوع آفتاب تک یہ روایت
کی ہے ابن عساکر نے ابوہریرہ رض سے وقيل عند طلوع الشمس حكاه الغزالي اور بعض نے کہا وقت
طلوع آفتاب کے یہ قول نقل کیا ہے غزالی نے وقيل اول ساعة بعد طلوع الشمس حكاه الجيلي
والمحب الطبري شارحا التنبيه - اور بعض نے کہا کہ پہلی ساعت ہے بعد طلوع آفتاب کے حکایت
کیا اسکو جیلی اور محب طبری شارحین تنبیہ نے - وقيل في آخر الساعة الثالثة من النهار لحديث ابي هريرة
مرفوعا في آخر ثلاث ساعات منه ساعة من دعا الله فيها استجيب له اخرجه احمد اور بعض نے کہا
وہ تیسری ساعت ہے تین ساعتوں اخیر جمعہ مین سے بسند حدیث ابوہریرہ رض کی مرفوعا کہ تین ساعتوں
اخیر جمعہ سے ایک ساعت ہے جو دعا کرے اللہ سے اوس ساعت مین قبول ہو روایت کیا اسکو احمد نے

وقیل اذا زالت الشمس حکاہ ابن المنذر عن ابی العالیہ ورواہ عبد الرزاق عن الحسن اور بعض نے
کہا وہ ساعت وقت زوال آفتاب کے ہے نقل کیا اسکو ابن منذر نے ابو العالیہ سے اور روایت
کیا اسکو عبد الرزاق نے حسن سے ورویٰ ابن عساکر عن قتادہ قال کانوا یرون الساعۃ المستجاب
فیہا الدعاء اذا زالت الشمس قال ابن حجر وکان ماخذہم فی ذلک انہا وقت اجتماع الملائکۃ وابتداء دخول
وقت الجمعۃ والاذان ونحو ذلک - اور ابن عساکر نے قتادہ سے روایت کی کہا تھے لوگ کہ سمجھتے
تھے کہ ساعت جسمین دعا قبول ہوتی ہے وقت زوال آفتاب کے ہے کہا ابن حجر نے دلیل اونکی
اس مین یہ ہے کہ وہ وقت جمع ہونے فرشتوں کا ہے اور ابتدا داخل ہونے وقت جمعہ کا اور اذان
وغیرہ کا - وقیل اذا اذن المؤذن لصلوۃ الجمعۃ اخرج ابن المنذر عن عائشہ قالت یوم الجمعۃ مثل
یوم عرفۃ تفتح ابواب السماء وفیہ ساعۃ لا یسأل اللہ فیہا العبد شیئا الا اعطاہ قیل ایۃ ساعۃ قالت اذا اذن
المؤذن لصلوۃ الجمعۃ - اور بعض نے کہا جسوقت مؤذن اذان دے نماز جمعہ کی لئے روایت کی
ابن منذر نے عائشہ رض سے کہا عائشہ رض نے روز جمعہ مانند روز عرفہ کو ہے اوسمین کھولی جاتی ہین
دروازے آسمان کے اور اوس مین ایک ساعت ہے کہ جو کچھ بندہ اوسمین اللہ سے مانگتا ہے
دیتا ہے کسینے پوچھا وہ کونسی ساعت ہے کہا جسوقت اذان دے مؤذن جمعہ کے لئے -
وقیل من الزوال الی مصیر الظل ذراعا اخرجہ ابن المنذر عن ابی ذر - اور بعض نے کہا وقت زوال سے
سایہ کے ایک ذراع ہوجانے تک روایت کیا اسکو ابن منذر نے ابو ذر سے - وقیل الی ان یخرج
الامام حکاہ القاضی ابو الطیب - اور بعض نے کہا زوال سے امام کے نکلنے تک نقل کیا اسکو قاضی
ابو الطیب نے - وقیل الی ان یدخل فی الصلوۃ حکاہ ابن المنذر عن ابی السوار العدوی - اور بعض نے
کہا زوال سے نماز مین داخل ہونے تک نقل کیا اسکو ابن منذر نے ابو السوار عدوی سے -
وقیل من الزوال الی غروب الشمس حکاہ الزماری فی نکت التنبیہ - اور بعض نے کہا زوال سے
غروب آفتاب تک نقل کیا اسکو زماری نے نکت التنبیہ مین وقیل عند خروج الامام رواہ ابن
زنجویہ عن الحسن - اور بعض نے کہا وقت خروج امام کے روایت کیا اسکو ابن زنجویہ نے حسن سے

وقیل ما بین خروج الامام الی ان تقام الصلوٰۃ رواہ ابن المنذر عن الحسن والمروزی فی کتاب الجمعہ عن عوف ابن حصرہ - اور بعض نے کہا درمیان خروج امام کی نماز کے قایم ہونے تک روایت کیا اسکو ابن منذر نے حسن سے اور مروزی نے کتاب الجمعہ میں عوف ابن حصرہ سے -

وقیل ما بین خروجہ الی انقضاء الصلوٰۃ رواہ ابن جریر عن موسی وابن عمر موقوفا عن الشعبی - اور بعض نے کہا درمیان خروج امام کے نماز کے ختم ہونے تک روایت کیا اسکو ابن جریر نے موسی اور ابن عمر سے موقوفا اور شعبی سے -

وقیل ما بین ان یحرم البیع الی ان یحل رواہ ابن ابی شیبۃ وابن المنذر عن الشعبی - اور بعض نے کہا وقت حرام ہونے بیع سے اوسکے حلال ہونے تک روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے شعبی سے **ف** وقت حرمت بیع کا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اذان اول سے ہے - اور امام شافعی کے نزدیک اذان دوم سے جو خطیب کے سامنے ہوتی ہے اور وقت حلت کا بعد فراغ نماز کے -

وقیل ما بین الاذان الی انقضاء الصلوٰۃ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عباس - اور بعض نے کہا اذان سے نماز کے تمام ہونے تک روایت کیا اسکو ابن زنجویہ نے ابن عباس سے

وقیل ما بین ان یجلس الامام علی المنبر الی ان تقضی الصلوٰۃ روی مسلم وابوداود من حدیث ابی موسی الاشعری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰۃ قال ابن حجر وہذا القول یمکن ان یتحد مع اللذین قبلہ - اور بعض نے کہا امام کے بیٹھنے کے وقت سے منبر پر نماز کے ادا ہو جانے تک روایت کی مسلم اور ابوداود نے حدیث ابوموسی اشعری سے کہ اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ساعت وقت جلوس امام سے ہے نماز کے تمام ہو جانے تک کہا ابن حجر نے ممکن ہے کہ یہ قول پہلے دو قول کے ساتھ لیا جاوے -

ف یعنے قول اول وقت حرمت بیع سے حلت بیع تک - قول ثانی اذان کے وقت سے نماز کے تمام ہونے تک تو ان دونوں قول میں یہ تیسرا قول داخل ہو سکتا ہے - وقیل من حین یفتتح الخطبۃ حتی یفرغہا رواہ ابن عبد البر بسند ضعیف عن ابن عمر مرفوعا - اور بعض نے کہا

وقت شروع ہونے خطبہ سے خطبہ سے فارغ ہونے تک روایت کیا اسکو ابن عبد البر نے
بسند ضعیف ابن عمر سے مرفوعاً۔ وقیل عند الجلوس بین الخطبتین حکاہ الطیبی اور بعض نے کہا
وقت بیٹھنے امام کے دونون خطبہ میں اسکو نقل کیا طیبی نے وقیل عند نزول الامام من المنبر رواہ ابن المنذر عن ابی بردہ
اور بعض نے کہا وقت اوترنے امام کے منبر سے روایت کیا اسکو ابن منذر نے ابوبردہ سے
وقیل عند اقامۃ الصلوۃ رواہ ابن المنذر عن الحسن وروی الطبرانی بسند ضعیف عن میمونۃ بنت
سعد انہا قالت یا رسول اللہ افتنا عن صلوۃ الجمعۃ قال فیہا ساعۃ لا یدعو العبد فیہا ربہ الا استجاب
لہ قلت ایۃ ساعۃ ہی یا رسول اللہ قال ذلک حین یقوم الامام۔ اور بعض نے کہا وقت اقامت
یعنی تکبیر اولی نماز جمعہ کی ہے روایت کیا اس کو ابن منذر نے حسن سے اور روایت کی طبرانی نے
بسند ضعیف میمونہ بنت سعد سے کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ جواب دیجئے ہمکو نماز جمعہ کی فضیلت سے
فرمایا آپ نے اوسمین ایک ساعت ہے جب دعا کرتا ہے بندہ اوس ساعت مین اپنے رب سے
بیشک قبول ہوتی ہے عرض کیا میں نے وہ کونسی ساعت ہے یا رسول اللہ فرمایا وقت کھڑے
ہونے امام کے ہے نماز جمعہ کے واسطے۔
وقیل من حین اقامۃ الصلوۃ الی تمام الصلوۃ لحدیث الترمذی وحسنہ وابن ماجہ عن عمرو بن عوف قالوا
ایۃ ساعۃ یا رسول اللہ قال حین تقوم الصلوۃ الی الانصراف منہا ورواہ البیہقی فی الشعب بلفظ
ما بین ان ینزل الامام من المنبر الی ان تنقضی الصلوۃ۔ اور بعض نے کہا وقت اقامت سے نماز جمعہ کے
تمام ہونے تک بدلیل حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کے عمرو بن عوف سے کہا اونہوں نے کونسی ساعت
ہے یا رسول اللہ فرمایا نماز کے قایم ہونے کے وقت سے نماز سے لوٹنے کے وقت تک
اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اس لفظ سے وقت اوترنے امام کے منبر سے
نماز کے تمام ہونے تک۔ وقیل ہی الساعۃ التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیہا الجمعۃ رواہ
ابن عساکر عن ابن سیرین۔ اور بعض نے کہا وہ ساعت ہے جسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی
نماز پڑھتے تھے روایت کیا اسکو ابن عساکر نے ابن سیرین سے۔

وقیل من صلوٰۃ العصر الی غروب الشمس رواہ ابن جریر عن ابن عباس موقوفا والترمذی بسند ضعیف

مرفوعا التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس وابن مندۃ عن ابی سعید

مرفوعا فالتمسوہا بعد العصر اغفل ما یکون الناس — اور بعض نے کہا عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک

روایت کیا اسکو ابن جریر نے ابن عباس سے اور ترمذی نے ڈھونڈو ساعت کو جس میں امید ہے

قبول ہونے دعا کی جمعہ کے دن بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک اور ابن مندہ نے

روایت کی ابو سعید سے ڈھونڈو ساعت کو بعد عصر کے کہ یہہ وقت زیادہ غفلت کا ہے اور وقت ہے

جنمین لوگ غافل ہوتے ہین — وقیل فی صلوٰۃ العصر رواہ عبد الرزاق عن یحیی بن اسحاق بن ابی طلحہ

مرفوعا مرسلا — اور بعض نے کہا ساعت عصر کے نماز مین ہے روایت کی عبد الرزاق نے یحیی بن اسحاق ابن ابی طلحہ سے

وقیل بعد العصر الی اخر وقت الاختیار حکاہ الغزالی — اور بعض نے کہا بعد عصر کے ہے آخر وقت

اختیار تک نقل کیا اسکو غزالی نے — وقیل من حین تصفر الشمس الی ان تغیب رواہ عبد الرزاق

عن طاوس — اور بعض نے کہا آفتاب کے زرد ہونے کے وقت سے اوس کے غائب ہونے تک

روایت کی یہہ عبد الرزاق نے طاوس سے —

وقیل اخر ساعۃ بعد العصر اخرجہ ابو داود والحاکم عن جابر مرفوعا ولفظہ فالتمسوہا اخر ساعۃ بعد العصر

اور بعضون نے کہا آخر ساعت ہے عصر کی بعد روایت کے ابو داود اور حاکم نے جابر سے

اور لفظ اوسکا یہہ ہے کہ ڈھونڈو اوسکو آخر ساعت مین بعد عصر کے —

واخرج اصحاب السنن عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ وفیہ ساعۃ لا یصادفہا عبد مسلم وہو یصلی یسال اللہ شیئا

الا اعطاہ ایاہ فقال کعب ذلک فی کل سنۃ یوم فقلت بل فی کل جمعۃ فقرا کعب التوراۃ فقال صدق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ ثم لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ فقال قد علمت ایۃ

ساعۃ ہی اخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ فقلت کیف وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفہا

عبد مسلم وہو یصلی وتلک الساعۃ لا یصلی فقال الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس

مجلس منتظر الصلوة فهو في صلوة قلت بلى قال فهو ذاك وفي الترغيب للاصفهاني من حديث

ابي سعيد الخدري مرفوعا الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة اخر ساعة من يوم الجمعة قبل

غروب الشمس اغفل ما يكون عنه الناس ـ اور روايت كى اصحاب حديث نے ابو ہريرہ

رض سے کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن جسپر آفتاب طلوع

ہوا دن جمعہ کا ہی اور اوسمین ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اوسکو پاوے اور وہ نماز پڑھتا ہو

مانگے اللہ سے کچھ دیتا ہے اوسکو اللہ وہ چیز کہا کعب نے کہ محل ہونے ساعت کا سال

مین ایکدن ہے کہا مینے نہین بلکہ ہر جمعہ مین ہے پہر پڑہی کعب نے توراۃ اور کہا سچ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ نے پہر ملا مین عبد اللہ بن سلام سے اور

مینے اوسکو خبر دی سو کہا عبد اللہ بن سلام نے تجکو معلوم ہے وہ کونسی ساعت ہے وہ آخر

ساعت ہے روز جمعہ کی کہا مینے یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے جو پاتا ہے اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو اور اسوقت نماز نہین پڑہی جاتی ہی

(اسواسطے کہ مکروہ ہی) تو کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے جو کوئی بیٹھے ایک جگہ نماز کے انتظار مین تو وہ نماز ہی مین ہے کہا ابو ہریرہ نے

پس کہا مینے سچ ہے یون ہی فرمایا ہے آپ نے کہا عبد اللہ بن سلام نے پس وہ یہی بات ہے

(یعنی مراد نماز سے انتظار نماز کا ہے اور وہ آخر روز مین ہوسکتا ہے) اور اصفہانی کی ترغیب مین

ابو سعید خدری سے یہ روایت ہے کہ ساعت جسمین دعا مقبول ہوتی ہے روز جمعہ مین سے آخر ساعت

روز جمعہ کے غروب آفتاب سے پہلے کہ زیادہ غافل ہوتے ہین اوس سے لوگ ـ وقیل

اذا تدلى نصف الشمس للغروب اخرجه الطبراني في الاوسط والبيهقي في الشعب عن فاطمة بنت النبي

صلى الله عليه وسلم انها قالت للنبي صلى الله عليه وسلم اي ساعة هي قال اذا تدلى نصف الشمس للغروب

اور بعض نے کہا جب لٹک آوے آدہا سورج واسطے ڈوبنے کے روایت کی طبرانی نے

اور بیہقی نے حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ زہرا رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

پوچھا اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ کونسی ساعت ہے فرمایا آپ نے
جب لٹک آوے نصف آفتاب غروب کے واسطے ۔ **ف** یہ حدیث مرجانہ نے حضرت
سیدۃ النساء رض سے روایت کی ہے اور آخر اوسکا یہ ہے کہ پہر حضرت فاطمہ چہوڑ دیتی تہین
اپنے غلام کو جسکا زید نام تہا کہ دیکہتا رہے آفتاب کو غروب کے وقت اور جب آپکو خبر پہنچاتی
تہی غروب نصف آفتاب سے متوجہ ہو جاتی تہین آپ دعا کے طرف تا آنکہ آفتاب بالکل غروب
ہو جاتا ۔ فہذہ حکایۃ الاقوال فی ذلک قال المحب الطبری اصح الاحادیث فیہا حدیث ابی موسیٰ فی
مسلم واشہر الاقوال فیہا قول عبد اللہ بن سلام قال ابن حجر وما عداہما اما ضعیف الاسناد او موقوف
استند قائلہ الی اجتہاد دون توقیف ۔ سو یہ حکایہ اقوال ہین ساعت کے بیان مین کہا محب
طبری نے سب حدیثون مین زیادہ صحیح حدیث اسباب مین حدیث ابو موسیٰ کی ہے مسلم مین ۔ اور
قولون مین زیادہ مشہور قول عبد اللہ بن سلام کا ہے کہا ابن حجر نے اور ماسوا ان دونون
کے یا ضعیف الاسناد ہے یا موقوف ہے کہ منسوب کیا اوسکے کہنے والے نے اپنی رای
اور اجتہاد کیطرف نہ کسیکے بتلانے سے ثم اختلف السلف ای القولین المذکورین ارجح فرجح کلا من المرجحین فرجح
ما فی حدیث ابی موسیٰ البیہقی وابن العربی والقرطبی وقال النووی انہ الصحیح او الصواب
ورجح قول ابن سلام احمد بن حنبل وابن راہویہ وابن عبد البر وابن الزملکانی من الشافعیۃ ۔
پہر اختلاف کیا ہے سلف نے کہ دونون قول مذکورین سے کونسا قول زیادہ راجح ہے سو
ترجیح دی ہے ہر ایک قول کو ترجیح دینے والون نے تو جو کچہہ ابو موسیٰ کی حدیث مین ہے اوسکو
بیہقی اور ابن عربی اور قرطبی نے ترجیح دی ہے اور کہا نووی نے یہہ صحیح ہے یا صواب ہے
اور عبد اللہ بن سلام کے قول کو احمد بن حنبل اور ابن راہویہ اور ابن عبد البر اور ابن زملکانی نے
شافعیہ مین سے ترجیح دی ہے ۔ قلت وبہا امر وذلک ان ما اوردہ ابو ہریرۃ علی ابن
سلام من انہا لیست ساعۃ صلوۃ وارد علی حدیث ابی موسیٰ ایضا لان حال الخطبۃ لیست ساعۃ
صلوۃ وتمیز ما بعد العصر بانہا ساعۃ دعاء وقد قال فی الحدیث یسال اللہ شیئا ولیس حال الخطبۃ

ساعة دعاء لانه مامور فيها بالانصات وكذلك غالب الصلوة ووقت الدعاء منها اما عند الافتتاح او في

السجود او التشهد فان حمل الحديث على هذه الاوقات انتظم وتحمل قوله وهو قائم يصلي على حقيقته

في هذين الموضعين وعلى مجازه في الافتتاح اي يريد الصلوة وهذا التحقيق حسن فتح الله به ويظهر

ترجيح رواية ابي موسى على قول ابن سلام لابقاء الحديث على ظاهره من قوله يصلي ويسال

فانه اولى من حمله على انتظار الصلوة لانه مجاز بعيد وموهم ان انتظار الصلوة شرط في الاجابة

ولانه لا يقال في منتظر الصلوة قائم يصلي وان صدق انه في صلوة لان لفظ قائم يشعر بملابسة الفعل

میں کہتا ہوں یہاں ایک امر ہے اور وہ یہ ہے کہ جو اعتراض ابو ہریرہؓ نے عبد اللہ بن سلامؓ پر کیا یعنی آخر ساعت روز جمعہ کی ساعت نماز کی نہیں
ابو موسیٰ کی حدیث پر بھی وارد ہے کیونکہ وقت خطبہ کا بھی وقت نماز کا نہیں ہے اور بعد عصر کو تو اسطرح نماز کہا ہے کہ وہ ساعت دعا کی تو
ہے حال آنکہ حدیث میں کہا ہے کہ دعا کرے اور خطبہ کا وقت دعا کا وقت نہیں ہے کیونکہ خطبہ کے
وقت تو حکم چپ رہنے کا ہے اور ایسے ہی اکثر نماز میں خاموشی ہے اور دعا کا وقت نماز میں
یا تکبیر اولیٰ ہے یا سجدہ یا تشہد یعنے التحیات تو اگر حدیث میں ان تینوں وقتوں میں سے
کوئی وقت مراد ہو تو مطلب واضح ہو جائے گا اور درصورت اس قول سے کہ وہ کھڑا نماز پڑھتا ہو
سجدہ اور تشہد میں حقیقی معنے نماز کے مراد لئے جاویں گے اور تکبیر اولیٰ میں معنے مجازی
یعنے ارادہ نماز کا۔ اور یہ اچھی تحقیق ہے جو اللہ نے کھولی اور اس سے ظاہر ہوتی ہے ترجیح
روایت ابو موسے کی عبد اللہ بن سلام کے قول پر اسواسطے کہ اس صورت میں حدیث اپنے ظاہر معنی پر
باقی رہتی ہے اس قول میں (کہ نماز پڑھتا ہو اور سوال کرے) کیونکہ یہ بہتر ہے اس سے کہ نماز
پڑھنے سے انتظار نماز کا مراد ہو کہ یہ مجاز بعید ہو اور اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ انتظار نماز کا
قبول دعا کے واسطے شرط ہے اور اسواسطے کہ نماز کے منتظر کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے
اگرچہ یہ سچ ہے کہ وہ نماز میں ہے (یعنی حدیث کی رو سے) کیونکہ لفظ قایم کا خبر دیتا ہے تعلق
فعل سے۔ (یعنی قیام نماز کا پایا جاوے نہ یہ کہ صرف انتظار ہی ہو اور قیام کچھ بھی نہ ہو)۔

والذی استخیر اللہ واقول بہ من ہذہ الاقوال انہا عند اقامۃ الصلوۃ وغالب الاحادیث المرفوعۃ

تشهد له اما حديث ميمونة فصريح فيه وكذا حديث عمرو بن عوف ولا تنافيه حديث ابي موسى لانه
ذكر انها فيما بين ان يجلس الامام الى ان تنقضي الصلوة وذلك صادق بالاقامة بل منحصر
منها لان وقت الخطبة ليس وقت صلوة ولا دعاء ووقت الصلوة ليس وقت دعاء في
غالبها ولا يظن انه اراد استغراق هذا الوقت قطعا لانها خفيفة بالنصوص والاجماع ووقت الخطبة
والصلوة متسع وغالب الاقوال المذكورة بعد الزوال او عند الاذان تحمل على هذا فترجع اليه
ولا تنافي وقد اخرج الطبراني عن عوف بن مالك الصحابي قال اني لارجو ان تكون ساعة
الاجابة في احدى الساعات الثلث اذا اذن المؤذن وما دام الامام على المنبر وعند الاقامة واقوى
شاهد له حديث الصحيحين وهو قائم يصلي فاحمل وهو قائم على القيام للصلوة عند الاقامة ويصلي
على الحال المقدرة فتكون هذه الجملة الحالية شرطا في الاجابة فانها مختصة لمن شهد الجمعة ليخرج
من تخلف عنها هذا ما ظهر لي في هذا المحل من التقدير والله اعلم بالصواب ۔ اور جس امر کا مین
استخارہ کرتا ہون اللہ سے اور جسکا مین قائل ہون ان قولون مین سے یہ ہے کہ ساعت
تکبیر اولے کے وقت ہی اور بہت سی حدیثین مرفوع اسپر شہادت کرتی ہین حدیث میمونہ تو اس
باب مین صاف و صریح ہے اور ایسے ہی حدیث عمرو بن عوف کی اور حدیث ابو موسی کی بھی کچھ اسکے
برخلاف اور منافی نہین کیونکہ اونہون نے کہا ہے کہ ساعت وقت بیٹھنے امام کے ممبر پر نماز کے
ختم ہونے تک ہے اور یہ تکبیر اولے پر صادق آتا ہے بلکہ تکبیر ہی مین منحصر ہے اسلئے کہ خطبہ کا
وقت نماز کا وقت نہین نہ دعا کا اور نماز کا وقت غالبًا دعا کا وقت نہین اور یہ نہ گمان کیا جاوے
کہ سارا وقت مراد ہے کیونکہ ساعت بہت تھوڑی ہے حدیثون اور اجماع کی رو سے اور خطبہ
اور نماز کا وقت بہت فراخ ہے اور اکثر قول جنمین بعد زوال یا وقت اذان مذکور ہے اسیطرف
رجوع ہو سکتے ہین (یعنے وقت تکبیر اولے کیطرف) اور کچھ مخالفت نہین اور روایت کی طبرانی نے
عوف بن مالک صحابی سے کہا عوف نے مین امید کرتا ہون کہ ساعت اجابت کی ان تین وقت مین سے
کسی وقت ہو وقت اذان موذن کے ۔ اور جب تک امام منبر پر ہے اور وقت تکبیر کے اور زیادہ قوی

شاہد اسکا حدیث بخاری اور مسلم کی ہے جسمین یہہ لفظ ہے (کہڑا نماز پڑہتا ہو) سو محمول کیا گیا کہڑا ہونا نماز کے کہڑے ہونے پر تکبیر کے وقت اور نماز پڑہنا حال مقدر ہے اور ہوگا یہ جملہ حالیہ (یعنے یہ جملہ کہ درحالیکہ کہڑا نماز پڑہتا ہو) شرط اجابت دعا کی اسلئے کہ اجابت اوسکے لئے ہے جو جمعہ مین حاضر ہوا تاکہ خارج رہے اس سے وہ شخص جسنے جمعہ ترک کیا یہہ وہ ہے جو مجکو ظاہر ہوا اس مقام پر تقریر سے واللہ اعلم بالصواب —

وقال ابن سعد فی طبقاتہ اخبرنا عفان بن مسلم حدثنا حماد بن سلمۃ اخبرنا علی بن زید بن جدعان ان عبداللہ بن نوفل والمغیرۃ بن نوفل کانوا من قرار قریش وکانوا یبکرون الی الجمعۃ اذا طلعت الشمس یریدون بذلک الساعۃ التی ترجے فنام عبداللہ بن نوفل فدخ فی ظہرہ وقیل ہذہ الساعۃ التی تریدو فرفع راسہ فاذا مثل غمامۃ تصعد الی السماء وذاک حین زالت الشمس —

اور کہا ابن سعد نے طبقات مین کہ خبر دی مجکو عفان ابن مسلم نے اونسنے حدیث کی حماد بن سلمہ نے اونکو خبر دی علی بن زید بن جدعان نے یہ کہ عبداللہ بن نوفل اور مغیرہ بن نوفل تہے قریش کی قاریوں مین اور سویرے جاتے تہے جمعہ مین جب طلوع ہوتا آفتاب بارادہ اوس ساعت کے جسمین امید اجابت دعا کی ہے تو سو گئے عبداللہ بن نوفل تو کسینے کچہہ اونکی پیٹہہ مین چبویا اور کہا یہ وہ ساعت ہے جسکو تو چاہتا ہے پہر سر اوٹہایا عبداللہ بن نوفل نے تو ناگہان ایک بادل سا آسمان پر چڑہتا دیکہا اور یہہ وقت زوال آفتاب کے تہا —

فائدہ احتج من قال بتفضیل اللیل علے النہار بان فی کل لیلۃ ساعۃ اجابۃ کما ثبت فی الاحادیث الصحیحۃ ولیس ذلک فی النہار سوی فی یوم الجمعۃ — دلیل لایا ہے وہ شخص جو قائل ہے رات کی فضیلت کا دن پر یہہ کہ ہر رات مین ایک ساعت اجابت دعا کی ہے چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے اور دنوں مین نہین سوا روز جمعہ کے —

ف حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ستروین مکتوب مین جلد ثالث مکتوبات سے لکہا ہے کہ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ نے فرمایا کہ ہم ایک عجائب

درویشون کی تہی کہ سخن ساعت مرجوہ سے جو روز جمعہ مین ودیعت رکہی ہے درمیان آیا
کہ اگر میسر ہو تو اوس ساعت مین حق سبحانہ تعالے سے کیا مانگے پہر کسینے کچھ کہا جب میری نوبت
پہونچی تو مینے کہا کہ اوس ساعت مین صحبت ارباب جمعیت کی طلب کرے جسکے ضمن مین سب
سعادتین میسر ہین۔ انتہی۔ مترجم واحق ما قال

الخصوصیۃ الثامنۃ والخمسون الصدقۃ فیہ تتضاعف علے غیرہا من الایام —
اٹہاونین خصوصیت صدقہ کا ثواب روز جمعہ مین دونا ہوتا ہے اور دنون سے —

اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن کعب قال الصدقۃ تضاعف یوم الجمعۃ —
ابن ابی شیبہ نے کعب سے روایت کی کہا ثواب صدقہ کا دونا ہوتا ہے روز جمعہ مین —

الخصوصیۃ التاسعۃ والخمسون ان الحسنۃ والسیئۃ فیہ تضاعف — اونسٹہوین خصوصیت
یہ کہ نیکی اور بدی دونی ہوتی ہے جمعہ کے دن — اخرج ابن ابی شیبۃ عن کعب
قال یوم الجمعۃ تضاعف فیہ الحسنۃ والسیئۃ — کعب سے روایت ہے کہا جمعہ کے دن دونی
ہوتی ہے نیکی اور بدی — واخرج الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعا
تضاعف الحسنات یوم الجمعۃ — اور حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نیکیان دونی ہوتی ہین
جمعہ کے دن — واخرج حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال من طریق
الہیثم بن حمید قال اخبرنی ابو سعید قال بلغنی ان الحسنۃ تضاعف یوم الجمعۃ والسیئۃ تضاعف
یوم الجمعۃ — اور ابو سعید سے روایت ہے کہا انہون نے مجھکو خبر پہونچی کہ نیکی دوچند ہو جاتی
ہے جمعہ کے دن اور بدی دوچند ہو جاتی ہے جمعہ کے دن —

واخرج عن المسیب ابن رافع قال من عمل خیرا فی یوم الجمعۃ ضعف بعشرۃ اضعافہ
فی سائر الایام ومن عمل شرا فمثل ذلک — اور مسیب بن رافع سے روایت ہے کہا جسنے نیک
عمل کیا جمعہ کے دن زیادہ کیا جاوے گا دس گنے تک اور دنون سے اور جسنے برا عمل کیا
تو وہ بھی ایسا ہے —

الخصوصیۃ الستون قراءۃ حم الدخان یومہا ولیلتہا - ساٹھویں خصوصیت پڑھنا
سورہ حم دخان کا جمعہ کے دن اور رات میں -

اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا
حم الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ - ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسنے پڑھی سورہ حم دخان شب جمعہ میں بخشا گیا - واخرج الطبرانی
والاصبہانی عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا حم الدخان
فی لیلۃ الجمعۃ اویوم الجمعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ - اور ابوامامہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے حم الدخان جمعہ کی رات [illegible] یا جمعہ
کے دن میں بنا دے گا اللہ اوس کے لئے گھر بہشت میں -

واخرج الدارمی عن ابی رافع قال من قرا الدخان فی لیلۃ الجمعۃ اصبح مغفورا لہ
وزوج من الحور العین - اور ابورافع سے روایت ہے کہ جسنے پڑھی سورہ دخان شب جمعہ میں
صبح کرے گا بخشا گیا اور حور عین سے اوسکا نکاح کیا جاویگا -

الخصوصیۃ الحادیۃ والستون قراءۃ یس لیلتہا - اکسٹھویں خصوصیت شب جمعہ میں
سورہ یس کا پڑھنا - اخرج البیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قرا لیلۃ الجمعۃ حم الدخان ویس اصبح مغفورا لہ - ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے شب جمعہ میں سورہ حم دخان
اور سورہ یس صبح کریگا بخشا گیا - واخرجہ الاصفہانی بلفظ من قرا یس فی لیلۃ
الجمعۃ غفر لہ - اور اصفہانی نے اس لفظ کے ساتھ روایت کی کہ جو پڑھے سورہ یس شب جمعہ میں
بخشا جاویگا -

الخصوصیۃ الثانیۃ والستون قراءۃ ال عمران فیہ - باسٹھویں خصوصیت پڑھنا
سورہ ال عمران کا جمعہ کے دن - اخرج الطبرانی بسند ضعیف عن ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ السورۃ التی یذکر فیہا آل عمران یوم الجمعۃ صلی اللہ علیہ وملائکتہ حتی تغیب الشمس ۔ اور ابن عباس رضؓ سے بسند ضعیف روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی وہ سورہ جسمین آل عمران کا ذکر ہے جمعہ کے دن رحمت بہیجتا ہے اللہ اور اوس کے فرشتے اوسپر غروب آفتاب تک ۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والستون قراءۃ سورۃ ہود فیہ ۔ تریسٹہوین خصوصیت پڑہنا سورہ ہود کا جمعہ کے دن ۔ اخرج الدارمی فی مسندہ والبیہقی فی الشعب وابو الشیخ وابن مردویہ فی تفسیرہا عن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرؤا سورۃ ہود یوم الجمعۃ کعب رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو تم سورہ ہود جمعہ کے دن

الخصوصیۃ الرابعۃ والستون قراءۃ البقرۃ وآل عمران لیلتہا ۔ چونسٹہوین خصوصیت پڑہنا سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کا شب جمعہ مین ۔

اخرج الاصفہانی فی الترغیب عن عبد الواحد بن ایمن تابعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ البقرۃ وآل عمران فی لیلۃ الجمعۃ کان لہ من الاجر ما بین لبیدا وعروبا فلبیدا الارض السابعۃ وعروبا السماء السابعۃ عبد الواحد بن ایمن تابعی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی سورہ بقرہ اور آل عمران شب جمعہ مین ملیگا اوسکو ثواب لبیدا اور عروبا تک سو لبیدا ساتوین زمین ہے اور عروبا ساتوان آسمان ۔

ف مراد اس سے کثرت ثواب ہے ۔ واللہ اعلم ۔

واخرج حمید بن زنجویہ عن وہب بن منبہ قال من قرأ لیلۃ الجمعۃ سورۃ البقرۃ وآل عمران کان لہ نورا ما بین عریبا وعجیبا فعریبا العرش وعجیبا اسفل الارضین ۔ اور وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جسنے پڑہی شب جمعہ مین سورہ بقرہ اور آل عمران ہوگا اوس کے لئے نور عریبا سے عجیبا تک سو عریبا عرش ہے اور عجیبا سب سے نیچے کی زمین ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والستون ۔ الذکر الموجب للمغفرۃ قبل صبح یومہا ۔

پچیسویں خصوصیت ذکر جو موجب مغفرت کا ہے جمعہ کی صبح سے پیشتر۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قال قبل صلوٰۃ الغداۃ یوم الجمعۃ ثلاث مرات استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ
غفرت ذنوبہ وان کانت اکثر من زبد البحر۔ انس رضہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا قبل نماز صبح کے جمعہ کے دن تین بار استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ بخشے جاوینگے اوس کے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگ
سے زیادہ ہوں۔

الخصوصیۃ السادسۃ والعشرون ۔ ما یقال لیلۃ الجمعۃ ۔ چھبیسویں خصوصیت
جمعہ کی رات جو پڑھا جاتا ہے۔ **اخرج** البزار عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا شہر رمضان واذا کان لیلۃ الجمعۃ
قال ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر۔ انس رضہ سے روایت ہے کہ جب رجب کا مہینا آتا یعنے رجب کا
چاند دیکھتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے۔ اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان
(یعنے بار خدایا برکت دے ہمارے لئے یعنے طاعت اور عبادتوں میں ہمارے رجب شعبان میں
اور پہونچا ہمکو رمضان تک یعنے سارا رمضان پاویں اور توفیق ہو اوسکی روزوں اور تراویح کی)
اور جب جمعہ کی رات آتی تو کہتے ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر (یعنے یہہ رات روشن اور دن چمکتا ہے)

الخصوصیۃ السابعۃ والعشرون الاکثار من الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یومہا ولیلتہا ۔ ستائیسویں خصوصیت کثرت سے درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
جمعہ کے دن اور رات میں۔

واخرج ۔ ابو داؤد والحاکم وصححہ وابن ماجہ عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ
فاکثروا من الصلوٰۃ علی فیہ فان صلوٰتکم معروضۃ علی ۔ اوس بن اوس سے روایت ہے

کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بہتر دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اوس میں پیدا کئے گئے آدم اور اوسمین قبض کی گئی اونکی روح اور اوسمین ہوگا صور پہونکنا واسطے زندہ کرنے مردونکے اور اسی میں ہوگا نفخہ موت کا سو بہت بہیجو درود مجہپر جمعہ کے دن کہ مقرر درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجہپر واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علیّ فی اللیلۃ الزہراء والیوم الازہر فان صلوتکم تعرض علیّ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بہیجو مجہپر چمکتے رات اور چمکتے دن تحقیق درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجہپر صح۔

واخرج البیہقی فی الشعب عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علیّ فی کل یوم جمعۃ فمن کان اکثرہم علیّ صلوۃ کان اقربہم منی منزلۃ۔ اور ابو امامہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے بہیجو درود مجہپر جمعہ کے دن سو جو زیادہ بہیجنے والا ہے مجہپر درود زیادہ نزدیک ہوگا مجہسے مرتبہ میں۔

واخرج عن انس قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علیّ فی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ فمن فعل ذلک کنت شہیدا او شافعا یوم القیامۃ۔ اور انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بہیجو درود مجہپر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات سو جو کوئی ایسا کرے گا لکہا جاویگا شہید یا شافع قیامت کے دن۔

ف یعنے شہید کا درجہ پاوے گا یا شفاعت کا درجہ یعنی شفاعت کرے گا گنہگارون کی۔

واخرج عن انس مرفوعا من صلے علیّ یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ سبعین من حوائج الاخرۃ وثلاثین من حوائج الدنیا۔ اور انس رض سے روایت ہے کہ جو درود بہیجے گا مجہپر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں روا کرے گا اللہ اوسکی سو حاجتیں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔

واخرج عن علیّ قال من صلے علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء

یوم القیامۃ و علی وجہہ نور۔ اور علی رضہ سے روایت ہے کہا جو درود بھیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن سو بار آوے گا قیامت کے دن اس حال مین کہ اوسکے موہنہ پر نور ہوگا۔

واخرج الاصبہانی فی ترغیبہ عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے علیّ فی یوم الجمعۃ الف مرۃ لم یمت حتی یری مقعدہ فی الجنۃ ۔ اور انس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو درود بھیجے مجھپر جمعہ کے دن ہزار بار وہ نمرے گا جب تک اپنی جگہ بہشت مین نہ دیکھ لے گا ۔

واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن زید بن وہب قال قال لی ابن مسعود لا تدع اذا کان یوم الجمعۃ ان تصلے علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم الف مرۃ تقول اللہم صل علی محمد وال محمد النبی الامی۔ اور زید بن وہب سے روایت ہے کہا زید نے کہا مجھسے ابن مسعود نے مت چھوڑ تو درود بھیجنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن ہزار بار اللہم صل علی محمد وال محمد النبی الامی۔

مترجم کہتا ہے کہ درود شریف کے فضائل اور اعوال اور اوقات اور صیغون سے کتب سلف اور خلف بھری ہوئی ہین خداوند تعالے ہر مسلمان کو توفیق دے آمین ۔

الخصوصیۃ الثامنۃ والتاسعۃ والسبعون والسبعون ۔

عیادۃ المریض وشہود الجنازۃ وشہود النکاح والعتق فیہ۔ اٹھہترین اور اونہترین ستر ین خصوصیت بیمار پرسی اور حاضر ہونا جنازہ اور نکاح مین اور غلام کا آزاد کرنا جمعہ کے دن ۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الجمعۃ وصام یومہ وعاد مریضا وشہد جنازۃ وشہد نکاحا وجبت لہ الجنۃ ۔

واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابی سعید وزاد والتصدق واعتق ولم یذکر شہود النکاح ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز جمعہ کی پڑہی اور روزہ رکھا اور عیادت کی مریض کی اور حاضر ہوا جنازہ اور نکاح مین واجب ہوئی اوسکے واسطے جنت اور روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلے نے حدیث ابی سعید سے اور یہ لفظ زیادہ کیا (اور خیرات کی اور غلام

ازاد کیا) اور نکاح کا حاضر ہونا ذکر نہین کیا۔

واخرج البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصبح یوم الجمعۃ صائما وعاد مریضا وشہد جنازۃ وتصدق بصدقۃ فقد اوجب ۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ مین اور عیادت کی مریض کی اور حاضر ہوا جنازہ مین اور کچھہ خیرات کی تو اوس نے مقرر جنت واجب کی ۔

واخرج ابن عدی والبیہقی فی الشعب عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اصبح یوم الجمعۃ صائما وعاد مریضا واطعم مسکینا وشیع جنازۃ لم یتبعہ ذنب اربعین سنۃ قال البیہقی ہذا یوکد حدیث ابی ہریرۃ وکلاہما ضعیف ۔ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ مین اور مریض کی عیادت کی اور کہانا کہلایا مسکین کو اور پیچہے چلا جنازہ کے نہ لاحق ہوگا اوسکو کوئی گناہ چالیس برس تک کہا بیہقی نے یہ حدیث تاکید تی ہے ابوہریرہ کی حدیث کے اور دونون ضعیف ہین ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والسبعون

اخرج البیہقی فی الشعب عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قال ہذہ الکلمات سبع مرات فی لیلۃ الجمعۃ فمات فی تلک اللیلۃ دخل الجنۃ ومن قالہا یوم الجمعۃ فمات فی ذلک الیوم دخل الجنۃ من قال اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وابن عبدک وفی قبضتک وناصیتی بیدک اصبحت علے عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اکہتروین خصوصیت انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہے یہ کلمات سات بار جمعہ کی رات مین پہر مر گیا اس رات مین داخل ہوگا جنت مین اور جسنے کہے جمعہ کے دن پہر مر گیا اوس دن داخل ہوگا جنت مین جسنے کہا اللہم انت ربی لا الہ الا انت

خلقتنی وانا عبدک وابن عبدک دفی قبضتک دناصیتی بیدک امسیت علے عہدک ووعدک ما استطعت واعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنب الا انت

الخصوصیۃ الثانیۃ والسبعون اخرج ایضاً عن عائشہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا ظہر فی الصیف استحب ان یظہر لیلۃ الجمعۃ واذا دخل البیت فی الشتاء استحب ان یدخل البیت لیلۃ الجمعۃ واخرج مثلہ عن ابن عباس ۔ بہترویں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب باہر نکلنا چاہتے گرمی کے موسم مین تو دوست رکھتے جمعہ کی رات کو باہر نکلنا اور جب داخل ہونا چاہتے اپنے گھر جاڑون مین تو دوست رکھتے داخل ہونا جمعہ کی رات اور ایسے ہی ابن عباس سے روایت ہو ۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والسبعون اخرج الطبرانی عن عبداللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا صلے الجمعۃ یخرج فدار فی السوق ساعۃ ثم رجع الی المسجد فقیل لہ لم تفعل ہذا فقال رایت سید المرسلین یفعلہ قلت کان حکمتہ امتثال قولہ تعالے فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ ۔ تہتروین خصوصیت عبداللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ جب وہ پڑھ چکتے نماز جمعہ کی تو نکلتے بازار مین تھوڑی دیر پھر لوٹ آتے مسجد مین سو ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیون کرتے ہو بولے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا کرتے تھے مین کہتا ہون شاید حکمت اسکی بجا آوری حکم الٰہی کی ہو کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے پھر جب تمام ہو چکی نماز تو پھیل پڑو زمین مین ۔ اور ڈہونڈہو اللہ کا فضل ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والسبعون انتظار العصر بعد ہا تعدل عمرۃ چوہتروین خصوصیت انتظار نماز عصر کا بعد جمعہ کے برابر عمرہ کے ہے ثواب مین ۔

اخرج البیہقی فی الشعب عن سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لکم فی کل جمعۃ حجۃ وعمرۃ فالحجۃ الہجیر الی الجمعۃ والعمرۃ انتظار العصر بعد الجمعۃ ۔

سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تمہارے
لئے ہر جمعہ کے دن حج اور عمرہ ہے سورج دن ڈھلتے ہی جانا ہی جمعہ میں اور عمرہ انتظار عصر کا ہے
بعد جمعہ کے ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والسبعون صلوۃ حفظ القرآن فی لیلتہا ۔ جمعہ میں

حضوصیت نماز حفظ قرآن کی شب جمعہ میں ۔

اخرج الترمذی والحاکم والبیہقی فی الدعوات عن ابن عباس ان علیا قال لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تفلت ہذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیہ فقال الا اعلمک کلمات
ینفعک اللہ بہن وتنفع بہن من علمتہ ویثبت ما تعلمت فی صدرک اذا کان لیلۃ الجمعۃ فان استطعت
ان تقوم فی ثلث اللیل الاخر فانہا ساعۃ مشہودۃ والدعاء فیہا مستجاب وقد قال اخی یعقوب لبنیہ
سوف استغفر لکم ربی یقول حتی تاتی لیلۃ الجمعۃ فان لم تستطع فقم فی وسطہا فان لم تستطع فقم فی
اولہا فصل اربع رکعات تقرا فی الرکعۃ الاولی بفاتحۃ الکتاب وسورہ یس وفی الرکعۃ الثانیۃ بفاتحۃ
الکتاب وحم الدخان وفی الرکعۃ الثالثۃ بفاتحۃ الکتاب والم تنزیل السجدہ وفی الرکعۃ الرابعۃ بفاتحۃ
الکتاب وتبارک المفصل فاذا فرغت من التشہد فاحمد اللہ واحسن الثناء علی اللہ وصل علی وعلی
سائر النبیین واستغفر للمومنین والمومنات ولاخوانک الذین سبقوک بالایمان وقل فی آخر ذلک
اللہم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک
عنی اللہم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسالک یا اللہ یا رحمن
بجلالک ونور وجہک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یرضیک
عنی اللہم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسالک یا اللہ یا رحمن
بجلالک ونور وجہک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان
تشرح بہ صدری وان تستعمل بہ بدنی فانہ لا یعیننی علی الحق غیرک ولا یؤتیہ الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم ۔ تفعل ذلک ثلث جمع او خمسا او سبعا باذن اللہ تعالیٰ والذی بعثنی بالحق [illegible]

مومن فقط قال ابن عباس فواللہ مالبث علی الا خمسا او سبعا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی مثل ذلک المجلس فقال یا رسول اللہ انی کنت فیما خلا لا آخذ الا اربع ایات ونحوھن
فاذا قرأتھن علی نفسی تفلتن وانا اتعلم الیوم اربعین آیۃ ونحوھا فاذا قرأتھا علی نفسی فکانما کتاب اللہ
بین عینی ولقد کنت اسمع الحدیث فاذا رددتہ تفلت وانا الیوم اسمع الاحادیث فاذا تحدثت بھا لم اسقط
منہا حرفا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک مومن ورب الکعبہ ـ

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا حضرت علی رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نکل گیا یہ قرآن میرے سینہ سے سو میں اپنے تئیں اوسپر قادر نہیں پاتا سو فرمایا آپنے میں تعلیم
کرتا ہوں تجکو کلمات کہ نفع دیگا اللہ تجکو اونسے اور نفع دیگا اوسکو جسکو تو سکہاوے اور تہم جاویگا
جو کچھ تو سیکھے گا تیرے سینہ میں جب ہو رات جمعہ کی سو اگر تجکو قدرت ہو کہڑے ہونے کی رات کے
اخیر تہائی میں تو بہتر ہے کیونکہ اوسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اور بیشک
کہا تہا میرے بہائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہ میں بخشش چاہونگا تمہاری اپنے رب سے
یہہ کہنا اسواسطے تہا کہ شب جمعہ آجاوے (یعنی فی الفور دعاء مغفرت نکرتا اور آیندہ کا وعدہ کرنا
بانتظار شب جمعہ کے تہا) پہر اگر تجکو نہ قدرت ہو اوسپر تو کہڑا ہو رات کے بیچ میں ـ (یعنی آدہی
رات کے وقت) پہر اگر اس کے بہی قدرت نہو تو کہڑا ہو اول شب میں تو پڑہ چار رکعت نماز پہلی رکعت
میں سورہ فاتحہ اور سورہ یس اور دوسری میں سورہ فاتحہ اور سورہ حم دخان اور تیسری میں سورہ
فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتہی میں سورہ فاتحہ اور تبارک الذی پہر جب فارغ ہو التحیات سے
تو خوب حمد وثنا کر اللہ کی اور درود بہیج مجہپر اور سب نبیوں پر اور دعاء مغفرت کر واسطے ایمان والے مرد
اور ایمان والی عورتوں کے اور اپنے اگلے ایمان والے بہائیوں کے لئے اور اوسکے آخر میں یہہ دعا
پڑہ ـ اللہم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر
فیما یرضیک عنی اللہم بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسألک
یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجہک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو

الٰہی برضیک عنی اللہم بدیع السموات والارض ذو الجلال والاکرام والعزۃ التی لاترام اسألک یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجہک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری وان تستعمل بہ بدنی فانہ لایعیننی علی الحق غیرک ولا یؤتیہ الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اسکو کرے تین جمعہ یا پانچ یا سات بحکم اللہ تعالیٰ قسم اوسکی جسنے مجھکو بھیجا ہے حق کیساتھ نہ چوکیگا کوئی مومن ہرگز۔

کہا ابن عباس نے سو قسم ہے اللہ کی نگذری تھی علی پر مگر پانچ یا سات جمعہ کہ تشریف لے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ویسے ہی جلسے مین تو کہا علی نے یا رسول اللہ مین اس سے پہلے نہین سبق لیتا تھا مگر چار آیت یا اوس کے قریب پھر جب مین پڑھتا تھا اونکو اپنے دل مین نکلجاتے تھین اور اب چالیس آیت اور اوس کے قریب سیکھ لیتا ہون پھر جب پڑھتا ہون اونکو اپنے دل مین تو گویا کتاب اللہ کی میری آنکھون کے سامنے ہے اور مین حدیث کو سنتا تھا پھر جب دوہراتا نکلجاتے تھے اور اب مین سنتا ہون بہت سی حدیثین پھر جب روایت کرتا ہون تو نہین بھولتا اونمین سے ایک حرف سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت تو مومن ہے قسم رب الکعبہ کی۔

الخصوصیۃ السادسۃ والسبعون زیارۃ القبور یومہا ولیلتہا۔

چہتر[؟]وین خصوصیت زیارۃ کرنا قبرونکا جمعہ کے دن اور رات مین۔

اخرج الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ قال

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا۔

اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی قبر اپنے ماباپ کی یا ایک کی اونمین سے جمعہ کے دن مغفرت ہوگی اوس کی اور لکہا جاویگا نیکی کرنے والا والدین کے ساتھ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والسبعون علم الموتی بزیارۃ الاحیاء فیہ

ستترویں خصوصیت مردوں کو علم ہو جانا زندوں کی زیارت کرنے کا جمعہ کے دن (یعنے اور دونوں سے زیادہ)

اخرج ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب عن محمد بن واسع قال بلغنی ان الموتے یعلمون بزوارہم یوم الجمعۃ ویوما قبلہ ویوما بعدہ - محمد بن واسع سے روایت ہے کہا پہونچی مجکو یہہ بات کہ مردوں کو علم ہو جاتا ہے اپنی زیارت کرنے والوں کا جمعہ کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایکدن اوس سے پیچھے -

ف بسبب قرب معنوی کے قبور سے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ شناخت اول روز مین زیادہ ہو اخر سے اور اسیواسطے زیارت قبور کے اول وقت مستحب ہے اور حرمین شریفین مین اسی کی عادت ہے (شرح سفر السعادت)

واخرجا عن الضحاک قال من زار قبرا یوم السبت قبل طلوع الشمس علم المیت بزیارتہ قیل وکیف ذلک قال لمکان یوم الجمعۃ - اور ضحاک سے روایت ہے کہا جسنے زیارت کی کسی قبر کی ہفتہ کے دن قبل طلوع آفتاب کے جان لیتا ہے مردہ اوسکی زیارت کرنے کو کسینے پوچھا یہہ کیونکر جواب دیا بسبب مرتبہ روز جمعہ کے -

الخصوصیۃ الثامنۃ والسبعون عرض اعمال الاحیاء علے اقاربہم من الموتے فیہ - اٹہترویں خصوصیت پیش ہونا اعمال زندوں کا مردوں پر اونکے کنبہ والوں مین سے جمعہ کے دن - اخرج الترمذی الحکیم فی نوادر الاصول من حدیث عبد الغفور بن عبد العزیز عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین ویوم الخمیس علے اللہ وتعرض علے الانبیاء والاباء والامہات یوم الجمعۃ فیفرحون بحسناتہم وتزداد وجوہہم بیاضا و اشراقا - نوادر الاصول مین حدیث عبد الغفور بن عبد العزیز سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے جاتے ہین اعمال دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اللہ صاحب پر اور پیش کئے جاتے ہین - انبیا اور مادران اور پدران پر

جمعہ کے دن سو وہ خوش ہوتے ہین اونکی نیکیون سے اور زیادہ ہو جاتی ہے اون کے موہنہ پر سفیدی اور روشنی ـ

واخرج احمد بسند جید عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اعمال بنی آدم تعرض کل خمیس لیلۃ الجمعۃ فلا یقبل عمل قاطع رحم اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ عمل آدمیون کے پیش کئے جاتے ہین پنجشنبہ جمعہ کی رات کو نہین قبول ہوتا عمل قاطع رحم کا ـ

الخصوصیۃ التاسعۃ والسبعون ـ یقول الطیر فیہ سلام سلام یوم صالح ـ اوناسیوین خصوصیت کہتے ہین پرندے جمعہ کے دن سلامتی ہو سلامتی دن نیک ہے ـ

اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی عن مطرف انہ سمعہ من الموتے یقولون ذلک کرامۃ لہ وہو بین النائم والیقظان ـ مطرف سے روایت ہے کا اونہون نے سنا یہ مردون سے کہ کہتے ہین یہ یعنے سلام سلام یوم صالح بسبب بزرگی روز جمعہ کے اور مطرف کچھ سوتے کچھ جاگتے تہے ـ

واخرج الدینوری فی المجالسۃ عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال ان الطیر لتلقی الطیر بعضہا بعضا لیلۃ الجمعۃ فتقول لہا اشعرت ان الجمعۃ غدا ـ اور بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہا بے شک پرندجانور ملاقات کرتے ہین ایک دوسرے سے جمعہ کی رات مین سو کہتے ہین کہ تجکو خبر ہے کہ کلہہ جمعہ ہے ـ

مترجم کہتا ہے عنوان اس خصوصیت کا روایات سے ظاہر امطابق نہین ہے واللہ اعلم بالصواب ـ

الخصوصیۃ الثمانون اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا راحنا سبعون رجلا الی الجمعۃ کانوا کسبعین موسے الذین وفدوا الی ربہم او افضل ـ اسیوین خصوصیت انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاتے ہین ہم مین سے ستر آدمی جمعہ کے لئے تو وہ ستر موسے کی مانند ہین جنہون نے سفر کیا اپنے رب کیطرف یا اون سے افضل ـ

الخصوصیة الحادیة والثمانون اخرج الطبرانی والبیہقی فی الشعب والاصبہانی فی الترغیب عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام یوم الاربعاء والخمیس والجمعة ثم تصدق یوم الجمعة بما قل عن مالہ او کثر غفر لہ کل ذنب حتی یصیر کیوم ولدتہ امہ۔ اکیاسیوین خصوصیت ابن عمر رض سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے روزہ رکہا چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا پھر صدقہ دیا اپنے مال سے تھوڑا یا بہت بخشے گئے اوس کے سب گناہ یہانتک کہ ہوگیا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اخرج البیہقی فی الشعب عن ابن عباس انہ کان یحب ان یصوم الاربعاء والخمیس والجمعة ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بصومہن وان یتصدق بما قل او کثر فان فیہ الفضل الکثیر اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ وہ دوست رکہتے تھے روزہ رکہنا چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اور خبر دیتے تھے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے ان روزونکے رکہنے کا اور صدقہ دینے کا تھوڑا یا بہت کہ بیشک اسمین بڑی فضیلت ہے۔

واخرج البیہقی وضعفہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الاربعاء والخمیس والجمعة بنی اللہ لہ قصرا فی الجنة من لولو ویاقوت وزمرد وکتب اللہ لہ براءة من النار۔ اور انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکہے چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اللہ اوس کے لئے ایک محل بنادے گا سونے اور یاقوت اور زمرد کا اور لکہے گا اوسکے واسطے آزادگی آگ سے۔

واخرج البیہقی عن ابی قتادة العدوی قال ما من یوم اکرہ الی ان اصومہ من یوم الجمعة ولا احب الی ان اصوم من یوم الجمعة قیل وکیف ذلک فقال یعجبنی ان اصومہ فی ایام متتابعات لما علم من فضیلتہ واکرہ ان اخصہ من بین الایام وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان نخصہ من بین الایام — اور ابو قتادہ عدوی سے روایت ہے کہا کسی دن کا روزہ مجھکو زیادہ مکروہ نہیں جمعہ [illegible]

جمعہ کے روزہ سے اور نہ کسی دن کا روزہ دوست زیادہ جمعہ کے روزہ سے پوچھا گیا یہ کیونکر جواب دیا کہ
مجکو خوش آتا ہے کہ روزہ رکھوں جمعہ کا اور روزونکے ساتھ بک بخت کیونکہ میں اسکی فضیلت جانتا
ہوں اور ڈرا جاتا ہوں میں کہ خاص کرون جمعہ کو روزہ کے واسطے اور دونوں سے اسلئے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خاص کرنا جمعہ کا روزہ کے واسطے۔ وقال سعید بن منصور
فی سننہ حدثنا عبدالعزیز بن محمد عن صفوان بن سلیم قال اخبرنی رجل من جشم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم من صام یوم الجمعۃ کتب اللہ لہ عشرۃ ایام غراً من ایام الاخرۃ لا تشاکلہا ایام الدنیا
اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکھے جمعہ کا
لکھیگا اللہ اوسکے لئے دس دن روشن ایام آخرت سے کہ نہیں مشکل اوسکے دنیا کے دن۔
ف ایک دن آخرت کا دنیا کے ایکہزار برس کے برابر ہے تو دس دن دس ہزار برس کے برابر ہوے
یعنے ایک روزہ سے ثواب دس ہزار برس کے روزہ کا پاوے گا مگر اسطرح کہ اور دن کے ساتھ ملاکر
روزہ رکھے نہ تنہا واللہ اعلم۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والثمانون اخرج البزار ان رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان واذا کانت لیلۃ الجمعۃ
قال ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر۔ بیاسیویں خصوصیت بزار نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم جب آتا مہینا رجب کا یعنے جب چاند دیکھتے رجب کا تو یہ دعا کرتے الہی برکت دے ہمارے
لئے رجب اور شعبان میں اور پہونچا ہمکو رمضان تک اور جب آتی جمعہ کی رات فرماتے یہ رات روشن
ہے اور دن چمکیا ہے۔
مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث چھیاسٹویں خصوصیت کے آخر میں مذکور ہوچکی ہے۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والثمانون۔ اخرج الاصبہانی عن ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی المغرب رکعتین فی لیلۃ الجمعۃ یقرأ فی کل واحدۃ
منہا بفاتحۃ الکتاب مرۃ واذا زلزلت خمس عشرۃ ہون اللہ علیہ سکرات الموت واعاذہ من عذاب القبر

ولیسر لہ الجواز علی الصراط یوم القیامۃ ۔ ترا سیویں خصوصیت اصبہانی نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ بیز ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت پندرہ بار آسان کرے گا اللہ اوسپر سختی موت کی اور بچاویگا اللہ اوسکو عذاب قبر سے ۔ اور آسان کرے گا اوسپر گذرنا پلصراط کا قیامت کے دن ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والثمانون اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سلمت الجمعۃ سلمت الایام ۔ چوراسیویں خصوصیت ابو نعیم نے حلیہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سلامتی سے گذرا جمعہ سلامتی سے گذرے سب دن ۔

ف یعنے جب جمعہ کا دن نماز وغیرہ عبادات سے معمور رہا تو اور سب دن بھی سلامت رہے اسواسطے کہ جمعہ کا ثواب اور دونوں نیکے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والثمانون اخرج ابن السنی فی عمل الیوم

واللیلۃ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد یوم الجمعۃ اخذ بعضادتی الباب ثم قال اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سالک ورغب الیک قال النووی فی الاذکار یستحب لنا ان نقول من اوجہ ومن اقرب ومن افضل بزیادہ من ۔ پچاسیویں خصوصیت ابن سنی نے عمل یوم ولیلہ میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کی کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں جمعہ کے دن پکڑتے دونوں بازو دروازہ مسجد کے پھر یہہ دعا پڑہتے اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سالک ورغب الیک کہا نووی نے اذکار میں مستحب ہے ہمکو کہنا من اوجہ اور من اقرب اور من افضل من کے زیادتی کے ساتھ

الخصوصیۃ السادسۃ والثمانون کراہۃ الحجابۃ فیہ ۔ چھیاسیویں خصوصیت

مکروہ ہونا پچھنے لگانا جمعہ کے دن ۔

اخرج ابو یعلی عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فی

يوم الجمعة ساعة لا يحتجم فيها احد الا مات حسن بن علی رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو اوسمین پچھنے لگاوے مرجاوے وقد ورد النہی عن الحجامۃ یوم الجمعۃ من حدیث ابن عمر اخرجہ الحاکم وابن ماجہ وفی نسخۃ نبیط بن شریط من حدیثہ مرفوعا لا یحتجم احدکم یوم الجمعۃ فیہا ساعۃ من احتجم فیہا فاصابہ وضح فلا یلومن الا نفسہ اور تحقیق منع وارد ہوئی ہے پچھنے لگانے سے جمعہ کے دن حدیث ابن عمر سے روایت کیا اوسکو حاکم اور ابن ماجہ نے اور ایک نسخہ مین نبیط بن شریط نے کہ نہ پچھنے لگاوے کوئی تم مین سے جمعہ کے دن کہ اوسمین ایک ساعت ہے جو پچھنے لگاوے اوسمین اور پہونچے اوسکو برص تو اپنے ہی نفس کو ملامت کرے ۔

ف شرح سفر السعادت مین بحوالہ احادیث کے لکھا ہے کہ روز چارشنبہ اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کو حجامت سے پرہیز کرے ۔ اور بستان فقیہ ابو اللیث مین ہے کہ حجامت روز شنبہ اور چارشنبہ مکروہ ہے اور بعض اخبار مین رخصت بھی روایت کی گئی ہے مگر پرہیز افضل ہے اور بہتر دن حجامت کے واسطے یکشنبہ اور دوشنبہ اور پنجشنبہ ہی اور بعضون نے سہ شنبہ اختیار کیا ہے ۔

مترجم فصد کو بھی حجامت پر قیاس کرنا چاہئے ۔ کما یدل علیہ منطوق الاحادیث ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والثمانون حصول الشہادۃ لمن مات فیہ ۔ ستاسیوین خصوصیت شہادت حاصل ہونا اوسکو جو جمعہ کے دن مرے ۔

ف شہادت کا حاصل ہونا دو طرح ہے ۔ ایک یہ کہ درجہ شہید کا پاوے ۔ دوسرے یہ کہ فرشتے اوسکے حق مین شہادت کرین یعنے گواہی دین اوسکے ایمان کی چنانچہ دونون روایت مابعد سے ظاہر ہوتا ہے ۔

اخرج حمید بن زنجویہ من مرسل ایاس بن بکیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات یوم الجمعۃ کتب اللہ لہ اجر شہید ووقی فتنۃ القبر ۔ ایاس بن بکیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرے جمعہ کے دن لکھے گا اللہ اوس کے واسطے

ثواب شہید کا اور بچا وے گا فتنہ قبر سے۔

اخرج عن مرسل عطاء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من مسلم او مسلمۃ یموت لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ الا وقی عذاب القبر و فتنۃ القبر ولقی اللہ لا حساب علیہ وجاء یوم القیامۃ ومعہ شہود یشہدون لہ۔ اور مرسل عطاء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرے مسلمان مرد یا عورت جمعہ کی رات یا دنین بچایا جاوے گا عذاب قبر اور فتنہ قبر سے اور سامنے ہوگا اللہ ادس حال مین کہ اوسپر کچھ حساب نہوگا اور قیامت کے دن آویگا کہ اوسکے ساتھ گواہ ہونگے جو گواہی دینگے اوسکے ایمان کی۔

الخصوصیۃ الثامنۃ والثمانون اخرج الاصبہانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے الضحے اربع رکعات فی یوم الجمعۃ فی دہرہ مرۃ واحدۃ یقرا بفاتحۃ الکتاب عشر مرات وقل اعوذ برب الفلق عشر مرات وقل اعوذ برب الناس عشر مرات وقل ہو اللہ احد عشر مرات وقل یا ایہا الکافرون عشر مرات وآیۃ الکرسی عشر مرات فی کل رکعۃ فاذا تشہد وسلم استغفر سبعین مرۃ قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم رفع عنہ شر اہل السموات واہل الارض وشر الانس والجن اٹھاسیویں خصوصیت ابن عباس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے نماز چاشت چار رکعت جمعہ کے دن اپنی عمر بہر مین ایکبار پڑھے فاتحۃ الکتاب دس بار و قل اعوذ برب الفلق دس بار وقل اعوذ برب الناس دس بار وقل ہو اللہ احد دس بار اور قل یا ایہا الکافرون دس بار اور آیۃ الکرسی دس بار ہر رکعت مین پھر جب التحیات پڑھے اور سلام پھیرے تو استغفار پڑھے ستر بار اور تسبیح پڑھے ستر بار یون کہکر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو دور کرے گا اللہ اوس سے شر اہل آسمان اور اہل زمین کا اور شر انسان اور جن کا۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والثمانون وفقۃ الجمعۃ تفضل غیرہا من تمتہ

اوجہ فیما ذکرہ القاضی بدر الدین ابن جماعہ احدہا موافقۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فان
وقفتہ کانت لیوم الجمعۃ وانما یختار لہ الافضل **الثانی** ان فیہا ساعۃ الاجابۃ **الثالث**
ان الاعمال تشرف بشرف الازمنۃ کما تشرف بشرف الامکنۃ ویوم الجمعۃ افضل ایام
الاسبوع فوجب ان یکون العمل فیہ افضل **الرابع** ان فی الحدیث افضل الایام یوم عرفۃ
اذا وافق یوم الجمعۃ وہو افضل من سبعین حجۃ فی غیر یوم الجمعۃ اخرجہ رزین —
الخامس اذا کان عرفۃ یوم الجمعۃ غفر اللہ لجمیع اہل الموقف قیل لہ لما ران اللہ یغفر لجمیع
اہل الموقف مطلقا فما وجہ تخصیص ذلک بیوم الجمعۃ فی ہذا الحدیث فاجاب بان اللہ یحتمل ان یغفر
لہم فیہ بغیر واسطۃ وفی غیرہ یہب قوما لقوم —

نواسیوین خصوصیت وقوف عرفات کا جمعہ کے دن فضیلت رکہتا ہے اور دنون کے وقوف پر
پانچ وجہہ سے — **پہلے** وجہہ موافقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ آپکا وقوف
عرفات مین جمعہ کے دن ہوتا تہا اور آپکو جو کام افضل ہے وہی پسند تہا —
دوسرے جمعہ کے دن ساعت قبول دعا کی ہے **تیسرے** اعمال کو
شرف حاصل ہوتا ہے وقتونکے شرف سے جیسے مکانونکے شرف سے شرف ہوتا ہے
اور جمعہ کا دن ہفتہ کے سب دنون مین افضل ہے تو واجب ہوا کہ عمل جمعہ کا افضل ہو —
چوتھے حدیث مین ہے کہ افضل سب دنون مین عرفہ کا دن ہے جب آپڑے
جمعہ کے دن اور وہ بہتر ہے ستر حج سے جو جمعہ کے سوا اور دنون مین ہو اسکو روایت کیا رزین نے
پانچوین جبکہ عرفہ جمعہ کے دن ہو مغفرت کرتا ہے اللہ سب اہل موقف کی — اسمین کستے ہیہ
کہا کہ حدیث مین آیا ہے اور مغفرت کرتا ہے اہل موقف کی مطلقا پہر کیا وجہ ہے خصوصیت مغفرت
کی جمعہ کے ساتہہ اس حدیث مین سوا اسکا یہہ جواب دیا کہ احتمال ہے اللہ بخشے جمعہ کے
دن بغیر واسطہ اور اور دنون مین بالواسطہ یعنے ایک قوم کو بواسطہ دوسرے کے

[illegible]

الخصوصیۃ التسعون - اخرج الاصبہانی فی الترغیب عن عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما قال من کانت لہ حاجۃ الی اللہ فلیصم الاربعاء والخمیس والجمعۃ فاذا کان
یوم الجمعۃ تطہر وراح الی الجمعۃ فتصدق بصدقۃ قلت او کثرت فاذا صلی الجمعۃ قال اللہم انی اسألک
باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم
واسألک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت
القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا وکذا فانہ یستجاب لہ ۔

نوے ۹۰ خصوصیت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہا جسکو کچھ حاجت ہو اللہ سے تو
چاہئے کہ روزہ رکھے چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اور جمعہ کا دن ہو تو طہارت کرے اور سویرے
جاوے جمعہ کو اور صدقہ دے تھوڑا یا بہت پھر جب پڑھ چکے نماز جمعہ تو کہے اللہم انی اسألک
باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم
واسألک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخضعت لہ الاصوات ووجلت
القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا وکذا ۔ قبول ہوگی اوسکی دعا
مترجم کذا وکذا کی جگہ حاجت بیان کرے اور اوسکا نام لیوے ۔

واخرج ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن عمرو بن قیس المزنی قال بلغنی ان من
صام الاربعاء والخمیس والجمعۃ ثم شہد الجمعۃ مع المسلمین ثم ثبت بتسلیم الامام وقرأ فاتحۃ الکتاب و
قل ہو اللہ احد عشر مرات ثم مد یدہ الی اللہ عز وجل ثم قال اللہم انی اسألک باسمک العلی
الاعلی الاعز الاعز الاکرم الاکرم لا الہ الا انت الاجل العظیم الاعظم لم یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ
ایاہ عاجلا او آجلا ولکنکم تعجلون ۔ اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں روایت کی کہا پہونچی
مجکو یہ بات کہ جو کوئی روزہ رکھے چہارشنبہ پنجشنبہ جمعہ کا پھر جمعہ میں حاضر ہو مسلمانوں کے ساتھ

پہر ٹہرا رہے بعد سلام امام کے اور پڑہے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد دس بار پہر اپنا ہاتھ پہیلاوے اللہ عز و جل کیطرف اور کہے اللہم انی اسالک باسمک العلی الاعلی الاعز الاکرم الاکرم الاکرم لا الہ الا اللہ الاجل العظیم الاعظم - جو مانگیگا اللہ سے دیگا اوسکو اللہ دنیا مین یا آخرت مین لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو -

ف یعنے اگر دنیا مین مراد نہ پاوے گا تو آخرت مین بعوض اوسکے نیکیان ملینگی - بہر حال یہہ عمل اوسکا ضائع نہین ہے تو چاہئے کہ جلدی نکرے اور اگر دیر ہو تو مایوس نہو مگر دعا امر حرام پر نہو - واللہ اعلم -

الخصوصیۃ الحادیۃ والتسعون لا تفتح فیہ ابواب جہنم وہذہ غیر الخصلۃ السابقۃ انہا لا تسجر فیہ - اکیانوین خصوصیت جمعہ کے دن دروازہ دوزخ کے نہین کہولے جاتے اور یہہ خصوصیت پہلی خصوصیت سے علیحدہ ہے وہ یہہ تہی کہ جمعہ کے دن دوزخ جہونکا نہین جاتا -

اخرج ابو نعیم عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان جہنم تسعر کل یوم وتفتح ابوابہا الا یوم الجمعۃ فانہا لا تفتح ابوابہا - ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک دوزخ گرم کیا جاتا ہے ہر روز اور کہلے رہتے ہین اوسکے دروازہ مگر جمعہ کے روز نہ دروازہ اوسکے کہلتے ہین نہ گرم کیا جاتا ہے -

الخصوصیۃ الثانیۃ والتسعون - یستحب السفر لیلتہا - بانوین خصوصیت مستحب ہے سفر شب جمعہ مین -

اخرج الطبرانی عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یحب ان یسافر یوم الخمیس - ام سلمہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے سفر کرنا پنجشنبہ کے دن -

واخرج فی الاوسط عن کعب بن سعد قال ما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج الی سفر یبعث بعثا الا یوم الخمیس واصلہ فی الصحیح - اور کعب بن سعد سے روایت ہے

کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کو نکلتے تو پنجشنبہ کے دن نکلتے اور جب لشکر بھیجتے تو پنجشنبہ کو بھیجتے۔ وفی الاوسط الضیا عن بریدۃ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ اذا اراد سفرا خرج یوم الخمیس۔ اور بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا تو پنجشنبہ کے دن نکلتے۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والتسعون اخرج عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن ثابر البنانی قال بلغنا ان للہ ملائکۃ معہم الواح من فضۃ واقلام من ذہب یطوفون ویکتبون من صلے لیلۃ الجمعۃ فی جماعۃ۔ ترانوین خصوصیت ثابر بنانی سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ اللہ کے کچھہ فرشتے ہین جنکے پاس تختیان ہین چاندی کے اور قلم سونے کے گشت کرتے ہین اور لکھتے ہین اوسکو جنے جمعہ کی رات اور دن ہین نماز پڑہے جماعت کے ساتھہ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والتسعون اخرج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق محمد بن عکاشۃ عن محمود بن معاویۃ بن حماد الکرمانی عن الزہری قال من اغتسل لیلۃ الجمعۃ وصلی رکعتین یقرا فیہما قل ہو اللہ احد الف مرۃ رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی منامہ۔ چورانوین خصوصیت زہری سے روایت ہے کہا جو نہاوے جمعہ کی رات مین اور پڑہے دو رکعت نماز دونون رکعت مین قل ہو اللہ احد ہزار بار پڑہے زیارت ہوگی اوس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب مین۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والتسعون زیارۃ الاخوان فی اللہ۔ پچانوین خصوصیت ملنا دینی بہائیون سے۔

اخرج ابن جریر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی قولہ فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض الایۃ قال لیس لطلب دنیا ولکن لعیادۃ مریض وحضور جنازۃ وزیارۃ اخ فی اللہ۔ ابن جریر نے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیہ کے تفسیر مین فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض آخر آیہ تک۔ یعنی پہر جب تمام ہوچکے نماز تو

ہاں یہ روز بین مین ۔ فرمایا نہ واسطے طلب دنیا کے بلکہ واسطے عیادت مریض اور حاضر ہونے جنازہ کے اور ملاقات دینی بہائی کے ۔

ف اخ فی اللہ یعنے دینی بہائی سے مراد وہ شخص ہے کہ صرف بحیثیت اسلام اور ایمان باللہ واسطے اوس سے محبت اور الفت ہو نہ دنیا کے غرض کے لئے ۔

الخصوصیۃ السادسۃ والتسعون لا تکرہ فیہ الصلوۃ بعد الصبح ولا بعد العصر عند طائفۃ ۔ چہیانوین خصوصیت نہین مکروہ جمعہ کے دن نماز بعد صبح اور نہ بعد عصر کے بعض علما کے نزدیک ۔

اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن طاؤس قال یوم الجمعۃ صلوۃ کلہ وان صح ذلک کان فیہ تائید لکون ساعۃ الاجابۃ قبل الغروب ولا یرد انہا لیست بساعۃ صلوۃ ۔ طاؤس روایت ہے کہا روز جمعہ تمام نماز ہے ۔ اور اگر صحیح ہو یہ روایت تو اسمین تائید ہے ہونے ساعت اجابت کی قبل غروب کے اور یہ شبہ نہوگا کہ وہ ساعت نماز کی نہین ہے ۔ **مترجم** کہتا ہے اسکی بحث ۷۰ خصوصیت مین گذر چکی ہے ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والتسعون اخرج الدارقطنی فی الغرائب والخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من دخل یوم الجمعۃ المسجد فصلے اربع رکعات یقرا فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد خمسین مرۃ فذلک مائتا مرۃ فی اربع رکعات لم یمت حتی یری منزلہ فی الجنۃ او یرے لہ ۔ ستانوین خصوصیت ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو داخل ہو جمعہ کے دن مسجد مین پہر پڑہے چار رکعت نماز ہر رکعت مین پڑہے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پچاس بار تو یہ دوسو بار ہوا چار رکعت مین نمریگا وہ جب تک نہ دیکھ لے اپنا گہر جنت مین یا دکہا جاوے اوسکو

الخصوصیۃ الثامنۃ والتسعون اخرج الدیلمی عن عائشۃ مرفوعا لا یفقہ الرجل کل الفقہ حتی یترک مجلس قومہ عشیۃ الجمعۃ ۔ اٹہانوین خصوصیت عائشہ رض سے

روایت ہے کہ نہین دانشمند اور فقیہ آدمی پورا فقیہ اور دانشمند جب تک چھوڑے اپنے
قوم کی مجلس شب جمعہ سے۔

ف یعنے کامل فقیہ اور دانشمند وہ ہے جو جمعہ کی رات سے اپنی معمولی جگہہ مجلس کی چھوڑ دے
اور علیحدہ مسجد مین عبادت کے لئے جا بیٹھے۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والتسعون

اخرج ابن سعد فی طبقاتہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما سبط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالے یباہی ملائکتہ بعبادہ یوم عرفۃ یقول عبادی جاؤنی شعثا یتعرضون لرحمتی فاشہدکم انی قد غفرت لمحسنہم وشفعت محسنہم فی مسیئہم واذا کان یوم الجمعۃ فمثل ذلک۔ ننانوین خصوصیت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا بیشک اللہ فخر کرتا ہے اپنے فرشتوں مین اپنے بندون کے ساتھہ عرفہ کے دن فرماتا ہے میرے بندے آئے میرے پاس دوڑ کر تلاش کرتے میری رحمت کو سو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے بخشا اونمین سے نیک لوگون کو اور شفیع بنایا مینے نیکون کو بدون کے حق مین اور جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو ایسے ہی۔

الخصوصیۃ الموفیۃ للمائۃ

قال الخطیب فی تاریخہ اخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب اخبرنا محمد بن نعیم الضبی حدثنی ابو علی الحسین بن علی الحافظ حدثنا ابو جعفر احمد بن حمدان العابد حدثنا اسحاق بن ابراہیم الثقفی حدثنا خالد بن یزید العمری ابو الولید حدثنا ابن ابی ذیب حدثنا محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول عرض ہذا الدعاء علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لو دعی بہ علی شئ من المشرق الی المغرب فی ساعۃ من یوم الجمعۃ لاستجیب لصاحبہ لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام۔ سوکی پوری کرنے والی خصوصیت محمد بن منکدر سے روایت ہے کہا مینے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ یہ دعا پیش کی گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین فرمایا آپنے اگر دعا کیجاوے اس دعا کے ساتھہ کسی چیز پر مشرق سے مغرب تک کسی ساعت مین روز جمعہ کی البتہ قبول ہوگی دعا اوسکی۔ دعا یہ ہے

لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ بعد المائۃ

اخرج الحاکم وابن خزیمۃ والبیہقی عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث الایام یوم القیامۃ علی ہیئتہا ویبعث الجمعۃ زہراء منیرۃ اہلہا یحفون بہا کالعروس تہدی الی کریمہا تضیٔ لہم یمشون فی ضوئہا الوانہم کالثلج بیاضا وریحہم یسطع کالمسک یخوضون فی جبال الکافور ینظر الیہم الثقلان لا یطرفون تعجبا حتی یدخلوا الجنۃ لا یخالطہم احد الا المؤذنون المحتسبون ۔ ایک سو ایکسویں خصوصیت ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ بے شک اللہ اوٹھاویگا دنوں کو قیامت کے دن اونکی ہیئت اور صورت پر اور اوٹھاویگا جمعہ کے دن کو چمکتا روشن کہ اہل جمعہ اوسکو گھیر لینگے جیسے دولہن بھیجی جاتی ہے اپنے عزیز کے پاس (یعنے شوہر کے پاس) روشنی دیگا اونکو جمعہ کا دن چلینگے اوسکی روشنی مین رنگ اون کے صفائی اور سفیدی مین جیسے برف اور خوشبو اونکی جیسے مشک کی خوشبو اور بیٹھینگے کافور کے پہاڑون مین دیکھینگے اونکی طرف جن اور انسان پلک نمارینگے تعجب اور حیرت سے یہانتک کہ داخل ہو جاوینگے جنت مین نملیگا اونسے کوئی سوا اون موذنونکے جنہون نے خدا کے واسطے اذان کہی ہے ۔

خاتمۃ الکتاب

کہا امام حجۃ الاسلام ابن حامد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ بدایۃ الہدایۃ مین

آداب الجمعۃ

اعلم ان الجمعۃ عید المؤمنین وہو یوم شریف خص اللہ عز وجل بہ ہذہ الامۃ وفیہ ساعۃ مبہمۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسأل اللہ تعالی فیہا حاجۃ الا اعطاہ ایاہا فاستعد لہا من یوم الخمیس بتنظیف الثیاب وبکثرۃ التسبیح والاستغفار عشیۃ الخمیس فانہا ساعۃ توازی فی الفضل ساعۃ یوم الجمعۃ وانو صوم یوم الجمعۃ لکن مع السبت او الخمیس اذ جاء فی افرادہ نہی فاذا طلع علیک الصبح فاغتسل فان غسل

يوم الجمعة واجب على كل محتلم اي ثابت مؤكد ثم تزين بالثياب البيض فانها احب الثياب الى الله
تعالى واستعمل من الطيب اطيب ما عندك وبالغ في تنظيف بدنك بالحلق والقص والتقليم
والسواك وسائر انواع النظافة وتطييب الرائحة ثم بكر الى الجامع وامش اليها على الهينة والسكينة
فقد قال صلى الله عليه وسلم من راح في الساعة الاولى فكانما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانما
قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا ومن راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة
ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة قال فاذا خرج الامام طويت الصحف ورفعت الاقلام
واجتمعت الملائكة عند المنبر يستمعون الذكر ويقال ان الناس في قربهم عند النظر الى وجه الله تعالى على قدر
بكورهم الى الجمعة ثم اذا دخلت الجامع فاطلب الصف الاول فان اجتمع الناس فلا تتخطى رقابهم ولا تمر بين ايديهم
وهم يصلون واجلس بقرب حائط او اسطوانة حتى لا يمرون بين يديك ولا تقعد حتى تصلي التحية والاحسن ان تصلي
اربع ركعات تقرأ في كل ركعة خمسين مرة سورة الاخلاص ففي الخبر من فعل ذلك لم يمت حتى يرى
مقعده من الجنة او يرى له ولا تترك التحية وان كان الامام يخطب ومن السنة ان تقرأ في اربع
ركعات سورة الانعام والكهف وطه ويس فان لم تقدر فسورة يس والدخان والم السجدة وسورة الملك
ولا تدع قراءة هذه السور ليلة الجمعة ففيها فضل كثير ومن لم يحسن ذلك فليكثر من قراءة سورة الاخلاص
واكثار الصلوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم خاصة ومهما خرج الامام فاقطع الصلوة
والكلام واشتغل بجواب المؤذن ثم باستماع الخطبة والاتعاظ بها ودع الكلام اثناء الخطبة ففي الخبر
ان من قال لصاحبه والامام يخطب انصت فقد لغا ومن لغا فلا جمعة له لان قوله انصت كلام
فينبغي ان ينهى غيره بالاشارة لا باللفظ ثم اقتد بالامام كما سبق فاذا فرغت وسلمت فاقرأ
الفاتحة قبل ان تتكلم سبع مرات والاخلاص سبعا والمعوذتين سبعا فذلك يعصمك من الجمعة الى الجمعة
الاخرى ويكون حرزا لك من الشيطان وقل بعد ذلك اللهم يا غني يا حميد يا مبدئ يا معيد يا رحيم
يا ودود اغنني بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك وبفضلك عمن سواك ثم صل بعد الجمعة
ركعتين او اربعا او ستا مثنى مثنى فكل ذلك مروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في احوال

مختلفہ ثم لازم المسجد الی المغرب او الی العصر وکن حسن المراقبۃ للساعۃ الشریفۃ فانہا مبہمۃ فی جمیع
الیوم فعساک ان تدرکہا وانت خاشع للہ متضرع ولا تحضر فی الجامع مجالس الحلق ولا مجالس القصاص
بل مجالس العلم النافع وہو الذی یزید فی خوفک من اللہ تعالے وینقص من رغبتک فی الدنیا فکل
علم لا یدعوک عن الدنیا الی الآخرۃ فالجہل اعود علیک منہ فاستعذ باللہ من علم لا ینفع واکثر الدعاء
عند طلوع الشمس وعند الزوال وعند الغروب وعند الاقامۃ وعند صعود الخطیب المنبر وعند قیام الناس
الی الصلوۃ فیوشک ان تکون الساعۃ الشریفۃ فی بعض ہذہ الاوقات واجتہد ان تتصدق فی ہذا
الیوم بما تقدر علیہ وان قل فتجمع بین الصلوۃ والصوم والصدقۃ والقراءۃ والذکر والاعتکاف والرباط
واجعل ہذا الیوم من الاسبوع خاصۃ لآخرتک عساہ ان یکون کفارۃ لبقیۃ الاسبوع —

جان کہ جمعہ عید ہے مومنون کی اور یہ دن شریف ہے خاص کیا ہے اللہ عزوجل نے اس
امت کو اسکے ساتھ اور اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو مسلمان کہ سوال کرے اللہ
تعالے سے اوسمین کوئی حاجت مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ سو تو مستعد ہو جمعہ کے واسطے روز پنجشنبہ
سے کپڑونکی صفائی اور کثرت تسبیح اور استغفار کے ساتھ پنجشنبہ کی شام کو کہ وہ ساعت ہے جو
فضیلت مین ساعت روز جمعہ کی برابر ہے اور روزہ رکھہ جمعہ کے دن مگر شنبہ یا پنجشنبہ کے ساتھ
اسواسطے کہ تنہا روزہ جمعہ کا ممنوع ہے پھر جب صبح طلوع ہو تو غسل کر اسواسطے کہ غسل جمعہ کا
واجب ہے ہر بالغ پر یعنے ثابت موکد ہے پھر زینت کر سفید کپڑے لینے کہ سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے
اللہ تعالے کو۔ اور استعمال کر خوشبو کا اور مبالغہ کر اپنے بدن کی صفائی مین سر منڈانے اور مونچہین
کتروانی اور ناخن کٹوانے اور مسواک کرنی اور انواع صفائی سے پھر اول وقت جا جامع مسجد کو اور سعی کر
جمعہ کے لئے دلجمعی اور تسکین کے ساتھہ کہ مقرر فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو آیا پہلے
ساعت مین تو جیسے اونٹ قربانی کیا اور جو آیا دوسری ساعت تو جیسے قربانی کیا گائے یا بیل اور جو
آیا تیسری ساعت مین تو جیسے قربانی کیا دنبہ — اور جو آیا چوتھی ساعت تو جیسے مرغی قربانی کی اور
جو آیا پانچوین ساعت تو جیسے انڈا اوسکی راہ مین دیا — فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر جب

نکلا امام لپیٹے گئے صحیفے اور اوٹھائی گئی قلم اور جمع ہوئے فرشتے منبر کے پاس خطبہ اور نماز سننے کو اور
یہ کہا جاتا ہے کہ آدمی قرب مین وقت دیدار خداوند تعالےٰ کے بقدر اول وقت جانے جمعہ کے ہونگے
پھر جب تو جامع مسجد مین داخل ہوا تو اول صف کو طلب کر اور اگر لوگ جمع ہو گئے ہون تو مت پھلانگ اونکی گردنون
اور مت گذر اونکے سامنے بحالت نماز کے اور بیٹھ رہ قریب دیوار یا ستون کے تا نگذرین لوگ تیرے
سامنے اور مت بیٹھ جب تک نہ پڑھ لے تحیۃ المسجد اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے ہر رکعت مین
پچاس بار سورہ اخلاص سو حدیث مین آیا ہے جو یہ کریگا نمریگا جب تک اپنی جگہ جنت مین نہ دیکھ لیگا
یا دکھائی جاوے اوسکو اور مت چھوڑ تحیۃ المسجد کو اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور سنت یہ ہے کہ چار رکعت
مین سورہ انعام اور کہف اور طہٰ اور یٰس پڑھے اور اگر اسکی قدرت نہو تو سورہ یٰس اور دخان
اور الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھے — اور مت چھوڑ پڑھنا ان سورتون کا شب جمعہ مین کہ اوسمین بہت
فضیلت ہے اور جو ان سورتون کو اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو سورہ اخلاص اور درود شریف خاص اسدن
کثرت سے پڑھ اور جب امام نکلے تو قطع کر نماز اور کلام اور مشغول ہو جواب موذن کیطرف پھر خطبہ
سننے کو اور نصیحت قبول کرنے کو اور کلام سری سے چھوڑ دے خطبہ مین سو حدیث مین آیا ہے کہ جسنے
اپنے ساتھی کو کہا چپ رہ بحالت خطبہ کے تو اوسنے بیہودہ کام کیا اور جسنے بیہودہ کام کیا تو اوسکا جمعہ
نہین تو چاہیے کہ اشارہ سے منع کرے نہ کلام سے پھر تو اقتدا کر امام کا پھر جب تو فارغ ہوا اور سلام پھیرا
تو پڑھ پہلے کلام کرنے سے سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار
کہ یہ تجکو محفوظ رکھے گا اگلے جمعہ تک اور ہوگا بچاو تیری واسطے شیطان سے اور اوسکے بعد یہ
دعا پڑھ اللہم یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن
معصیتک وبفضلک عمن سواک - پھر اسکے بعد پڑھ دو رکعت یا چار یا چھ دو دو کرکے کہ یہ سب
مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے احوال مختلفہ مین پھر لازم پکڑ مسجد کو مغرب تک یا عصر تک
اور خوب منتظر رہ ساعت شریفہ کا کہ وہ مبہم ہے سارے دن مین شاید تو اوسکو پاوے درحالیکہ
تو خشوع اور زاری کرتا ہو اور مت حاضر ہو جامع مسجد مین حلقات کی مجلسون مین اور نہ [illegible]

بلکہ مجلس علم نافع مین حاضر ہوا ور علم نافع وہ ہے جس سے خوف خدا کا زیادہ اور رغبت دنیا کی کم ہو پس جو علم تجکو دنیا سے آخرت کیطرف نہ بلاوے اوس علم سے جہل زیادہ مفید ہے پس پناہ مانگ اللہ سے ایسے علم سے جو نافع نہین اور دعا بہت کر وقت طلوع آفتاب اور وقت زوال اور وقت غروب اور وقت اقامت اور وقت بیٹھنے امام کے منبر پر اور وقت کہڑے ہونے نمازیون کے نماز کے واسطے تو امید ہے کہ ساعت شریفہ ان وقتوں مین سے کسی وقت مین ہو اور کوشش کر اس دن خیرات کرنے مین اگرچہ قلیل ہو پس جمع کر درمیان نماز اور روزہ اور صدقہ اور قراءۃ قرآن اور ذکر اور اعتکاف اور ساتھ بیٹھنے کے اور مقرر کر اس دن کو ہفتہ سے خاص واسطے کار آخرت کے پس امید ہے کہ کفارہ ہو باقی ایام ہفتہ کا —

تمت رسالہ کشف الظلمۃ فی ترجمہ نور الظلم بعون اللہ تعالے وحسن توفیقہ والانعام آمین واخر دعوانا ان الحمد رب العالمین والصلوۃ علے محمد سید المرسلین وآلہ اجمعین —

تاریخ تالیف کتاب از منشی انوار حسین صاحب تسلیم ۱۲۸۰

چون حافظ محمد باعلی نام	ذر الفاظ او [illegible] برقم [illegible]
بس [illegible] غنچہ طبع [illegible]	[illegible]
دل و جان [illegible]	[illegible]
سن تالیف آن [illegible]	[illegible] کشف ظلم [illegible]

ایضاً از مولوی محمد [illegible] صاحب

کھل گیا اسرار [illegible] کا	ترجمہ کشف ظلمت [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

اسم اعظم کے اگر طالب ہو تم — تو محمد سے علی کو ضم کرو
اور اگر ہے فکر تاریخ کتاب — گوہر یکان شریعت سے لکھو
١٢٩٧ھ

ولہ

ہو سال تصنیف یعنی کشف ظلمت — کتاب بے بکار آمد اہل سنت
١٢٩٧ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنت کہ کتاب مستطاب مسمّٰی بہ کشف الظلمہ فی ترجمہ نور اللمعات
تالیف عالم باعمل فاضل بے بدل مظہر فیوض لم یزل حافظ مولوی محمد علی
سلمہ اللہ الولی رئیس مراد آباد ۔ اوائل ماہ ربیع الاول ١٣٠٩ ہجریہ میں بتصحیح مولف شکر اللہ
مساعیہ کے مطبع مطلع العلوم واخبار نیر اعظم (مراد آباد) میں
باہتمام عاصی پر معاصی محمد احمد علی حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی ۔ ربنا تقبل منا
انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ علی منبع الرسالۃ واصل الشریعۃ
سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اشتہار

چونکہ اس کتاب کی تصنیف وتالیف میں نہایت عرقریزی وجانفشانی کی گئی ہے لہذا
جمیع اہل مطابع ودیگر صاحبوں کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت
تحریری حضرت مولف دام فیوضہم کے قصد چھاپنے یا چھپوانے کا نہ فرماویں ۔ ورنہ
بموجب قانون مجریہ سرکار عدالت سے سخت مواخذہ کیا جاوے گا ۔

العبد
اشفاق علی مہتمم اخبار نیر اعظم مراد آباد

الله

من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین

بعون الله الملک الوهاب کتاب مستطاب مطبوع طبایع اولی الالباب مسمی

کشف الظلمه

ترجمه

نور اللمعه

از تالیفات واقف حقائق معقول کاشف دقائق منقول مظهر فیض ازلی حافظ مولوی محمد علی مرادآبادی

در مطبع مطلع العلوم مرادآباد باهتمام محمد حسن اعلی طبع شد

الٰهی بخش لوح نویس

فہرست رسالہ کشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللمعۃ

صفحہ	مضمون

ے

قطعہ تاریخ تصنیف لطیف مرد وضیع و باہنر مولوی قمر الدین صاحب قمر شاگرد مصنف کتاب ہذا

سیوطی محدث جو خاصان حق سے
سلف کے زمانہ مین کامل ہوا ہے

جمعہ کے فضائل کو عربی زبان مین
جمع اک رسالہ مین اوسنے کیا ہے

احادیث سے سارے مضمون چنے ہین
بنور اللمعہ اوسکو نامی کیا ہے

تو اب اوس رسالہ کو فضل خدا سے
کہ بے اوسکے ہرگز نہ کچھہ ہوسکا ہے

محمد علی عالم یلمعی نے
پئے نفع عام اردو کیا ہے

رکھا نام کشف الظلم اسلئے ہے
کہ تاریکی جہل کو وہ ضیا ہے

ہوئی سال تاریخ کی فکر مجھکو
تو ہاتف نے خوش ہو یہ مجھسے کہا ہے

قمر کہدے تو باسرانبساط اب
نہایت مدلل یہ نسخہ چھپا ہے

۱۲ ھ ۹۷